دورِ جدید کے تقاضوں پر مشتمل خطبات کا نادر مجموعہ

ایک منفرد انداز اور بہترین اسلوب کے ساتھ

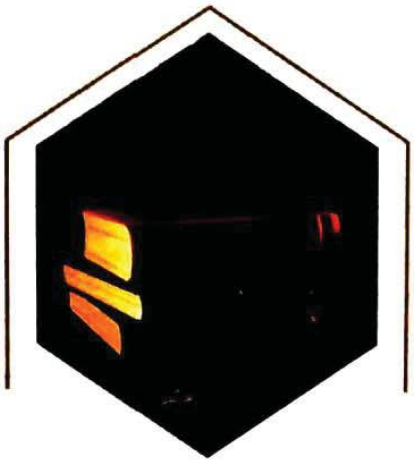

# خطباتِ سبحانی

جلد سوم


از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی

ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عمر فاروق

دورِ جدید کے تقاضوں پر مشتمل خطبات کا نادر مجموعہ

ایک منفرد انداز اور بہترین اسلوب کے ساتھ

# خطباتِ سبحانی

جلد 3

از افادات


حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی


جمع و ترتیب


مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



ناشر

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel:021-34604566 Cell: 0334-3432345

جملہ حقوق کمپیوٹر کمپوزنگ و ڈیزائننگ محفوظ ہیں

نام کتاب

# خطباتِ سبحانی

ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — فاضل دارالعلوم زاہد ریشن کراچی

اشاعتِ اول ..... سنہ ۲۰۲۲ء

تعداد ..... ۱۱۰۰

طابع ..... خالد کمپیوٹر پرنٹنگ پریس

**قارئین کی خدمت میں**

کتاب ہذا کی تیاری میں تصحیح کتابت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے، تاہم اگر پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو التماس ہے کہ ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان اغلاط کا تدارک کیا جاسکے۔ جزاکم اللہ

ناشر

مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

Tel:021-34604566 Cell: 0334-3432345

maktabaumarfarooq@gmail.com

## ملنے کے پتے

- مکتبہ معارف القرآن: احاطہ دارالعلوم کورنگی کراچی۔ 021-35031565
- سعدی اسلامی کتب خانہ: گلشن اقبال نمبر ۲ کراچی۔ 0333-2305791
- مکتبہ لدھیانوی: علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ 021-34130020
- مکتبہ رشیدیہ: سرکی روڈ کوئٹہ۔ 081-2862263
- مکتبہ اسلامیہ: امین پور بازار فیصل آباد۔ 041-2631204
- مکتبہ سید احمد شہید: اردو بازار لاہور۔
- مکتبہ بیت العلم: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔
- مکتبہ دارالاشاعت: ایم اے جناح روڈ اردو بازار کراچی 021-32631834
- اسلامی کتب خانہ: علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ 021-34927159
- مکتبہ فاروق اعظم: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔
- کتب خانہ رشیدیہ: راجہ بازار راولپنڈی۔
- مکتبہ رحمانیہ: اردو بازار لاہور۔ 042-37224228
- مکتبہ علمیہ: جی ٹی روڈ اکوڑا خٹک ضلع نوشہرہ۔ 092-3630594
- دارالاخلاص: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# پیش لفظ

از مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

تقریر وتحریر انسان کا وہ وصف اور خاصہ ہے جو اس کو دیگر حیوانات سے ممتاز رکھتا ہے منطق کی اصطلاح میں انسان کو حیوان ناطق کا لقب دیا گیا ''علمه البیان'' سے بیان وتقریر اور ''نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا یَسۡطُرُوۡنَ ۙ①'' سے تحریر وتصنیف کی طرف اشارہ ہے۔

ابتداء ہی سے بیان اور اندازِ بیان کا ذوق رہا۔ طبعی رجحان، قلبی میلان، اساتذہ کی سرپرستی، والدین کی دعائیں، محبین اور رفقاء کی حوصلہ افزائی نے اس شوق کو پروان چڑھایا اولاً میدانِ خطابت اور ثانیاً میڈیا کے پلیٹ فارم پر خدمت دین کا عزم لے کر اتر پڑا، البتہ میڈیا کے نشیب وفراز اور دجالی حربوں سے بچاؤ کے لیے گاہے بگاہے اکابر کی صحبت اور مشوروں کو تریاق سمجھ کر حرزِ جان بنائے رکھا۔

فنِ خطابت کے اسرار و رموز پر کئی گراں قدر کُتب منصۂ شہود پر آئیں اور مقبولیت وشہرت پاکر لائبریریوں درسگاہوں اور کتب خانوں کی زینت بن چکی ہیں پر گزرتے وقت، حال اور مستقبل کے تغیر وتبدل اور زمانے کی نئی کروٹ سے ان کی افادیت ایک گونہ کم ہوچکی مزید برآں پر آشوب اور پُرفتن دور کے نت نئے چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کے لیے تخلیقی، تحریکی اور تدریسی طرز خطابت کی ضرورت زور پکڑتی گئی، اپنے علمی سرمایہ میں مطالعہ اور صالحین کی صحبت کا رنگ

بھر کر حالات حاضرہ پر منبر و محراب اور میڈیا فورم سے گفتگو کا آغاز کیا، جسے نہ صرف عوام الناس اور طلباء بلکہ میری تربیت کرنے والے اکابر اور اساتذہ نے بھی خوب سراہا اور یوں قیمتی دعائیں، نیک تمنائیں اس عاجز کے حصہ میں آتی رہیں۔

''اب اس گفتگو کو تحریر کی شکل میں لانے کا اصرار بڑھتا رہا جو میرے لیے ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھا ایسے میں **مولانا اشفاق احمد صاحب** جیسے تجربہ کار، مخلص اور متحرک ساتھی کا مل جانا کسی نعمت سے کم نہ تھا بس اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے ''ہمت مرداں مدد خدا'' پر عمل پیرا ہوئے اور آج اس خواب کے شرمندہ تعبیر ہونے پر دل سربسجود اور آنکھیں خوشی سے نم ہیں۔

رب کریم عاجز اور رفقائے کار کی اس ادنیٰ کاوش کو مقبولیت عامہ، قبولیت تامہ اور اُخروی نجات کا باعث بنائے آمین

مولانا فضل سبحان

امام وخطیب جامع مسجد یاسین بہار کالونی کراچی

ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن

مہتمم جامعہ تمیم داریؓ

استاذ الحدیث جامعہ محمودیہ مدنیہ

# تقریظ

## حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للہ ربّ العالمین،

والصّلوٰۃ والسّلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین

اما بعد!

مولانا فضل سبحان صاحب ایک جیّد عالم دین اور جوشیلے خطیب ہیں، انہوں نے ''خطباتِ سبحانی'' کے نام سے اپنے بیانات کا مجموعہ مرتب کروایا ہے۔ مولانا فضل سبحان صاحب جامع مسجد یاسین، بہار کالونی کراچی میں خطیب ہیں اور جامعہ محمودیہ مدنیہ کے استاذ الحدیث ہیں، مولانا موصوف نے بہت اچھے انداز سے ان خطبات کو پیش کیا ہے، میں نے جگہ جگہ سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مولانا موصوف کی معلومات ہمہ گیر ہیں اور ان کی تقریر دلپذیر ہے، میرے خیال میں یہ خطبات علماء، طلباء اور خطباء کے لیے یکساں مفید رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان خطبات کو عوام وخواص کے لیے باعث خیر و برکت بنائے اور مولانا موصوف کے لیے اور مرتب کے لیے ذخیرۂ آخرت اور وسیلہ حفاظت بنائے۔

آمین یاربّ العالمین

فضل محمد یوسف زئی

استاذ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

# تقریظ

## حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نائب مفتی واستاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

الحمدللہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد

وعظ وتقریر اور خطبہ و بیان پر قدرت ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کیوں کہ اس کے سبب واعظ ومقرر دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے بے شمار لوگ وعظ وتقریر کو سن کر اپنی اصلاح کر لیتے ہیں بدی کو چھوڑ کر نیکی کی راہ پر لگ جاتے ہیں اور بہت سارے خوش نصیب حضرات اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح کی بھی فکر کرنے لگتے ہیں اور یوں رشد و ہدایت کا یہ سلسلہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس طرح شعر وشاعری کا ملکہ کسبی نہیں وہبی ہے اسی طرح تقریر کا فن کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے اکثر اہل علم کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملکہ عطا فرماتے ہیں کسی کو کم کسی کو زیادہ اور کسی کو بہت زیادہ۔

ہمارے دور کے فاضل نوجوان حضرت مولانا فضل سبحان صاحب اطال اللہ عمرہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ ملکہ فی البدیع عطا فرمایا ہے اور دور حاضر کے جدید تعلیم یافتہ حضرات کے دلوں میں اپنی تقریر و بیان کے ذریعے اپنا مافی الضمیر بہت خوش اسلوبی سے انڈیل دیتے ہیں اور اس وقت پاکستان کے نامور خطباء میں ان کا شمار ہوتا ہے، دور حاضر کی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے وہ سوشل میڈیا پر اہل حق کی

نمائندگی کا فریضہ ادا کر رہے ہیں موصوف کے یہ خطبات و بیانات انتہائی قیمتی اور فکر انگیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ آمین

ہمارے جامعہ دارالعلوم کراچی کے فاضل مولانا اشفاق احمد سلمہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے امامت و خطابت اور اقرا روضۃ الاطفال ٹرسٹ پاکستان میں نظامت کی مصروفیت کے ساتھ ساتھ قیمتی وقت نکال کر ان خطبات کو مرتب کیا۔

وہ اس سے پہلے داعی قرآن مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات بنام خطبات شیخوپوری دس جلدوں میں اور آسان درس قرآن تفسیر عم پارہ و تفسیر سورۃ البقرہ مکمل اور درس قرآن کیوں اور کیسے؟ مرتب کر کے شائع کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائیں اور مزید صحت و عافیت کے ساتھ ایسے علمی و دینی کاموں کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے موصوف و مرتب کے والدین اور اساتذہ کے لیے ذخیرۂ آخرت و ذریعۂ نجات بنائے آمین

محمد عبدالمنان

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

# تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لولیہ والصّلوۃ علی نبیہ وعلی آلہ واصحابہ المنادیین

اما بعد!

ہمارے برخوردار جناب حضرت مولانا فضل سبحان صاحب درس نظامی کے بہترین مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ میدان خطابت کے بھی ایک بہترین شہسوار ہیں موصوف انتہائی خوش الحانی، عام فہم اور سہل انداز میں سامعین کے دلوں میں وعظ و نصیحت جاگزیں کرنے کا ملکہ رکھتے ہیں، چونکہ اشاعت دین اور تبلیغ کے لیے جہاں بیش بہا ذرائع ہیں ان میں سے ایک مستقل ذریعہ فن خطابت بھی ہے نبی اکرم ﷺ نے بھی قوت بیان کی اثر انگیزی کو جادوئی تاثیر سے تعبیر کیا، خطاب و بیاں نہ صرف علماء وطلباء کی ضرورت ہے بلکہ دیگر اسکالرز و لیکچرار حضرات کی احتیاجی بھی اسی فن کی طرف ہے، اسی لیے فن خطابت کو سیکھنے سکھانے اور اسے کتابی صورت میں ضبط کرنا وقت کی ضرورت بن چکا ہے، اسی کے پیش نظر "خطباتِ سبحانی" کے نام سے دور جدید کے مطابق پرانے فرسودہ حال خطبات سے ہٹ کر ایک نیا اسلوب اختیار کرکے بے شمار موضوعات پر مشتمل ایک حسین و بے مثال گلدستہ قرآن و حدیث کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے، جو کہ تمام مستفیدین کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوگا اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جناب موصوف اور مرتب کی اس بہترین کاوش کو ان کے اور ان کے والدین کے لیے اور تمام امت مسلمہ کے لیے دنیا اور آخرت میں اجر وثواب کا ذخیرہ بنائے۔ آمین

ڈاکٹر منظور احمد مینگل حفظہ اللہ

# تذکرہ نعمت عظمیٰ

الحمد لله الذی شرفنی بجمع الخطبات السبحانية وترتيبها من فضله العظيم والصّلوٰة والسلام على رسوله الكريم وعلى اله واصحابه اجمعين وعلى كل من تبعهم باحسان الى يوم الدين. امابعد!

ہر سانس اور ہر لحظہ، حمد و ثنا، تعریف و توصیف اس ذات مقدس کے لیے جس نے اپنی تمام مخلوقات پر ان گنت نعمتوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔

اور بے حد و بے شمار درود و سلام اس مبارک ہستی پر جس نے پوری کائنات میں رحمۃ للعالمین ہونے کے باعث حق و ہدایت کا علم بلند فرمایا۔

اللہ رب العزت نے اولاد آدم کی ہدایت و رہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کے بھیجنے کا سنہری سلسلہ شروع فرمایا۔ نبوت و رسالت کے اس سنہری سلسلہ کا آغاز مسجود ملائکہ سیدنا آدم علیہ السلام کی ذات گرامی سے ہوا اور اس ''مالا'' کا سب سے قیمتی اور آخری موتی آمنہ کے لعل، عبد اللہ کے در یتیم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

انبیاء اور رسول اللہ کے پسندیدہ اور پیارے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مختلف خوبیوں اور کمالات سے نوازتے اور مالا مال کرتے ہیں مگر یہ حقیقت ناقابل تردید ہے کہ جو خوبیاں اوصاف اور کمالات میرے پیغمبر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئے وہ کمالات کسی کو بھی عطا نہیں ہوئے۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بہترین خطیب ہوتا ہے لیکن تدریس نہیں کرسکتا، کوئی تدریس کرسکتا ہے تو تقریر نہیں کرسکتا، ایک شخص بڑا ذاکر و شاغل اور صوفی ہوتا ہے لیکن تجارت کی ابجد بھی نہیں جانتا، دوسرا بڑا ماہر تاجر ہوتا ہے لیکن اسے ذکر و شغل سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا، ایک شخص بڑا تجربہ کار حکیم اور طبیب ہوتا ہے لیکن حربی معاملات میں بالکل کورا ہوتا ہے، دوسرا حربی امور کا ماہر ہوتا ہے لیکن طب کی دنیا کی اسے کوئی خبر نہیں ہوتی۔

لیکن میرے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے کمالات میں سے ایک کمال یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ بیک وقت اعلیٰ درجے کے مزکی اور مربی بھی تھے، تجربہ کار تاجر بھی تھے، بے مثال حکیم اور طبیب بھی تھے، ایک عالی دماغ سپہ سالار بھی تھے اور ساتھ ہی ساتھ ایک بہترین خطیب بھی تھے خود حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

وانا خطیبھم یوم القیامۃ وبیدی لواء الحمد

یعنی قیامت کے دن میں انبیاء کا خطیب ہوں گا اور حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو قوت بیان اور طاقت گویائی عطا کی ہے جس سے انسان اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتا ہے، اسی قوت گویائی میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو زور خطابت سے بھی نوازا ہے، جو مافی الضمیر کے اظہار اور مخاطب کو بیدار کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے اللہ تعالیٰ نے آپ کا یہ وصف اور کمال آپ کے ورثاء کو عطا فرمایا ہے، چنانچہ اس امت میں ایسے خطیب بھی گذرے ہیں جن کی پرسوز خطابت سے انس و جن انگشتِ بدندان ہو گئے پچھلے دور میں علماء دیو بند میں ایسے نامور خطیب پیدا ہوئے جن کے زورِ بیان کے معترف اپنے پرائے سب ہی رہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ
مولانا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور
مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی خطابت کو کون بھول سکتا ہے؟

یہ حضرات خطابت کے شہسوار تھے، جن پر قیامت تک امت فخر کرے گی۔ دور حاضر میں علماء دیوبند کے خوشہ چین، ان کے افکار ونظریات کے صحیح ترجمان، جرأت واستقامت کے پیکر، سچے مخلص اور قابل شاگرد جسے دنیا مولانا فضل سبحان کے نام سے جانتی ہے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے مختلف خوبیوں کے ساتھ ساتھ بہترین ملکہ خطابت سے بھی نوازا ہے، جن کے بیانات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان من البیان لسحرا کی حیثیت رکھتے ہیں، آپ کے بیانات سننے سے دل میں ایمانی حرارت بڑھتی ہے عمل کا جذبہ انگڑائی لیتا ہے، موصوف امت کی رشد و ہدایت اور فکر و اصلاح کے لیے دور حاضر کی جدید ٹیکنالوجی انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی دنیا کے کونے کونے تک اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچا رہے ہیں۔

دور حاضر میں امت مسلمہ جن نت نئے فتنوں اور چیلنجز کا شکار ہے مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت واسعہ سے ان سوالات اور چیلنجز کا جواب دینے اور امت کو راہ حق سمجھانے کے لیے منتخب فرما کر ''بلغوا عنی ولو اٰیۃ'' کا مصداق بنایا ہے۔

مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ نے قرآن وحدیث کی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم سے بھی نوازا ہے جس کی واضح جھلک آپ کے بیانات میں واضح نظر آتی ہے جو کہ دور حاضر کے معاشرہ کی ایک اہم ضرورت ہے یعنی عوام کی زبان

میں بات کرنا، جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اردو، عربی، پشتو زبان کے ساتھ انگلش زبان پر بھی دسترس عطا فرمائی ہے۔

دور حاضر میں اپنی بات کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے بہترین ذریعہ میڈیا ہے، آپ سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا پر اہل حق کی نمائندگی کر کے فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں۔

بلکہ ''العصر فاؤنڈیشن'' کے پلیٹ فارم سے دورِ حاضر کے فتنوں کی سرکوبی، جدید چیلنجز کا مقابلہ، اہلِ حق کی طرف سے ان کو جواب دینے۔ عوام کی دینی دنیاوی رہنمائی کرنے، میڈیا پر اہلِ حق کی بھر پور نمائندگی کرنے اور ترجمانی کرنے کے لیے ملک کے طول وعرض میں ورکشاپس اور کورسز کے ذریعہ علماء کی تربیت کا بیڑا بھی اُٹھائے ہوئے ہیں۔

حضرت شیخو پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص اور باوفا دوست برادرِ مکرم اہل حق کے ترجمان، معیاری ویب سائٹ WWW.darsequran.com کے بانی جناب محمد شفیق اجمل صاحب حفظہ اللہ آپ کے بیانات کو نشر کرتے رہے، حوصلے بڑھاتے اور امت کے لیے نفع کا سامان مہیا کرتے رہے، آپ کے بیانات کا ایک بڑا ذخیرہ ترتیب کے ساتھ درس قرآن ڈاٹ کام پر بھی موجود ہے جس سے بندہ نے بھی خوب استفادہ کیا اور موصوف کے ساتھ قلبی محبت کا سبب بھی یہی بیانات بنے اور اب موصوف کے بیانات اور درس قرآن ان کے اپنے (Face Book) فیس بک پیج (Molana Fazal Subhan) سے اور یوٹیوب (Youtube chanel) (Molana Fazal Subhan) سے نشر ہوتے ہیں، اور دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت کے ان بیانات کو سپرد قرطاس کر کے اپنے لیے صدقہ جاریہ اور امت کے لیے بلغوا عنی ولو آیۃ، الدین النصیحہ

کے مصداق پر عمل کرلیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے بندہ کو جہاں حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے درس قرآن اور بیانات کو مرتب کرنے کی سعادت نصیب فرمائی، وہی پر اللہ تعالیٰ نے مولانا موصوف کے بیانات کو مرتب کرنے کی سعادت بھی نصیب فرمائی چنانچہ اس علمی ذخیرہ کو تقریر سے تحریر کی شکل میں لانے کا کام حضرت مدظلہم کی خاص دعاؤں سے شروع کردیا اس کے لیے دس جلدوں پر مشتمل موضوعات کا خاکہ حضرت کی خدمت میں پیش کیا جس پر موصوف نے بہت ہی زیادہ خوشی کا اظہار فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔

الحمد اللہ دس جلدوں پر کام جاری وساری ہے قارئین کی دعائیں شامل حال رہی تو پہلی پانچ جلدیں ''خطباتِ سبحانی'' منظر عام پر آنے کے بعد دوسری پانچ جلدیں بھی جلد ان شاء اللہ طباعت کے زیور سے آراستہ ہوکر لائبریریوں کی زینت بنیں گی۔

''خطباتِ سبحانی'' تقاریر کا مجموعہ ہے جنہیں قلم بند کر کے زیور طبع سے آراستہ کرنے میں میرے جن معاونین کا خلوص اور محنت میرے ساتھ رہی ان کا میں تہہ دل سے بے حد ممنون ہوں جن میں برادر مکرم جناب مولانا خالد محمود صاحب زید مجدہم اور مولانا محمد سراج صاحب زید مجدہم اور عزیزم جناب مولانا محمد انس فاروقی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور محترم جناب بھائی محمد جاوید اقبال صاحب حفظہ اللہ کے نام سرفہرست ہیں۔

ناقدری ہوگی اگر میں برادرم جناب فیاض احمد صاحب حفظہ اللہ Owner مکتبہ عمر فاروق (شاہ فیصل کالونی کراچی) کا شکریہ ادا نہ کروں، بھائی محمد فیاض صاحب علم اور علماء کے قدر دان ہیں جو میرے حوصلے ''آسان درس قرآن''

''درس قرآن کیوں اور کیسے'' ''خطباتِ سبحانی'' سے لے کر ''خطباتِ سبحانی'' تک مسلسل بڑھاتے رہے اور میرے اس کام پر بھرپور توجہ اور معاونت کرتے رہے، یقیناً ان خطبات کو منظر عام پر لانے کا پہلا سہرا بھی انہی کے سر ہے اللہ تعالیٰ ان کی تمام مساعی جمیلہ میں ان کا حامی و ناصر ہو۔

اور میں بے حد ممنون ہوں اپنے شفیق و مہربان استاذ حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب مدظلہم العالی (نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی) کا جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود نظر ثانی فرما کر بعض جگہ تصحیح فرمائی اور رب ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہم اور ان کے تمام رفقاء و معاونین حضرات اساتذہ کرام والدین اور میرے تمام معاونین، اساتذہ، والدین کے لیے ان خطبات کو صدقہ جاریہ اور ذخیرہ آخرت بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تقبل اللہ منا و ممن سعی فیہ آمین

محتاج دعا

بندہ مولانا اشفاق احمد عفا اللہ عنہ
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
امام و خطیب جامع مسجد بلال ناظم آباد 2 کراچی
0321-2343648
0348-2499575

# اجمالی فہرست

## برائے

# خطباتِ سبحانی


| نمبر شمار | موضوعات | صفحات |
|---|---|---|
| ۱۔ | محرم الحرام کی اہمیت، فضیلت اور شہادتیں ..... | ۳۵ |
| ۲۔ | محرم الحرام قربانیوں کا درس دیتا ہے ..... | ۵۳ |
| ۳۔ | محرم الحرام کیسے گذاریں؟ ..... | ۷۱ |
| ۴۔ | شہادت و عظمتِ حسین رضی اللہ عنہ ..... | ۹۱ |
| ۵۔ | نیا سال نیا عزم ..... | ۱۱۳ |
| ۶۔ | مقامِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ..... | ۱۳۹ |
| ۷۔ | حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فضیلت، کارنامے اور شہادت ... | ۱۶۱ |
| ۸۔ | حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور شہادت ..... | ۱۸۳ |
| ۹۔ | حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امتیازی شان و خصوصیات ..... | ۲۰۵ |
| ۱۰۔ | حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک عظیم صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ..... | ۲۲۷ |
| ۱۱۔ | طرز حکومت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سیکھیں ..... | ۲۴۷ |
| ۱۲۔ | شانِ عمر رضی اللہ عنہ اور شام کے مسلمانوں کا آنکھوں دیکھا حال.. | ۲۶۷ |
| ۱۳۔ | عظمتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اہل بیت ..... | ۲۸۷ |
| ۱۴۔ | صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ایمان ..... | ۳۰۹ |
| ۱۵۔ | صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی امتیازی خصوصیات ..... | ۳۲۹ |
| ۱۶۔ | عظمتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ..... | ۳۴۹ |

# فہرست عنوانات

## خطبات سبحانی جلد سوم


| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| پیش لفظ ..... | ۳ |
| تقریظ: حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب دامت برکاتہم | ۵ |
| تقریظ: حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب دامت برکاتہم العالیہ | ۶ |
| تقریظ: حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم | ۸ |
| تذکرہ نعمت عظمیٰ ..... | ۹ |
| **محرم الحرام کی اہمیت، فضیلت اور شہادتیں** | ۳۵ |
| قابل احترام مہینہ ..... | ۳۹ |
| قابل احترام مہینوں کو کیسے گزاریں ..... | ۴۰ |
| حرمت والے مہینوں کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ..... | ۴۱ |
| محرم الحرام نام رکھنے کی وجہ تسمیہ ..... | ۴۱ |
| قرآن کریم کی آیات حرمت والے مہینوں کے بارے میں | ۴۱ |
| جزوی فضیلتیں ..... | ۴۲ |
| محرم الحرام کا روزہ اور فضائل ..... | ۴۳ |
| دس محرم الحرام کو ہونے والے عظیم واقعات ..... | ۴۳ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| نواسۂ رسول حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل | ۴۴ |
| شہادت حسین رضی اللہ عنہ ہمیں کیا درس دیتی ہے؟ | ۴۵ |
| کشمیریوں پر ظلم کی انتہاء | ۴۶ |
| ماہ محرم الحرام اور شہادتوں کی داستان | ۴۶ |
| اصل قربانی | ۴۷ |
| اہل کشمیر کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کریں | ۴۸ |
| جنگ اور جہاد میں فرق | ۴۹ |
| طریقہ جہاد اور احکام | ۴۹ |
| قمری کیلنڈر کی خاصیت شمسی کلینڈر پر | ۵۰ |
| عبادات کا مدار قمری کیلنڈر پر | ۵۱ |
| **محرم الحرام قربانیوں کا درس دیتا ہے** | ۵۳ |
| چار حرمت والے مہینے | ۵۷ |
| اللہ کی کائنات کا عجیب نظام قدرت | ۵۸ |
| اللہ تعالی نے ہمارے لیے قمری کیلنڈر منتخب فرمایا | ۵۹ |
| محرم کو محرم کیوں کہتے ہیں؟ | ۶۰ |
| ماہ محرم شہادت کا درس دیتا ہے | ۶۰ |
| شہادت کا دوسرا واقعہ | ۶۱ |
| شہادت کا تیسرا واقعہ | ۶۲ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| حرمت کے چار ماہ میں بھی مشرکین کے لیے حکم جہاد ..... | ۶۴ |
| ہم باتوں کی حد تک کشمیریوں کے ساتھ ہیں ..... | ۶۴ |
| مسئلہ کا حل صرف جہاد فی سبیل اللہ ..... | ۶۵ |
| ہمارا محرم بدعات کی نظر ..... | ۶۶ |
| حسینی کردار اور ہماری زبوں حالی ..... | ۶۶ |
| محرم کی عجیب حقیقت ..... | ۶۷ |
| یہود و نصاریٰ کی مخالفت ہر عمل میں ..... | ۶۸ |
| ہمارے رہبر و رہنماء صرف علماء ..... | ۶۹ |
| **محرم الحرام کیسے گذاریں؟** | ۷۱ |
| حرمت والے مہینے ..... | ۷۵ |
| گناہ کی سنگینی میں اضافہ ..... | ۷۵ |
| محرم کی فضیلت کی اصل وجوہات ..... | ۷۶ |
| غلط ذہن سازی ..... | ۷۶ |
| عاشورہ کا روزہ ..... | ۷۷ |
| یہودیوں کی مشابہت سے اجتناب ..... | ۷۷ |
| ایک مسئلہ سمجھ لیں ..... | ۷۷ |
| امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا عمل ..... | ۷۸ |
| محرم کی سبیلیں اور سمجھنے کی بات ..... | ۷۸ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| تیسرا اہم نکتہ | ۷۹ |
| شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا تقاضا | ۸۰ |
| کم از کم گناہ تو نہ کریں | ۸۰ |
| اچھا خاصا دیندار گھر میں زیرو | ۸۰ |
| حدیث کا مطلب | ۸۱ |
| مشہور غلط نظریہ | ۸۱ |
| محرم میں ہونے والے نکاح | ۸۲ |
| محرم میں شادی کی ترغیب | ۸۲ |
| نیا سال نئے عزم | ۸۲ |
| آج اعمال کا دارومدار خواتین پر رکھ دیا گیا | ۸۳ |
| دینی معاملات عورتوں کے سپرد ہونے پر وعید | ۸۴ |
| عقل مند شخص | ۸۴ |
| دنیا کی حقیقت | ۸۴ |
| لڑکی کی چاہت | ۸۵ |
| آج کے نوجوان کی بدحالی | ۸۶ |
| دنیا و آخرت کا طرز عمل اور عقلمند انسان | ۸۷ |
| زندگی میں لائحہ عمل طے کریں | ۸۷ |
| فکر آخرت کی ضرورت | ۸۸ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| ایک بزرگ کی حاجی کو عجیب نصیحت ..... | ۸۹ |
| **شہادت و عظمتِ حسین رضی اللہ عنہ** | ۹۱ |
| یکم محرم الحرام یومِ شہادت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ..... | ۹۵ |
| حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کی عظمت حدیث کی روشنی میں.. | ۹۵ |
| خواب میں حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی بشارت..... | ۹۶ |
| یومِ عاشورہ کا مطلب..... | ۹۷ |
| حضرت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی فضیلت..... | ۹۹ |
| امام زہریa کا نقل کردہ واقعہ..... | ۱۰۱ |
| عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا احترام کیسے کیا؟..... | ۱۰۲ |
| قیامت کو قرآن نے کئی نام دیئے ہیں..... | ۱۰۵ |
| **نیا سال نیا عزم** | ۱۱۳ |
| نیت کی اہمیّت..... | ۱۱۷ |
| تکمیلِ ایمان اور اخلاصِ نیت..... | ۱۱۹ |
| مسجد گرانے پر اَجر..... | ۱۱۹ |
| عمل پر اُبھارنے والی صفت..... | ۱۲۰ |
| دوسری صفت..... | ۱۲۰ |
| اعمال میں کوتاہی کی وجہ..... | ۱۲۱ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| نیتوں سے اللہ بخوبی واقف ہے | ۱۲۲ |
| قابلِ رشک محبتِ رسول ﷺ | ۱۲۳ |
| راشن کی تقسیم میں ریا کاری | ۱۲۵ |
| مظلوموں کی آواز بنیں | ۱۲۵ |
| ہماری سوچ کا لیول | ۱۲۶ |
| ہمارا مطالبہ یہ ہونا چاہیے | ۱۲۷ |
| نئے سال میں ایک اور نیا عزم | ۱۲۸ |
| میرا اور آپ کا فرضِ منصبی | ۱۲۸ |
| اللہ کا یقین | ۱۲۸ |
| انسان کی ذمہ داری | ۱۲۹ |
| اسباب کا حکم | ۱۳۰ |
| اسباب کے بعد نصرتِ الٰہی | ۱۳۱ |
| ہماری خام خیالی | ۱۳۱ |
| حیران کُن شفقتِ الٰہیہ | ۱۳۱ |
| دنیا کی سوچ اور ہماری سوچ | ۱۳۳ |
| عاجزی کی ضرورت | ۱۳۳ |
| انسانی زندگی کا خلاصہ | ۱۳۴ |
| انسان کی حقیقت | ۱۳۴ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| خود کو بدلنا ہوگا | ۱۳۵ |
| ہماری خستہ حالی کا سبب | ۱۳۵ |
| ہماری ترجیحات | ۱۳۶ |
| **مقامِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ** | ۱۳۹ |
| سب سے پہلے تصدیق کرنے والا | ۱۴۳ |
| عظمت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ | ۱۴۴ |
| نکتہ | ۱۴۵ |
| عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم | ۱۴۵ |
| شانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم | ۱۴۶ |
| ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے انعامات کا تذکرہ | ۱۴۸ |
| نیکیوں میں مسابقت | ۱۴۹ |
| حقیت حال | ۱۵۰ |
| مسئلہ خلافت | ۱۵۱ |
| واقعہ رحلت آپ صلی اللہ علیہ وسلم | ۱۵۲ |
| نکتہ | ۱۵۵ |
| خطبہ خلافت | ۱۵۵ |
| صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا بڑا کارنامہ | ۱۵۶ |
| عیسائی مؤرخ کا تبصرہ | ۱۵۷ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| فتنہ منکرینِ زکوٰۃ کا | ۱۵۷ |
| ہمارا پیغام صحابہ کے دشمنوں کے نام | ۱۵۹ |
| ہماری للکار | ۱۶۰ |
| **حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی فضیلت، کارنامے اور شہادت** | ۱۶۱ |
| لقب فاروق کا مطلب | ۱۶۵ |
| سیدنا عمر فاورق رضی اللہ عنہ کے کارنامے | ۱۶۶ |
| حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے قرآن بن گئی | ۱۶۶ |
| شہادت کی پیشین گوئی | ۱۶۷ |
| فضائل سیدنا عمر رضی اللہ عنہ | ۱۶۷ |
| عظمت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم | ۱۶۸ |
| جنت کے سردار | ۱۶۹ |
| جنت میں محل | ۱۶۹ |
| دو عجیب خواب | ۱۶۹ |
| جن سے شیطان ڈرے | ۱۷۰ |
| ذریعہ عزت | ۱۷۰ |
| جرأت و بہادری کا پیکر | ۱۷۱ |
| حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا | ۱۷۱ |
| قبول اسلام کا واقعہ | ۱۷۲ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| عبادت چھپ کر کیوں؟ | ۱۷۴ |
| جرأتمندانہ اعلان | ۱۷۴ |
| اعترافِ حقیقت | ۱۷۵ |
| حضور ﷺ کے وزیر | ۱۷۵ |
| کمالات اور صفات کی فہرست | ۱۷۶ |
| خشیت الٰہی اور عاجزی | ۱۷۶ |
| ریاست مدینہ کا نقشہ | ۱۷۷ |
| عوام کی خدمت | ۱۷۷ |
| دیانت داری | ۱۷۸ |
| خوفِ خدا کا غلبہ | ۱۷۹ |
| واقعہ شہادت | ۱۷۹ |
| سعادت والی شہادت | ۱۸۰ |
| شہادت سے ملنے والا سبق | ۱۸۰ |
| **حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور شہادت** | ۱۸۳ |
| سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خصوصیات | ۱۸۷ |
| قرآن کی گواہی | ۱۸۸ |
| قبول اسلام | ۱۸۸ |
| حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امتیازی خصوصیت | ۱۸۹ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| حبشہ کی طرف ہجرت | ۱۸۹ |
| دو غم | ۱۹۰ |
| حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا طرّۂ امتیاز | ۱۹۰ |
| شرم و حیا کے پیکر | ۱۹۱ |
| مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی امتیازی خصوصیات | ۱۹۲ |
| قرب قیامت اور فتنوں کی بوچھاڑ | ۱۹۳ |
| حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہدایت کے چراغ | ۱۹۴ |
| جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت | ۱۹۴ |
| حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قابل رشک سخاوت | ۱۹۵ |
| غزوہ تبوک کے موقعہ پر سخاوت | ۱۹۶ |
| شہادت کی پیشین گوئی | ۱۹۶ |
| جنتی ہونے کی بشارت | ۱۹۷ |
| سعادتوں کی فہرست | ۱۹۸ |
| حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انوکھی دعا | ۱۹۹ |
| حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض کا خطرناک انجام | ۱۹۹ |
| اعتراض و جواب | ۲۰۰ |
| محبت کی انتہاء | ۲۰۰ |
| بیعت رضوان | ۲۰۱ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف سازشیں | ۲۰۱ |
| ظلم کے پہاڑ | ۲۰۲ |
| واقعۂ شہادت | ۲۰۲ |
| بہترین خواب | ۲۰۳ |
| **حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امتیازی شان وخصوصیات** | ۲۰۵ |
| عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت | ۲۰۹ |
| قربانی کا جذبہ پوری زندگی کے لیے | ۲۰۹ |
| اسلامی تاریخ شہادتوں سے رنگین ہے | ۲۱۰ |
| حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا شجرۂ نسب وتعارف | ۲۱۰ |
| حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوی النورین کیوں کہا جاتا ہے؟ | ۲۱۱ |
| پہلی وجہ | ۲۱۱ |
| دوسری وجہ | ۲۱۲ |
| تیسری وجہ | ۲۱۳ |
| اللہ کے قُرب کا بہترین ذریعہ | ۲۱۴ |
| آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کیوں سوج جاتے تھے؟ | ۲۱۴ |
| آج ہمارا نماز میں دل کیوں نہیں لگتا؟ | ۲۱۵ |
| حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور خوف قبر | ۲۱۵ |
| دو غلاموں کی مثال | ۲۱۷ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| صلح حدیبیہ اور سفیر رسول | ۲۱۷ |
| رسول اللہ ﷺ کے لیے عبادت بھی قربان | ۲۱۸ |
| بغیر تحقیق کے چیزیں وائرل کرنا | ۲۱۹ |
| خون عثمان رضی اللہ عنہ کے انتقام کی بیعت | ۲۱۹ |
| حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مقام رسول اللہ ﷺ کی نظر میں | ۲۲۰ |
| حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شرکت | ۲۲۰ |
| حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت | ۲۲۱ |
| باغیوں کی جرأت اور ظلم کی انتہاء | ۲۲۱ |
| حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی پیشکش اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جواب | ۲۲۲ |
| باغیوں کا حملہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت | ۲۲۳ |
| اللہ کا انتقام | ۲۲۳ |
| ہم توہینِ رسالت کیسے برداشت کریں؟ | ۲۲۴ |
| حرمت رسول پر سب کچھ قربان | ۲۲۵ |
| ہمارا پیغام ساری دنیا کے نام | ۲۲۵ |
| **حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک عظیم صحابی رسول ﷺ** | ۲۲۷ |
| تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے جنت کا وعدہ | ۲۳۱ |
| سب سے زیادہ طعن وتشنیع کا نشانہ بننے والے | ۲۳۲ |
| سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعارف وخصوصیت | ۲۳۲ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تنقید کرنے والوں کی سنگینیت ..... | ۲۳۳ |
| زبان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا... | ۲۳۳ |
| سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم پر شک کرنے کی سنگینیت ..... | ۲۳۴ |
| سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عظیم الشان فتوحات ..... | ۲۳۵ |
| سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ..... | ۲۳۵ |
| امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے کثرت مخالفین کی وجہ | ۲۳۶ |
| لوگوں میں حسد پیدا ہونے کی بنیادی وجہ ..... | ۲۳۷ |
| حضرت یعقوب علیہ السلام کی حضرت یوسف علیہ السلام کو نصیحت ..... | ۲۳۸ |
| حضرت یعقوب علیہ السلام کی اپنے تمام بیٹوں کو نصیحت ..... | ۲۳۹ |
| ہم اپنے آپ کو نظر خود لگواتے ہیں ..... | ۲۳۹ |
| اگر برا خواب دیکھیں تو کیا کریں؟ ..... | ۲۴۰ |
| سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مخالف کا شرعی حکم ..... | ۲۴۱ |
| سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیاست کا عجیب واقعہ ..... | ۲۴۱ |
| نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر اپنی پیش قدمی کو روک دینا ..... | ۲۴۲ |
| نبی علیہ السلام کے فرمان پر اپنے آپ کو پرکھنے کا بے مثال واقعہ | ۲۴۲ |
| سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عظیم اور انوکھے کارنامے ..... | ۲۴۴ |
| حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہماری عقیدت ومحبت ..... | ۲۴۶ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| **طرزِ حکومت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سیکھیں** | ۲۴۷ |
| ❁ محرّم الحرام کی حرمت کس وجہ سے ہے؟ | ۲۵۱ |
| ❁ واقعہ شہادت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ | ۲۵۴ |
| ❁ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طرزِ حکومت اور حکمرانوں کو دعوتِ فکر | ۲۵۲ |
| ❁ فتح بیت المقدس اور سفر میں انصاف کا سبق آموز واقعہ | ۲۵۳ |
| ❁ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بازار میں گشت کرنے کا عجیب واقعہ | ۲۵۷ |
| ❁ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا انصاف | ۲۵۹ |
| ❁ حکمرانوں سے دردمندانہ اپیل | ۲۶۰ |
| ❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا عمل درآمد | ۲۶۱ |
| ❁ ریاست مدینہ کا نظام کیسے عمل میں آئے گا؟ | ۲۶۲ |
| ❁ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خوفِ الٰہی | ۲۶۳ |
| ❁ عمل کا مزاج بنائیں | ۲۶۳ |
| ❁ ڈاڑھی کی اہمیت | ۲۶۴ |
| ❁ تاویلات سے بچیں | ۲۶۴ |
| ❁ دینی صفات اپنائیں | ۲۶۴ |
| **شانِ عمر رضی اللہ عنہ اور شام کے مسلمانوں کا آنکھوں دیکھا حال** | ۲۶۷ |
| ❁ محرم الحرام اسلامی سال کا آغاز | ۲۷۱ |
| ❁ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں غیر مسلموں کے تاریخ ساز جملے | ۲۷۲ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عناصر اربعہ پر حکمرانی | ۲۷۲ |
| حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پانی پر حکمرانی | ۲۷۳ |
| رقعہ میں لکھے گئے الفاظ | ۲۷۳ |
| حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمین پر حکمرانی | ۲۷۳ |
| حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہوا پر حکمرانی | ۲۷۴ |
| حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آگ پر حکمرانی | ۲۷۴ |
| حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان | ۲۷۴ |
| پردے کا حکم بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی برکت ہے | ۲۷۶ |
| اذان کیا حکم بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی برکت | ۲۷۶ |
| تراویح کا حکم بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی برکت | ۲۷۷ |
| حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زریں خدمات | ۲۷۸ |
| حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تمنا | ۲۸۰ |
| دو دعائیں مانگیں | ۲۸۰ |
| حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کی شہادت کا المناک واقعہ | ۲۸۱ |
| حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تمنا کیسے قبول ہوئی؟ | ۲۸۲ |
| حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی موت بستر پر آئی | ۲۸۲ |
| ترکی کے علماء کی طیب اردگان سے محبت | ۲۸۳ |
| سترہ سالہ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ | ۲۸۴ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| اسلام کے سپہ سالار | ۲۸۴ |
| **عظمتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اہل بیت** | ۲۸۷ |
| جنہیں اللہ تعالیٰ مرد فرمائے | ۲۹۱ |
| صادقین کی منزل | ۲۹۲ |
| حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی منفرد خصوصیات | ۲۹۲ |
| حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثال | ۲۹۳ |
| نبی علیہ السلام کے بعد سب سے بڑے محسن | ۲۹۴ |
| کفر کا وار حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر ہی کیوں؟ | ۲۹۴ |
| حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی قربانیاں | ۲۹۵ |
| اہم نکتہ | ۲۹۵ |
| انکار صحابیت انکار رسالت ہے | ۲۹۶ |
| صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ | ۲۹۷ |
| عظمت صحابہ قرآن کریم کی روشنی میں | ۲۹۸ |
| زندگی صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام | ۲۹۹ |
| صحابہ رضی اللہ عنہم کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت | ۳۰۰ |
| دفاعِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور جنت کی ضمانت | ۳۰۱ |
| استقامت کسے کہتے ہیں؟ | ۳۰۱ |
| استقامت کی فضیلت | ۳۰۲ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| عزیمت پر عمل کرنا ہوگا | ۳۰۲ |
| محاربہ کیا ہوتا ہے اور سب سے بڑے محارب کون؟ | ۳۰۳ |
| ہم کافر بناتے نہیں بتاتے ہیں | ۳۰۴ |
| اہم مسئلے کی وضاحت | ۳۰۵ |
| شان صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن کریم کی روشنی میں | ۳۰۶ |
| توہین صحابہ رضی اللہ عنہم ہرگز برداشت نہیں | ۳۰۷ |
| **صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ایمان** | ۳۰۹ |
| منافقین کا دوغلہ پن | ۳۱۳ |
| ہر نبی اور ولی کا دشمن کون؟ | ۳۱۴ |
| دنیا کو اپنی حماقت نظر نہیں آتی | ۳۱۵ |
| منافقین کی علامات | ۳۱۶ |
| منافقین کو منافقت پر جلد عذاب | ۳۱۷ |
| منافقین کے لیے ربّ کی طرف سے دنیا میں ڈھیل | ۳۱۸ |
| گھاٹے کا سودا ناکام تجارت | ۳۱۹ |
| اچھی تربیت کی مثال | ۳۲۱ |
| کامیاب تجارت کیا ہے؟ | ۳۲۲ |
| پاکستان کا المیہ | ۳۲۳ |
| بدترین جاہل اور کرپٹ لوگ | ۳۲۵ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| اہل مدارس کی عظمت اور تربیت | ۳۲۵ |
| مسلمانوں کے کارنامے | ۳۲۶ |
| پاکستان کی ترقی میں اصل رکاوٹ | ۳۲۷ |
| **صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی امتیازی خصوصیات** | ۳۲۹ |
| صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان کریم بزبان قرآن عظیم | ۳۳۳ |
| صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان اتنی عظیم کیوں؟ | ۳۳۷ |
| امت محمدیہ کا عظیم طبقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم | ۳۳۸ |
| حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر چاند نمودار ہوا | ۳۳۹ |
| حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا مہمان نوازی کرنا | ۳۴۱ |
| حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے متعلق ایک اور اہم واقعہ | ۳۴۳ |
| حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات اور ان کا مدفن | ۳۴۴ |
| حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کا شوق جہاد و شہادت | ۳۴۵ |
| حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کا ایمان لانے کا واقعہ | ۳۴۶ |
| صحابہ کی صفات کا ذرہ بھی ہم میں نہیں | ۳۴۷ |
| **عظمتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم** | ۳۴۹ |
| منافقین کا اصل ہدف | ۳۵۳ |
| دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم | ۳۵۴ |
| مقام صحابہ رضی اللہ عنہم حدیث پاک کی روشنی میں | ۳۵۴ |

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم حدیث پاک کی روشنی میں | ۳۵۶ |
| صحابی کسے کہتے ہیں؟ | ۳۵۶ |
| صحبت اہل اللہ کیوں ضروری ہے | ۳۵۷ |
| صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت | ۳۵۷ |
| جیسی صحبت ویسے اثرات | ۳۵۹ |
| ہر نیکی میں پہلا نمبر | ۳۵۹ |
| صحبت نبوی کی برکات | ۳۶۰ |
| صحابیت کا درجہ و مقام | ۳۶۱ |
| صرف ایک جملے میں پوری زندگی کا مقصد | ۳۶۱ |
| بندگی صرف اللہ کی | ۳۶۲ |
| تعارف کس نے کروایا | ۳۶۲ |
| حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی عالی صفات | ۳۶۳ |
| حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی انتہا | ۳۶۷ |


جلد سوم مکمل

# محرم الحرام کی اہمیت فضیلت اور شہادتیں


ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب ظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی  ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات


- .....قابلِ احترام مہینے اور ان کو گزارنے کا طریقہ۔
- .....امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول اور محرم کی اہمیت پر استدلال۔
- .....ماہِ محرم کا نام ''محرم'' ہونے کی وجہ۔
- .....حُرمت والے مہینے قرآنِ کریم کی روشنی میں۔
- .....محرم الحرام کی فضیلت حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں۔
- .....۱۰ر محرم الحرام کو ہونے والے عظیم واقعات۔
- .....سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا مقام اور شہادت۔
- .....شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ ہمیں کیا درس دیتی ہے؟۔
- .....جنگ اور جہاد میں فرق، طریقہ جہاد اور احکام۔
- .....قمری کیلنڈر کی فوقیت اور اہمیت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۔

﴿سورۂ توبہ: ۳۶﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

کبھی درد کی تمنا کبھی کوشش مداوی
کبھی بجلیوں کی خواہش کبھی فکر آشیانہ
اسی کشمکش میں گزری میری زندگی کی راتیں
کبھی ساز وسوز رومی کبھی پیچ و تاب راضی

عزیزانِ گرامی!

قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ آپ کے سامنے پڑھی گئی' یہ سورۃ توبہ کی آیت نمبر چھتیس ہے، اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی، ماہ محرم الحرام کی آمد قریب ہے اسی مناسبت سے محرم الحرام کی اہمیت' فضیلت اور اس میں جو شہادتیں ہوئیں اس پر مختصر سی گزارشات کرنا چاہوں گا۔

## قابل احترام مہینہ

سرکار دو عالم ﷺ کی ایک حدیث ہے۔

اَلَا اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ

خبردار سن لو یہ زمانہ گھوم رہا ہے، گھومے گا اپنی ہیئت پر، جس طرح اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔

اس آیت کریمہ میں بھی اللہ کریم فرماتے ہیں کہ مہینوں کی جو گنتی ہے وہ اللہ کے ہاں بارہ ہے یعنی بارہ مہینے ہیں، اس میں چار مہینے ذی احترام ہیں، حرمت والے ہیں۔ اس میں اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔

پہلی بات یہ سمجھ لیں کہ احادیث مبارکہ میں اور آیات طیبہ میں چار مہینے

جو حرمت والے بتائے گئے ہیں اس میں تین مہینے متوالیات، پے در پے ہیں۔ ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور چوتھا مہینہ رجب کا ہے ان چار مہینوں کو قابل احترام گردانا گیا اور زمانہ جاہلیت میں بھی اس کی حرمت، اس کا احترام وہ مسلّم تھا، ان چار مہینوں میں وہ جنگیں نہیں کرتے، وہ لوٹ مار نہیں کرتے تھے، وہ قتل وغارت گری کے بازار گرم نہیں کرتے تھے، وہ اس کو ذرا زیادہ اہمیت اور فضیلت دیا کرتے تھے صرف ایک ''فرقہ سبل'' نام ایسا تھا جن کے ہاں حرمت والے مہینوں کی تعداد آٹھ تھی بقیہ سب کے ہاں عندالجمہور جو حرمت والے مہینے تھے وہ چار تھے ذی قعدہ، ذی الحج، محرم اور رجب۔

## قابل احترام مہینوں کو کیسے گزاریں

عزیزان گرامی!

یہ جو حرمت والے مہینوں کا Concept تھا اس میں فرمایا:

فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ﴿سورۂ توبہ آیت:۳۶﴾

تم نے اپنے نفسوں پر ظلم نہیں کرنا۔

ایسا کوئی کام جس سے ان مہینوں کی حرمت متاثر ہو، وہ گالم گلوچ ہو، وہ قتل و غارت گری ہو، وہ چوری ہو، وہ اپنے عہد کو توڑنا ہو، وہ کسی کی دل آزاری ہو یہ ساری چیزیں ویسے بھی گناہ کی ہے لیکن ان مہینوں میں اس کی شدت بڑھ جائے گی۔ قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیت نمبر پچیس (25) میں فرمایا:

وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾

﴿سورۂ حج آیت:۲۵﴾

جو اس میں ظلم کرے گا، حد سے تجاوز کرے گا، سرکشی کرے گا، جو روجفا کرے گا، تعدی کرے گا ،فرمایا اس کو ہم درد ناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

## حرمت والے مہینوں کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان حرمت والے مہینوں میں اگر کوئی قتل کرے گا تو اس کی دیت بھی دگنی دینی پڑے گی، یہ عندالشافعی ہے لیکن اس سے اس مہینہ کی فضیلت' اہمیت اور حرمت پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔

## محرم الحرام نام رکھنے کی وجہ تسمیہ

امام علم الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ جو قرأت اور تفسیر اور لغت کے بہت بڑے امام تھے ۔ چھ سو تینتالیس ہجری میں ان کا انتقال ہوا انہوں نے ایک کتاب لکھی ''المشھور فی اسماء الایام والشھور'' اس میں محرم الحرام کی وجہ تسمیہ انہوں نے یوں بیان کی ہے کہ اس کو محرّم اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں بہت زیادہ حرمت ہے، اس کا احترام بہت زیادہ مسلّم تھا، تاکیداً اس کا نام محرّم رکھ دیا گیا تو یہ جو محرم الحرام کا مہینہ ہے اس میں قرآن کی دوسری آیات سے بھی استدلال ثابت ہوتا ہے کہ اس کا بہت زیادہ خیال رکھا جائے اور اہتمام کیا جائے۔

## قرآن کریم کی آیات حرمت والے مہینوں کے بارے میں

قرآن کریم کی ایک آیت ہے:

لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ ﴿سورۂ مائدہ آیت:۲﴾

کہ اللہ کے جو شعائر ہیں، شعائر شعیرہ کی جمع ہے یعنی وہ چیزیں جو تعظیم والی ہیں، عظمت والی ہیں، ذی شان ہیں، ذی وقار ہیں، فرمایا اس کی حرمت کو حلال نہ کرو اور اس حرمت والے مہینے کو بھی حلال نہ سمجھو، اس میں گالم گلوچ' اس میں قتل و غارت گری یہ چیزیں اس میں نہ کرو اور دوسری آیت میں فرمایا:

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾

﴿سورۂ حج آیت: ۳۲﴾

جو اللہ کے شعائر کی، نشانیوں کی تعظیم کرے گا یہ اصل تقویٰ ہے، قلوب کا تقویٰ یہ ہے تو اس مہینے کی حرمت کرنے والا بھی گویا کہ درحقیقت متقی ہے اس کا دل تقویٰ اور خشیت الٰہی سے لبریز ہے۔

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ

﴿سورۂ البقرہ: ۱۹۴﴾

اور ایک موقع پر فرمایا کہ

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ ۔ ﴿سورۂ توبہ آیت: ۵﴾

## جزوی فضیلتیں

تو بہر حال جس طرح دن میں جمعہ کا دن افضل ہے، سید الایام ہے، راتوں میں لیلۃ القدر افضل ہے۔ انبیاء میں محمد عربی ﷺ افضل ہیں، فرشتوں میں جبرائیل امین افضل ہیں، امت میں صحابہ کرام کا طبقہ افضل ہے، پھر صحابہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ افضل ہیں، پھر ازواج مطہرات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور بعض روایات کے مطابق جزوی فضیلت کے اعتبار سے خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا افضل

ہیں، زمین کے ٹکڑوں میں مسجد افضل ہے۔

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا

کتابوں میں قرآن کریم افضل ہے بالکل اسی طرح مہینوں میں رمضان المبارک اور محرم الحرام افضل ہیں۔

## محرّم الحرام کا روزہ اور فضائل

ایک حدیث مبارکہ میں فرمایا:

اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ

رمضان المبارک کے بعد سب سے زیادہ فضیلت روزہ رکھنے کی جس مہینہ میں ہے وہ ماہ محرّم الحرام ہے، یوم عاشورہ کا روزہ پہلے فرض تھا اور یوم عاشورہ کے روزے پر ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور یوم عاشورہ کو جو اپنے گھر والوں پر فراخی کرتا ہے، اللہ کریم پورا سال فراوانی اور فراخی اور رزق میں وسعت عطا فرماتا ہے اور پھر دس محرم الحرام جس کو یوم عاشورہ کہا جاتا ہے اس کی فضیلت بھی مسلّم ہے۔

## دس محرم الحرام کو ہونے والے عظیم واقعات

آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی دس محرم الحرام کو نوح علیہ السلام کی کشتی جودی مقام پر جا لگی :وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ۔ دس محرم الحرام کو بعض روایات کے مطابق چالیس دن وہ کشتی پانی پر چلتی رہی اور بعض روایت کے مطابق چھ مہینے تک تو اگر مہینہ کو ہم Count کریں تو وہ دس رجب سے چلی تھی اور دس محرم الحرام کو وہ اس مقام پر جا کر رکی تھی، تو بہرحال یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے نکلے دس محرم الحرام کو، ابراہیم علیہ السلام اللہ نے آگ کو گلِ گلزار بنایا وہ بھی دس محرم الحرم کو:

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ (سورۂ انبیاء آیت ۶۹)

آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایمان پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستان پیدا

موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے فرعونی مظالم سے نجات دی دس محرم الحرام کو، اور قیامت قائم ہوگئی دس محرم الحرام کو، بلکہ بعض روایات کے مطابق اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلائی گئی دس محرم الحرام کو، پھر ایک تاریخی واقعہ، ایک دردناک واقعہ، ایک دل کو پگھلا دینے والا واقعہ، ایک انسانوں کو خون کے آنسو رولا دینے والا واقعہ میدان کربلا کے اندر نواسۂ رسول کو" حسین ابن علی رضی اللہ عنہما) کو جو شہید کیا گیا وہ بھی دس محرم الحرام کو ۶۱ ہجری ۱۰ محرم الحرام اور جمعۃ المبارک کا دن تھا، تو اس سے پہلے بھی ظلم اور بربریت کی بڑی بڑی داستانیں ہوئیں، قتل وغارت گری کے بازار گرم ہوئے جور وجفا اور الم کی بہت ساری مثالیں ملتی ہیں۔

## نواسۂ رسول حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل

لیکن یہاں پر شہید ہونے والے، اور 16 اہلبیت کے ساتھ شہید ہونے والے اور 72 جاں نثاروں کے ساتھ جام شہادت پانے والے، اور پیاسے رہ کر شہید ہونے والے وہ" حسین ابن علی رضی اللہ عنہما" نواسہ رسول تھے، جن کے بارے میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میری دنیا کے اور جنت کے پھول ہیں اور جن کے بارے میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین کو مت رلاؤ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے، اور جس کے بارے میں کہا کہ یہ جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے، اور جن کے بارے میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میری امت

میں سے کچھ لوگ اس کو شہید کردیں گے ایک موقعہ پر آپ ﷺ نے دوپہر کو خواب دیکھا کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک گرد آلود ہے آپ نے فرمایا میں نے ابھی حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کو شہید ہوتے ہوئے دیکھا ہے تو بہر حال یہ واقعہ بھی 10 محرم الحرام کو ہوا۔

## شہادت حسین رضی اللہ عنہ ہمیں کیا درس دیتی ہے؟

تو یہ جو محرم کا مہینہ ہے یہ ہمیں کیا درس دیتا ہے؟ درحقیقت یہ شہادتوں کا درس دیتا ہے، یہ مہربانیوں کا درس دیتا ہے، یہ جان کے نذرانے پیش کرنے کا درس دیتا ہے، یہ راہ خدا میں سب کچھ لٹا دینے کا درس دیتا ہے، لوگ سر بچانے کے لیے ہاتھ دے دیتے ہیں حسین ابن علی رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بچانے کے لیے سر دے دیا، یزید کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی، ظلم و بربریت کے سامنے جھکے نہیں ،سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا
مصائب میں الجھ کر مسکرانا میری فطرت ہے
مجھے ناکامیوں پر اشک برسانا نہیں آتا

یہ درس دیا ہے حسین ابن علی رضی اللہ عنہ نے ،میدان کربلا میں جان کا نذرانہ پیش کردیا اور اپنی اولاد کو قربان کرکے اس گلشن کی آبیاری کی ،آج بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ ہم نام حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کا لیتے ہیں، لیکن کام یزید والے کررہے ہیں، یہ کرپشن، یہ بدعنوانی ،یہ لوٹ مار، یہ امانتوں میں خیانت ،یہ ملاوٹ اور ظالم کو اس کے ظلم سے نہ روکنا اور مظلوم کی مدد نہ کرنا یہ سارے کام

تو یزیدیت والے ہیں۔

## کشمیریوں پر ظلم کی انتہاء

میں اس موقعہ پر کشمیر اور وہاں کے مسلمانوں کا حال بیان کرنا ضرور چاہوں گا کہ کس بربریت کا، کس جبر واستبداد کا مظاہرہ وہاں کیا جارہا ہے، قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے اور ان کی خود مختاری کو ان سے چھینا جارہا ہے، مساجد اور مدارس کے تقدس کو پامال کیا جارہا ہے، اور اقوام متحدہ کی جو وہاں پر شقیں تھی اور جو ان کی خود مختاری کا ایک بل تھا اس کو چیلنج کیا جارہا ہے، اور ان کے ARTICLE آرٹیکل کو منسوخ کردیا گیا، اور وہاں پر اپنی فوجوں کو اتارا گیا، اور وہاں پر ان کی جو شدت پسند تنظیمیں ہیں ان کو ہتھیار اور تلواریں فراہم کی گئیں اور عالمی دنیا خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے، پوری دنیا میں 195 ممالک ہیں، اس میں 53 اسلامی ممالک ہیں، سب خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں، وہاں شہادتیں ہورہی ہیں، وہاں پر زخمی پڑے ہوئے ہیں، وہاں پر عورتوں کی عصمت دری ہورہی ہے، وہاں پر مساجد اور مدارس کے تقدس کو پامال کیا جارہا ہے، وہاں اقوام متحدہ اور جو عالمی ادارے ہیں اور ان کا جو وہاں پر ایک تصفیہ کا ایک سٹیل ڈسٹیون جو ایک بل تھا اس کو چیلنج کیا جارہا ہے اور مسلمان ٹس سے مس نہیں ہورہا تو یہ جو محرم الحرام کا مہینہ ہے یہ شہادتوں کا درس دیتا ہے۔

## ماہ محرّم الحرام اور شہادتوں کی داستان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ تو 28 ذی الحجہ کو فجر کی نماز میں ہوا ابولولو فیروز نامی مجوسی نے حملہ کیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے جام شہادت یکم محرم کو نوش فرمایا، حسین ابن علی رضی اللہ عنہ نے جان کا نذرانہ پیش کیا، جام شہادت 10 محرم الحرام کو نوش

فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا 18 ذی الحجہ کو۔

## اصل قربانی

تو یہ ذی الحجہ کے مہینہ میں 10 ذی الحجہ کو یوم النحر کو، جب ہم جانوروں کی قربانی کرتے ہیں تو انسانی قربانی کے ماحول میں ہم سے جانوروں کی قربانی کا تقاضا کیا جارہا ہے بلکہ درحقیقت جانور کی قربانی بھی وہ اپنی اولاد کی قربانی کا بدل تھی، ابراہیم خلیل اللہ کو حکم ہوا اپنے لخت جگر کو اپنے لاڈلے بیٹے کو، اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا ہے، یہ خواب دیکھا اور انبیاء کے خواب سچے ہوتے، ہیں اس خواب کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ کو لٹایا، وہ ذبح ہونے کے لیے تیار ہیں، باپ ذبح کرنے کے لیے تیار ہے، یوں قوت کے ساتھ چھری چلا رہے ہیں جب آنکھیں کھلیں:

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ ﴿سورۂ صٰفّٰت: ۱۰۳۔۱۰۴۔۱۰۵﴾

تو نیچے بیٹا ذبح نہیں بلکہ ایک جنّتی مینڈھا ذبح ہوا پڑا ہے، اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ ساتھ مین کھڑے ہیں، اصل حکم تو اپنی اولاد کو قربان کرنے کا ہے، مسلمان کی نیت مسلمان کا جذبہ، مسلمان کا ارادہ، مسلمان کا عزم تو یہ ہو کہ جب حکم ربی آئے گا، مال نچھاور کرنے کے لیے بھی میں تیار رہوں گا، اور اپنی خواہشات کو قربان کرنے کے لیے بھی میں تیار رہوں گا، اصل حکم، اصل تقاضا تو مسلمان سے یہ تھا کہ حسین ابن علی رضی اللہ عنہ نے جان کا نذرانہ کیوں پیش کیا تلواروں کی بارش میں، تیروں کی بارش میں، اور نیزوں کی بارشوں میں انہوں نے قرآن سنایا، آخری وصیت نماز کی آخری وصیت قرآن کی کی، آخری

وصیت حق پر ڈٹ جانے کی کی، کفر اور ظالم کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جانے کی کی، اس لیے کہ انہوں نے اپنے چچا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو قرآن سناتے ہوئے، امامت کراتے ہوئے، نماز پڑھاتے ہوئے، جام شہادت نوش پاتے ہوئے دیکھا تھا، اس لیے کہ نانا، آمنہ کے لعل، عبداللہ کے نور نظر، مکہ کے دُرِ یتیم، سرور کائنات، شافع محشر، وجہ کائنات، افضل الرّسل سیّدالانبیاء، سیّدالا تقیاء، امام المجاہدین، امام المبلّغین وعلیٰ، آلہ، کمالہ، جمالہ، نوالہ، عطائیہ، ثنائیہ، بیانیہ شانیہ، قرآنیہ، محمد، منوّر، مطہّر، معزّز، اعلیٰ، ارفع، اکمل اور کامل نبی نے طائف کی سرزمین میں پتھروں کی بارش میں قرآن سنایا تھا، شعب ابی طالب میں پتے چبا کر قرآن سنایا تھا، اسی لیے حسین بن علی رضی اللہ عنہ بھی آج شہادت کو سینہ سے لگا رہے ہیں، شہادت کا جام پی رہے ہیں، قرآن سنا رہے ہیں، نماز کا درس دے رہے ہیں تو عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ذی الحجہ کے مہینے میں بھی شہادتیں ہوئی ہیں انسانوں کی بھی اور جانوروں کی بھی محرم الحرام کے مہینے میں بھی شہادتیں ہوئی۔

## اہل کشمیر کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کریں

تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم کشمیر کے مسلمانوں کو اس مشکل گھڑی میں بالکل اکیلا نہ چھوڑیں، اور ان کے لیے آواز اٹھائیں حکومت پاکستان اور افواج پاکستان بھی اس موقعہ پر ایک جارحانہ، ایک شجاعت والا قدم اٹھائیں ہم 72 سال سے اقوام متحدہ، OIC یورپی یونین، ہیومن رائٹس ان کے انتظار میں ہیں کہ وہ ہمارے اس مسئلہ کو حل کریں، یہ جو کہا جاتا ہے کہ جنگ ہر مسئلہ کا حل نہیں، یہ جو کہا جاتا ہے کہ مذاکرات ہی ہر مسئلہ کا حل ہے، گول میز کانفرنس تو

یاد رکھیں! مذاکرات وہاں مسئلہ کا حل ہے جہاں دوسرا مذاکرات کی اہمیت کو سمجھتا ہو، وہ افہام اور تفہیم کے راستے سے سمجھنے والا ہو۔

## جنگ اور جہاد میں فرق

جو افہام اور تفہیم سے بات نہیں مانتا، جو مذاکرات سے بات نہیں مانتا، جس کا ظلم اور بربریت دن بدن بڑھتی جارہی ہو وہاں پر جنگ نہیں بلکہ جہاد مسئلہ کا حل ہے جنگ اور جہاد میں فرق ہے، اور بہت بڑا واضح فرق ہے، جنگ میں آپ نے صرف فتح کرنا ہے اور لاشوں کے انبار لگانے ہیں، پھر آپ نے عزتوں کو پامال کرنا ہے، پھر آپ نے قتل و غارت گری کا بازار گرم کرنا ہے، پھر آپ نے اپنے مخالفین اور دشمنوں کو معاف نہیں کرنا جبکہ جہاد میں ایسا نہیں ہے۔

## طریقہ جہاد اور احکام

جہاد کا طریقہ بالکل الگ ہے، جہاد میں پہلے آپ اس کو پیار اور محبت کی زبان سے سمجھائیں، اگر وہ نہیں سمجھتا تو پھر آپ تلوار نکالیں تلوار نکالنے کے بعد بھی آپ اپنے اس حق کو لینے کے بعد آپ وہاں پر شریعت کو نافذ کرتے ہیں، شریعت نافذ ہونے کے بعد عورتوں کے ساتھ زیادتی نہیں ہوتی، شریعت کے نفاذ کے بعد بچوں کو قتل نہیں کیا جاتا، شریعت کے نفاذ کے بعد بوڑھوں کے ساتھ بے دردی والا معاملہ نہیں ہوتا شریعت کے نفاذ کے بعد اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ ہوتا ہے، شریعت کے نفاذ کے بعد معافی مانگنے والے کو معافی دی جاتی ہے، شریعت کے نفاذ کے بعد امن وامان کی بھیک مانگنے والوں کو جان کی امان دی جاتی ہے، عزتیں محفوظ ہوتی ہیں، املاک محفوظ ہوتی ہیں، کسی کے کردار پر

کیچڑ نہیں اچھالی جاتی، اگر جہاد کے بغیر صرف مذاکرات سے مسئلے حل ہوسکتے، صرف افہام اور تفہیم سے ہر مسئلہ حل ہوسکتا تھا، اگر صرف دعاؤں سے اور استغفار سے نیک تمناؤں سے کام ہوسکتا تھا، اگر ٹیبل ٹوک اور بہترین خارجہ پالیسی سے ہر مسئلہ سلجھایا جاسکتا تھا تو سرکارِ دوعالم ﷺ سے بہترین اخلاق کس کے تھے؟

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ (سورۃ القلم: ۴)

آپ سے اچھی گفتار کا حامل دنیا میں کون تھا، آپ سے بہترین خارجہ اور داخلہ پالیسی کس کے پاس تھی، لیکن اس کے باوجود آپ 27 مرتبہ تلوار لے کر میدان میں نکلے ہیں، آپ نے 55 مرتبہ صحابہ کی جماعتیں اور ان کے دستے روانہ کیے، تو اس محرالحرام کے اندر ہمیں کشمیر اور کشمیری مسلمانوں کے ساتھ کھڑے ہونا ہے، اور اس محرم الحرام کے اندر ہم نے اپنی جان کے نذرانے پیش کرنے ہیں، اولاد اور خواہشات کو قربان کرنے کا عزم بھی کرنا ہے۔

## قمری کیلنڈر کی خاصیت شمسی کلینڈر پر

اور محرم الحرام کی اہمیت اس اعتبار سے بھی ہے کہ یہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے، اور اللہ کریم نے دنیا میں چاند اور سورج کا جو نظام بنایا ہے تو دنیا میں اس وقت دو کیلنڈر ہیں ایک کیلنڈر وہ سورج کے اعتبار سے ہے، جنوری فروری مارچ، اپریل، مئی، جون، جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر، اور دسمبر اور دوسرا کیلنڈر چاند کے حساب سے ہے محرم الحرام، صفر یہ جو اسلامی مہینے ہیں تو یاد رہے! کہ اللہ کریم نے اور سرکار دوعالم ﷺ نے مسلمانوں کے لیے چاند کا کیلنڈر پسند کیا، اس لیے کہ یہ عالمی امت ہے، عالمی نبی تھے، تو اس کے لیے

کیلنڈر بھی وہ ہو جو عالمی ہو، جو پوری دنیا کے اندر اپلائی کیا جاسکتا ہو، اب یہ جو سورج ہے یہ نارتھ کیم اور دنیا کا جو آخری کونہ ہے تو وہاں پر نومبر اور دسمبر میں سورج بالکل غروب ہوتا ہے لیکن چاند پوری دنیا کے اندر اپلائی ہوسکتا ہے۔

## عبادات کا مدار قمری کیلنڈر پر

اس لیے عبادات کا جو مدار ہے، عبادات کا جو محور ہے وہ سورج کے کیلنڈر کے اعتبار سے نہیں رکھا گیا بلکہ وہ چاند کے کیلنڈر کے اعتبار سے رکھا گیا ہے، آپ نے رمضان کے روزے رکھنے ہیں، آپ نے چاند کو Follow کرنا ہے، چاند نظر آیا آپ کا رمضان شروع، آپ کی تراویح شروع، آپ کے روزے شروع، شوال کا چاند نظر آیا آپ کی عیدالفطر شروع، چاند نظر آیا محرم کا مہینہ شروع، چاند نظر آیا تو ذی الحج کی عبادات اور قربانی اور حج شروع، تو ربیع الاول ہو، شب برأت ہو، یوم عاشورہ ہو، ذی الحج ہو، تکبیرات تشریق ہو، رمضان المبارک کے روزے ہوں، ایام بیض کے روزے ہوں ان تمام عبادات میں چاند کے کیلنڈر کو Follwo کیا جارہا ہے، اسلامی سال کا آغاز بھی چاند سے ہوتا ہے اس لیے محرم الحرام کی فضیلت اس اعتبار سے بھی بہت زیادہ ہے تو اللہ کریم ہم سب مسلمانوں کو اسلامی کیلنڈر کو Follwo کرنے اور اسے سمجھنے اور اسے جاننے کی توفیق نصیب فرمائے، اس محرم الحرام کے اندر ہمیں خوب خوب عبادت کرنے، روزہ رکھنے اور یہ جو شہادتوں کا ہمیں درس مل رہا ہے اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# محرم الحرام
# قربانیوں کا درس دیتا ہے


ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی  ذاکر کبیر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات

- .....حرمت وعزت والے چار مہینے۔
- .....قمری کیلنڈر کے انتخاب کی وجہ۔
- .....محرم کی وجۂ تسمیہ اور ملنے والا سبق۔
- .....محرم میں ہونے والی شہادتیں۔
- .....مسئلہ کشمیر کا واحد حل۔
- .....حسینی کردار اور ہماری زبوں۔
- .....محرم الحرام کا مقام ومرتبہ۔
- .....یہود و نصاریٰ کی مخالفت کا ثبوت۔
- .....موجودہ دور اور ہمارے رہبر و رہنما۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾

{سورۂ توبہ آیت: ۳۶}

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

نہ مسجد میں نہ مندر میں نہ بیت اللہ کے سایہ میں
نماز عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سایہ میں

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اوّل ہے
ہوا اس میں اگر کچھ خامی تو باقی سب کچھ نامکمل ہے

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم اور فرقان مجید سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۳۶ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

## چار حرمت والے مہینے

محرم الحرام کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے، قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں اللہ فرمارہے ہیں کہ مہینوں کی گنتی اللہ کے ہاں بارہ ہے چار مہینے اس میں ذی احترام ہیں ان چار مہینوں میں خصوصاً اپنے نفسوں پر ظلم نہ کرنا، گناہ اور نافرمانی کے کام نہ کرنا، ان چار مہینوں کی حرمت زمانہ جاہلیت سے چلی آرہی ہے، اس زمانے میں بھی وہ ان چار مہینوں میں جنگ نہیں کرتے تھے، جنگ بندی ہوجاتی تھی تین مہینے تو پے درپے ہیں متوالیات ذی القعدہ، ذی الحج، محرم، اور چوتھا مہینہ۔ رجب حدیث پاک میں سرکار دو عالم ﷺ نے یہی مضمون بیان فرمایا ''آلا'' سن لو، متوجہ ہوجاؤ، خبردار ہو جاؤ۔

اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ

ترجمہ: زمانہ گھومے گا اپنی ہیئت پر۔

چاند اور سورج کا ایک نظام اللہ نے بنایا ہے۔

رات اور دن کا ایک نظام اللہ نے بنایا ہے۔

گرمی اور سردی کا ایک نظام اللہ نے بنا یا ہے۔

اندھیرے اور اجالے کا ایک نظام اللہ نے بنایا ہے۔

دنیا کو بسانے اور دنیا کی بساطت کو لپیٹنے کا ایک نظام اللہ نے بنایا ہے تو ان بارہ مہینوں میں چار مہینے حرمت والے ہیں۔

## اللہ کی کائنات کا عجیب نظام قدرت

سب سے پہلے تو یہ بات سمجھ لیں کہ سال کا اور مہینوں کا اندازہ جو ہوتا ہے وہ سورج سے بھی ہوتا ہے چاند سے بھی ،ایک شمسی کیلنڈر ہے جنوری، فروری، ایک قمری کیلنڈر ہے محرم، صفر، ربیع الاوّل :

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ (سورۃ اعراف آیت:۵۴)

سورج کو چاند کو تاروں کو اللہ نے اپنے حکم سے تمہارے تابع کر دیا ہے

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ (سورۂ یٰس :۴۰)

سورج کو مجال نہیں چاند سے پہلے نکل آئے۔

وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ (سورۃ یٰس :۴۰)

رات کی جرأت نہیں کہ وہ دن سے آگے بڑھ جائے

وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ (سورۃ یٰس :۴۰)

ہر چیز اپنے محور میں تیر رہی ہے

جہاں پر زیادہ ٹریفک ہوتا ہے زیادہ چوراہے ہوتے ہیں ٹریفک کا لوڈ ہوتا ہے، وہاں پر اگر ٹریفک والا نہ ہو اگر سگنل سسٹم نہ ہو تو گاڑیاں ٹکرا جاتی

ہیں ایکسیڈنٹ ہوجاتا ہے لیکن آسمان میں اربوں، کھربوں، ستارے اور سیارے ہیں کبھی ٹکراتے نہیں، کبھی ایکسیڈنٹ نہیں ہوتا کبھی دن لمبا اور رات چھوٹی نہیں ہوتی، کبھی رات آنے میں تاخیر کرجائے ایسا نہیں ہوتا، سورج نکلنے میں اپنے Duty perform کرنے میں لیٹ ہوجائے ایسا نہیں ہوتا کون چلا رہا ہے؟ اللہ چلا رہا ہے۔

## اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے قمری کیلنڈر منتخب فرمایا

تو جو سورج کا کیلنڈر تھا شمسی کیلنڈر وہ جنوری، فروری اور جو چاند کا کیلنڈر تھا وہ محرم ،صفر اللہ نے اس امت کے لیے شمسی کیلنڈر پسند نہیں کیا؟ قمری کیلنڈر پسند کیوں کہ یہ عالمی امت ہے اس کے لیے کیلنڈر بھی وہ ہو جو عالمی ہو، جو ہر جگہ Apply ہوسکتا ہو، سورج، جو نورتھ کیمپ اور Altta اور جو دنیا کا آخری کونہ ہے وہاں پر نومبر، دسمبر میں سورج غائب ہوتا ہے، دو مہینے رات ہی رات ہوتی ہے، سورج نکلتا ہی نہیں ہے، اور چاند ہر جگہ نکلتا ہے تو اللہ نے اس امت کے لیے عبادات کے لیے، چاند کا کیلنڈر پسند کیا یہ عالمی امت ہے اس کا کیلنڈر بھی عالمی ہوگا، اب چاند نظر آئے گا تو محرم شروع ہوجائے گا، چاند کے حساب سے ہم ''یوم عاشورہ'' دس اور گیارہ محرم کا روزہ رکھیں گے۔ چاند کے حساب سے ہم رمضان شروع کرتے ہیں، چاند کے حساب سے ہم عید الفطر ادا کرتے ہیں، چاند کے حساب سے ہم عید الاضحیٰ اور قربانی اور حج کرتے ہیں اسی لیے اس قمری کیلنڈر کو اور اسلامی مہینوں کی گنتی اور حساب کو سیکھنا اور جاننا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے ورنہ ان کی ساری عبادات ضائع ہو جائیں گی، آج کتنی بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ اکثر مسلمانوں کو اسلامی مہینوں کے نام نہیں

آتے، اسلامی تاریخوں کا انہیں پتا نہیں ہوتا کہ یہ کونسا مہینہ ہے، اسلامی مہینہ کی یہ کونسی تاریخ ہے تو بہر حال اللہ کریم نے اسلامی مہینوں کی جو تعداد رکھی ہے وہ بارہ رکھی ہے چار اس میں سے انتہائی حرمت والے ہیں۔

## محرّم کو محرّم کیوں کہتے ہیں؟

محرّم کو محرّم کیوں کہتے ہیں قاضی علم الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ۶۴۳ھ ہجری میں وفات پاگئے ،اصول، تفسیر، لغت اور قرآت کے بہت بڑے امام تھے انہوں نے ایک کتاب لکھی اَلْمَشْهُوْرِ فِي السَّمَآءِ الْاَيَّامِ وَالشُّهُوْرِ اس میں لکھا محرم کو محرم اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں جنگ و جدال، قتل، خون خرابہ، چوری چکاری، ڈاکہ زنی، رشوت اور سود حرام ہیں اور مہینوں میں بھی یہ چیزیں حرام ہیں لیکن اس مہینہ میں اس کی حرمت اور گناہ بہت بڑھ جاتا ہے اس مہینہ کا وقار بہت بڑا ہے، بلند ہے اسی لیے اس مہینہ کا نام ہی محرّم رکھ دیا گیا جیسے میں نے عرض کیا کہ ان چار مہینوں کی حرمت زمانہ جاہلیت میں بھی مسلّم تھی سوائے ایک فرقہ کے، ایک فرقہ تھا جس کا نام تھا ''سَبَئْ'' وہ آٹھ مہینوں کی حرمت کا قائل تھا باقی سب جمہور چار مہینوں کی حرمت کے قائل ہوئے فرمایا:

فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ - ﴿سورۂ توبہ آیت:۳۶﴾

ان مہینوں میں اپنے نفسوں پر ظلم نہ کرو، گناہ نہ کرو، اللہ کی نافرمانی نہ کرو، اللہ کی ناراضگی والے کام نہ کرو۔

## ماہ محرم شہادت کا درس دیتا ہے

اور یہ محرّم کا مہینہ یہ شہادتوں کا درس دیتا ہے، قربانیوں کا درس دیتا ہے، مجاہدے اور مشقت کا پیغام دیتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ستائیس ذی الحجہ فجر کی

نماز میں امامت کراتے ہوئے ،تلاوت کرتے ہوئے ابولؤلؤ فیروز نامی مجوسی جو غلام تھا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا اس نے حملہ کیا اور زہر میں بھگوئے ہوئے خنجر سے کئی وار کیے اور پھر بھاگتے ہوئے صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفوں کو چیرتے ہوئے تقریباً سترہ کے قریب صحابہ رضی اللہ عنہم کو زخمی کیا۔ اس حالت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی نماز کی فکر کی عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا اور اشارہ کیا کہ نماز مکمل کی جائے، زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے یکم محرم الحرام کو وہ جام شہادت پی گئے اور دار فانی سے آخرت کی طرف منتقل ہو گئے تو اس مہینے کی جو سال کا پہلا مہینہ تھا اس کی پہلی تاریخ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہادت کے تاج کو اپنے سر پر رکھ کر پیغام دیا کہ یہ شہادتوں کا مہینہ ہے اور پھر دس محرم الحرام کو نواسۂ رسول حسین ابن علی، جنت کے جوانوں کے سردار، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اکسٹھ ۶۱ ہجری ۱۰ محرم بروز جمعہ میدان کربلا میں اپنے سولہ اہل بیت اور ۷۲ جانثاروں کے ساتھ بے دردی کے ساتھ پیاسا بھوکا رکھ کر شہید کر دیا گیا انہوں نے بھی شہادت کے تاج کو سر پر سجایا، آخری پیغام کیا دیا، آخری وصیت کیا کی کہ جان چلی جائے ناموس رسالت پر آنچ نہ آئے، خاندان رسول نے اپنے خون سے اس گلشن اسلام کی آبیاری کی۔

وہ لوگ جنہوں نے خون دیکر پھولوں کو رنگت بخشی ہے
دو چار کو دنیا جانتی ہے گمنام نہ جانے کتنے ہیں

## شہادت کا دوسرا واقعہ

حسین ابن علی رضی اللہ عنہ نے شہادت کے وقت بھی نماز کی فکر کی، تلاوت کی فکر کی، ظالم کے سامنے ڈٹ گئے، سیسہ پلائی دیوار بن گئے، پیکر استقامت بن

گئے، کیوں کہ انہوں نے اپنے چچا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہادت کے وقت قرآن پڑھتے ہوئے دیکھا تھا، انہوں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہادت کے وقت دین مستقیم پر عمل کرتے ہوئے دیکھا تھا، حسین ابن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے نانا آمنہ کے لعل، عبد اللہ کے نور نظر، مکہ کے دُرِّ یتیم سرور کائنات، شافع محشر، وجہ کائنات، افضل الرُسل سید الانبیاء، امام المجاہدین امام المبلغین وعلی آلہ کمالہ جمالہ نوالہ عطائہ ثنائہ بیانہ شانہ محمد، منور، مطہر، معزز اعلیٰ ارفع اکمل اور کامل نبی کو، طائف کی سرزمین میں، پتھروں کی بارش میں قرآن پڑھتے ہوئے دیکھا تھا، سجدہ کی حالت میں اونٹ کی اوجھڑی برداشت کرتے ہوئے بھی تلاوت اور اللہ کی تسبیح کرتے ہوئے دیکھا تھا، یہ سارا منظر آنکھوں کے سامنے تھا، وہ تصویر ذہن میں تھی اسی لیے شہادت کو گلے لگایا ورنہ یہ آسان کام نہیں ہے۔

مصائب میں الجھ کر مسکرانا میری فطرت ہے
مجھے ناکامیوں پر آنسو بہانا نہیں آتا

## شہادت کا تیسرا واقعہ

اسی طرح محرم سے پہلے ذی الحجہ کا مہینہ گزرا ۱۸ ذی الحجہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا چالیس دن انکا محاصرہ کیا گیا وہ پانی جو خریدا ہی عثمان رضی اللہ عنہ نے تھا اسی کنویں کا پانی ان پر بند کردیا گیا انہیں بھی ۱۸ ذی الحجہ کو قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے۔ ''فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ'' اس آیت کو پڑھتے ہوئے شہید کیا گیا تھا اور ان کا خون اس آیت پر پڑگیا تھا اور اٹھارہ ذی الحجہ سے پہلے ۱۰ ذی الحجہ جس کو یوم النحر کہتے ہیں جس میں ہم سب نے جانوروں کی قربانی کی تھی، وہ جانور کی قربانی انسان کی قربانی کا بدل تھی؟ ابراہیم خلیل اللہ

نے اپنے بیٹے، لختِ جگر اسماعیل علیہ السلام کو حکم ربانی کی تعمیل میں لٹایا چھری کو تیز کیا اور ذبح کرنے کے لیے پوری قوت لگادی۔

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ (سورۂ صٰفّٰت:۱۰۳)

لیکن جب آنکھ کھلی تو ذبح ہونے والا جنتی مینڈھا تھا، ہم جانوروں کی قربانی کرکے عزم کرتے ہیں ضرورت پڑی تو اولاد کو قربان کریں گے، ضرورت پڑی تو مال کو قربان کریں گے ضرورت پڑی تو خواہشات کو قربان کریں گے، ضرورت پڑی اپنے رشتوں کو قربان کریں گے، ضرورت پڑی تو اپنی نوکریوں اور عہدوں کو قربان کریں گے، ضرورت پڑی تو اپنی دوستیوں کو قربان کریں گے، ضرورت پڑی تو اپنی جان کا نذرانہ پیش کردیں گے اگر غور کیا جائے تو ذی الحجہ اور محرم قربانیوں کا درس دیتے ہیں، شہادتوں کا درس دیتے ہیں، جان کے نذرانے پیش کرنے کا درس دیتے ہیں بلکہ انسانی قربانیوں کے ماحول میں اللہ ہم سے جانوروں کی قربانی کا تقاضہ کررہا ہے اور پھر جو آج کل کشمیر کے جو حالات ہیں، مظالم ڈھائے جارہے ہیں، جو بربریت کی جارہی ہے، جو قتل وغارت گری کا بازار گرم ہے یعنی ان ویڈیوز کو دیکھنا بھی ہر انسان کے بس میں نہیں ہے، خون کے آنسو رلا دینے والے مناظر ہیں، پتھر دل کو پگھلا دینے والے مناظر ہیں، بے حس کو بیدار کرنے والے مناظر ہیں، ہمارے ضمیر کو جھنجوڑنے والے مناظر ہیں،

میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو! یہ جو اسلام شہادتوں کا درس دے رہا ہے، یہ جو اسلام قربانیوں کا درس دے رہا ہے کہ ایک مسلمان کی جان پر آئے گی تو دوسرا مسلمان اس کی حفاظت کے لیے لبیک کہے گا، اس کی حفاظت کے لیے تیار ہوگا، اس پیغام کو آج یاد کرنے کی اور یاد رکھنے کی ضرورت ہے تو میں عرض کررہا تھا قرآن نے کہا یہ چار مہینے حرمت والے ہیں ان میں محرم زیادہ

محترم ہے اس میں اپنے نفسوں پر ظلم نہ کرو، جھگڑا نہ کرو، لڑائی نہ کرو، جنگ نہ کرو، گالم گلوچ نہ کرو، چوری اور ڈاکہ زنی نہ کرو، رشوت اور سود سے باز آجاؤ، مسلمان کو ایذاء نہ پہنچاؤ، نافرمانی کر کے اپنے کو جہنم کا ایندھن نہ بناؤ، گناہ کر کے اللہ کے غضب اور قہر کو دعوت نہ دو۔

فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (سورۂ توبہ:۳۶)

لیکن آگے کیا فرمایا

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ط

{سورۂ توبہ:۳۶}

## حرمت کے چار ماہ میں بھی مشرکین کے لیے حکم جہاد

مشرکین سے قتال کرو، مشرکین کو قتل کرو، کوئی لگی لپٹی کہنے کی ضرورت نہیں ہے کوئی مصلحت کا لیبل، حکمت کی چادر چڑھانے کی ضرورت نہیں ہے قرآن کا واضح اعلان کہ ان مہینوں میں بھی ہے یہ جو مشرک ہیں، یہ جو تم سے لڑ رہے ہیں، یہ جو تمہاری عورتوں کی عصمت دری کر رہے ہیں، یہ جو تمہارے بوڑھوں کو بے عزت کر رہے ہیں، یہ جو تمہارے بچوں کو دولخت کر رہے ہیں، یہ جو تمہارے جوانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ رہے ہیں، یہ جو تمہاری مساجد مدارس اور درگاہوں کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں، یہ جو تمہارے صبر کو کمزوری سمجھ رہے ہیں تو اب تم نے اس مہینہ میں بھی ان سے قتال کرنا ہے، ان کے دانت کھٹے کرنے ہیں، ان کو مزہ چکھانا ہے، ان کو نیست و نابود کرنا ہے۔

## ہم باتوں کی حد تک کشمیریوں کے ساتھ ہیں

آج مسلمان نے اس حکم پر عمل چھوڑا تو دردر کی ٹھوکریں کھا رہا ہے بہتر،

تہتر سال ہوگئے مساجد کا درس پامال ہوئے، ہم کشمیریوں کے ساتھ کھڑے ہیں، عورتوں کی عزتیں لٹ گئیں ہم کشمیریوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں، بچوں کو دولخت کردیا گیا ہم کشمیریوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں، ان کے گھروں پر مارٹر اور شیلنگ کی جاتی ہے ہم کشمیریوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں، ان کے حق خودار ادیت کو چھین لیا گیا ہم کشمیریوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں، ان پر کرفیو لگا دیا گیا ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں، ان کو دوائیں نہیں مل رہی ہم کشمیریوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں، ان کو عید کی نماز نہیں پڑھنے دی جاتی ہم کشمیریوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں، ان کو جانوروں کی قربانی کرنے کی اجازت نہیں ملی ہم کشمیریوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں، ان کی املاک کو جلادیا گیا ہم کشمیریوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں، راتوں کو ان کے گھروں میں گھس کر ان کی عورتوں کو لے جایا گیا ہم کشمیریوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں حیرانی ہوتی ہے ان کے ساتھ کیا سے کیا ہورہا ہے، ہوچکا ہے، ہوتا رہے گا۔ پس ہم ان کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں Facebook میں twitter میں، سوشل میڈیا میں، الیکٹرونک میڈیا میں، احتجاج ریکارڈ کرانے میں، مراسلے جاری کرنے میں، سفیر کی ملک بدری کرنے میں، یہ حالات ہم پر آتے تو ہمارا پیمانہ صبر کیا ہوتا؟ ہماری برداشت کیا ہوتی؟

## مسئلہ کا حل صرف جہاد فی سبیل اللہ

ہماری ول پادر کا پتا تب چلتا ہے بڑی آسانی کے ساتھ کہ دیا جاتا ہے کہ جنگ مسئلہ کا حل نہیں ہے اگر ہر چیز مذاکرات سے ممکن ہوتی، اگر ہر چیز بہترین حکمت عملی سے حل ہوسکتی، اگر بہترین داخلہ اور خارجہ پالیسی سے مسائل حل

ہوتے تو سرکار دو عالم ﷺ سے اچھے کریکٹر اور اخلاق کسی کے نہیں تھے آقا ﷺ سے بہترین گفتار کا حامل کوئی دنیا میں نہیں تھا، آقا ﷺ سے بہترین داخلہ خارجہ پالیسی کسی کے پاس نہیں تھی، آقا ﷺ سے بہترین حکمت عملی کسی کے پاس نہیں تھی، اگر ہر مسئلہ مذاکرات سے حل ہوتا تو میرے آقا ﷺ ستائیس مرتبہ تلوار لے کر میدان میں نہ اترتے پچپن مرتبہ آپ صحابہ کو میدان میں نہ اتارتے میرے دوستو! یہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے خدا کی قسم! اس ہندو بنیے کا حل جنگ اور جہاد ہے، ہم بار بار مطالبہ کر رہے ہیں کہ افواج پاکستان ان کے دانت کھٹے کرے، ان پر حملہ کرے، وہ حملہ کرنے سے نہیں ڈرتے پتہ نہیں ہمیں کون سی حکمت آڑے آرہی ہے، وہ ایٹم بم کی تباہی سے نہیں ڈرتے، کلمہ پڑھنے والے شہادت کو شراب سے زیادہ محبوب رکھتے ہیں، شہادت کے لیے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنے والا وہ مسلمان آج اس سے ڈر رہا ہے۔

## ہمارا محرم بدعات کی نظر

میرے دوستو!

یہ محرم الحرام کا مہینہ ہے یہ شہادتوں کا درس دیتا ہے صرف اس مہینہ میں روزے رکھ لیے اچھی بات ہے، سبیلیں لگالیں، حلیم کی دیگیں چڑھالیں، نذر و نیاز کرلیا، جلوسوں میں نکل گئے، یہ مسلمانوں کی کہانی یہاں ختم ہوجاتی ہے۔

## حسینی کردار اور ہماری زبوں حالی

ارے حسینی کردار کیا تھا کہ ظلم کے سامنے ڈٹ گئے، آج ہم نام حسین کا لیتے ہیں کام یزید کے کر رہے ہیں، کرپشن ہو رہی ہے، بدعنوانی ہو رہی ہے، لوٹ مار ہو رہی ہے، فحاشی، بے حیائی کو پروموٹ کیا جارہا ہے، مظلوم کا ساتھ

نہیں دیا جارہا، ظالم کے سامنے کھل کر حق بات نہیں کی جارہی، ہم اپنی دکانوں میں بیٹھے ہوئے ہیں ہم اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں، ہم اپنی گاڑیوں کے مزے لے رہے ہیں، ہمارے سامنے دنیا جہاں کی نعمتیں ہیں، ان بچوں کے آنسو دیکھو، ان بچوں کی چیخ و پکار دیکھو، ان ماؤں، بہنوں کی آہ و فغاں دیکھو اور مظلوم بوڑھے لوگوں کے کرب کو محسوس کرو تب پتا چلے گا اندر اسلام اور ایمان کی چنگاری اور رمق بھی باقی ہے یا نہیں؟۔

## محرم کی عجیب حقیقت

میں اس Point کو سمجھانے جارہا ہوں فرمایا ان مہینوں میں ظلم نہ کرنا لیکن کافروں سے قتال کرنا ہے حالانکہ وہ تم سے پوری قوت کے ساتھ لڑ رہے ہیں تم بھی پوری قوت کے ساتھ ان سے لڑو جیسے اللہ نے دن میں جمعہ کو افضل رکھا، رات میں لیلۃ القدر کو افضل رکھا، کتابوں میں قرآن کو افضل رکھا، زمین کے ٹکڑوں میں مسجد کو افضل رکھا، فرشتوں میں جبرائیل امین کو افضل رکھا، انسانوں میں نبیوں کو افضل رکھا، نبیوں میں محمد مصطفی کو افضل رکھا۔

اس امت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو افضل رکھا، صحابہ کے مردوں میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو افضل رکھا، بچوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو افضل رکھا، عورتوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو افضل رکھا، اسی طرح مہینوں میں رمضان المبارک اور محرم الحرام کو افضل رکھا، روزوں میں رمضان کے بعد دس محرم کے روزہ کو افضل رکھا۔

اَفْضَلُ الْاَیَّامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ

اور یوم عاشوراء کا روزہ تو فرض تھا پہلے اس ایک روزے پر ایک سال

کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور یہ دس محرم کا روزہ یہودی بھی رکھتے تھے کیوں کہ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

10 محرم کو حضرت آدم اور اماں حوا علیہا السلام کی ملاقات ہوئی میدان عرفات میں

10 محرم کو نوح علیہ السلام کی کشتی جودی مقام پر جا کر رکی۔

10 محرم کو یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا گیا۔

10 محرم کو موسیٰ علیہ السلام کو فرعونی مظالم سے نجات ملی۔

10 محرم کو ابراہیم خلیل اللہ کے لیے آگ کو گل گلزار بنایا گیا۔

10 محرم کو اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلی۔

10 محرم کو میدان کربلا میں میں حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کو شہید کیا گیا۔

10 محرم کو قیامت قائم ہوگی۔

## یہود و نصاریٰ کی مخالفت ہر عمل میں

اس دس محرم کو روزہ رکھنے کی فضیلت ہے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ تو رکھنا ہے لیکن یہودیوں کی مخالفت بھی کرنی ہے آپ صرف دس محرم کا نہ رکھیں یا تو اس کے ساتھ نو محرم کا رکھیں یا اس کے ساتھ گیارہ محرم کا رکھیں۔

مجھے ایک سوال کا جواب دیں کہ روزہ رکھنا ثواب کا کام ہے یا گناہ کا، نیکی ہے یا بدی ہے، نیکی ہے اور ثواب کا کام ہے لیکن اس ثواب کے کام میں بھی ان کی مخالفت کرنی ہے، بدقسمتی یہ ہے ہم تو گناہ کے کاموں میں ان کی موافقت کر رہے ہیں بال ان کی طرح رکھ رہے ہیں، کاروبار ان کے طریقہ پر کر رہے ہیں، ہماری بیٹھک، ہماری تہذیب، ہمارا کلچر ان کے طریقہ پر ہے،

ہم ان سے دوستی کی پلاننگ بنا رہے ہیں، ہم ان سے دوستیاں کرنے کے لیے بے چین ہیں، اللہ اکبر کبیرًا اور رونا تو اس بات کا ہے کہ عرب ممالک بھی آج اس یہود کو گلے لگا رہے ہیں، جو قصائی گجرات میں، احمد آباد میں، کشمیر میں مسلمانوں کے گلے کاٹ رہا ہے، ذبح کر رہا ہے، خون کی ندیاں بہا رہا ہے، گاجر مولی کی طرح کاٹ رہا ہے، عزتیں نیلام ہو رہی ہیں جس مودی بدبخت اور اس کی پارٹی نے بابری مسجد کو شہید کیا، رام مندر میں تبدیل کرنے کا پلان کیا اس کو بلا کر ایوارڈ دیئے جا رہے ہیں، اس کو ملک کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا جا رہا ہے، ان سے تجارت بڑھائی جا رہی ہے، اس کو اپنا معاشی پارٹنر تسلیم کر لیا گیا، اس کو ابوظہبی کی ''شیخ زید'' مسجد کا وزٹ کرایا جا رہا ہے، اس کو عرب ممالک میں مندر بنانے کا لائسنس دیا جا رہا ہے۔

اَخْرِجُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ

آمنہ کے لعل نے دنیا سے پردہ فرماتے ہوئے ایک وصیت یہ کی کہ یہود ونصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دو یہ ہمارے اندر داخل کر رہے ہیں۔

میرے دوستو!

یہ ہم سب کے لیے رونے کا مقام ہے اور قصور وار صرف عرب نہیں ہے ہم بھی ہیں، ہم نے بھی ان کو بلایا تھا، ہم نے بھی ان سے تجارت بڑھائی تھی، ہم نے بھی ان سے دوستی کی ٹریک چلائی تھی، ہم نے بھی ان کے لیے راہ داری اور کوہ ڈور کو کھولا تھا، ہم نے بھی ان کی ویزہ پالیسی میں نرمی اختیار کی تھی۔

## ہمارے رہبر و رہنماء صرف علماء

مسلمان جب کمزور ہوتا ہے، جب مسلمان بے دین ہوتا ہے تو یہ اپنا

حکمران بے دین کو منتخب کرتا ہے اور وہ اللہ کے عذاب کی صورت میں مسلط ہوتا ہے۔

میرے دوستو!

خدا کی قسم مسجد، مدرسہ، منبر و محراب، خانقاہ، تبلیغ، جہاد اور اللہ والوں سے تعلق بناؤ یہ جیسے بھی ہیں اس دور میں تمہارے لیے کوئی نبی نہیں آئے گا، اس دور میں تمہارے لیے کوئی صحابی نہیں آئے گا، اس دور میں تمہارے لیے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جیسا نہیں آئے گا، اس دور میں بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ، جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ اور رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کی طرح لوگ نہیں آئیں گے لیکن اس دور کے جو بھی علماء ہیں، جو بھی مبلغین ہیں، جو بھی خانقاہوں والے ہیں، اللہ اللہ کی ضربیں لگانے والے ہیں، جس کے سر پر عمامہ ہے، جس کے چہرے پر ڈاڑھی ہے، جس کے بدن پر سنت لباس ہے، جو قال اللہ اور قال الرسول کو سمجھتا ہے، خدا کی قسم! ان کا دامن تھامیے، وہ سیاست کا میدان ہو، وہ دنیا کا کوئی معاملہ ہو آپ نجات پا جائیں گے ورنہ قیامت کے دن نجات کے لیے کوئی راستہ اور اوپشن نہیں ملے گا اللہ تعالی ہمیں دینی حمیت نصیب کرے، اللہ تعالی ہمارے کشمیری مسلمانوں کی مدد کرے، ہمیں ہمارے حکمرانوں کو، ہماری افواج کو اللہ یہ جذبہ اور توفیق دے کہ فوراً بر بریت کے خلاف ایکشن لیں، اس درندگی کا راستہ روکیں اور جہاد کا اعلان کرے ہند کے جہاد کی تو احادیث میں بھی بشارتیں آئی ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# محرم الحرام کیسے گذاریں؟


ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب ظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی  ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات

- .....حرمت والے مہینے اور گناہ کی سنگینی میں اضافہ،
- .....محرم الحرام کی فضیلت کی اصل وجوہات۔
- .....عاشورہ کا روزہ اور یہودیوں کی مشابہت سے اجتناب۔
- .....محرم کی سبیلیں اور سمجھنے کی بات۔
- .....محرم کے بارے میں ایک مشہور غلط نظریہ۔
- .....محرم میں ہونے والے نکاح۔
- .....نیا سال نئے عزم۔
- .....دنیا کی حقیقت۔
- .....آج کے نوجوان کی بدحالی۔
- .....فکر آخرت کی ضرورت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾ (سورۂ توبہ آیت: ۳۶)

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں اللہ کریم فرمارہے ہیں کہ اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد بارہ ہے، ان بارہ مہینوں کو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ حدیث پاک میں بھی سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے۔

اَلَا اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ

اللہ تعالیٰ نے زمانے کے لیے ایک خاص ہیئت رکھی ہے بارہ مہینوں کی۔

## حرمت والے مہینے

ان بارہ مہینوں میں چار مہینے زیادہ حرمت والے ہیں اس کی فضیلت، اس کا احترام، اس کی قدر دانی سب سے زیادہ ہے، ان میں سے تین مہینے مسلسل ہیں ذی قعدہ، ذی الحج، محرم اور ایک مہینہ رجب:

فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۔ ﴿سورۂ توبہ آیت: ۳۶﴾

فرمایا ان مہینوں میں اپنے نفسوں پر ظلم نہ کرو۔

گناہ کرنا تو ویسا بھی برا ہے کسی بھی مہینہ میں ہو، کسی بھی جگہ پر ہو، کسی بھی قسم کا ہو، وہ زبان کا گناہ ہو، آنکھ کا ہو، کان کا ہو، ہاتھ کا ہو، پاؤں کا ہو۔

## گناہ کی سنگینی میں اضافہ

لیکن ان چار مہینوں میں گناہ کرنا بہت بری بات ہے جیسے شراب پینا تو بری بات ہے ایک آدمی گلی میں پیتا ہے اور دوسرا مسجد میں پیتا ہے تو مسجد میں پینے والے کو گناہ زیادہ ملے گا، ایک آدمی عام دنوں میں گناہ کرتا ہے ایک محرم میں گناہ کرتا ہے، رمضان میں گناہ کرتا ہے، اس کو سزا زیادہ ملے گی تو یہ بات یاد رکھئے کہ ان مہینوں میں گناہوں سے اجتناب بہت ضروری ہے، اور نیک

اعمال کی پابندی کی جائے بدقسمتی یہ ہے کہ ایسے مبارک ایام میں شیطان انسانوں سے گناہ کرواتا ہے، ہر وہ کام جو سنت کے خلاف ہو وہ گناہ ہے۔

## محرم کی فضیلت کی اصل وجوہات

یہ جو محرم کی فضیلت ہے یہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ اس میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، محرم کی فضیلت اس وجہ سے نہیں کہ اس میں کربلا کا واقعہ ہوا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو میدان کربلا میں جو شہید کیا گیا وہ دس محرم سن اکسٹھ ہجری ۶۱ اور محرم کی فضیلت تو اس سے بھی چودہ سو سال پہلے قرآن میں مذکور ہے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اگرچہ بعض روایات ضعیف ہیں، نوح علیہ السلام کی کشتی جودی مقام پر جاکر رکی، ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا، موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے فرعون کے ظلم سے نجات دی یہ سارے واقعات محرم میں ہوئے تو محرم کی فضیلت پہلے سے ہے حدیث پاک میں آتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ

کہ رمضان کے بعد بہترین روزے محرم کے روزے ہیں، یہ بات جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے اس وقت حضرت حسین رضی اللہ عنہ تو پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کربلا کا واقعہ وہ تو دور کی بات ہے۔

## غلط ذہن سازی

ذہنوں میں یہ بٹھادیا گیا کہ محرم اور دس محرم کی فضیلت اس وجہ سے ہے کہ کربلا میں حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا یہ غلط بات ہے۔

## عاشورہ کا روزہ

دس محرم کا روزہ پہلے فرض تھا جب رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہوئی تو یومِ عاشورہ کے روزے کی فرضیت کو ختم کر دیا گیا فرمایا مرضی ہے چاہو تو رکھ لو یا نہیں رکھو اور سرکار دو عالم ﷺ جب مدینہ آئے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی دس محرم کا روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے پوچھا کہ یہ کیوں روزہ رکھتے ہیں؟ جواب ملا کہ دس محرم کو موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے مظالم سے اللہ نے نجات دی تھی تو یہودی شکرانے کے طور پر روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ حق دار تو ہم ہیں ہم بھی دس محرم کا روزہ رکھیں گے۔

## یہودیوں کی مشابہت سے اجتناب

لیکن پھر آپ نے یوں فرمایا کہ چونکہ دس کو روزہ رکھنے میں یہودیوں کے ساتھ مشابہت ہے تو اس مشابہت سے بچنے کے لیے اگلے سال ہم ۹ تاریخ کا روزہ بھی ساتھ رکھیں گے لیکن اگلا محرم آنے سے پہلے ہی آقا ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے لیکن آقا ﷺ کی پسند اور چاہت یہ تھی کہ ہم دس کے ساتھ ۹ کا روزہ رکھیں گے تو علماء نے لکھا ہے کہ دس کے ساتھ یا تو نو یا گیارہ کا روزہ رکھیں۔

## ایک مسئلہ سمجھ لیں

ایک مسئلہ سمجھ لیں کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف نو، دس یا دس، گیارہ کا روزہ رکھنا ثواب ہے ایسا نہیں ہے بلکہ محرم کے ہر دن کے روزے پر ثواب ہے، دس محرم کے روزے پر ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں لیکن ثواب

محرم کے ہر دن کے روزے میں ہے، یکم محرم کو رکھو، دس کو رکھو، تین کو رکھو، محرم کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ روزے رکھنے کا اہتمام کیا جائے، حدیث پاک میں بتا چکا ہوں کہ رمضان کے بعد بہترین روزے محرم کے روزے ہیں، اس میں نو، دس نہیں ہے پورے تیس دن میں کسی دن بھی رکھ لو۔

## امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا عمل

اسی طرح امام زہری رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ گزرے ہیں وہ ایک دفعہ سفر میں تھے تو دس محرم کا دن آ گیا تو انہوں نے سفر میں دس محرم کا روزہ رکھا، کسی نے ان سے کہا کہ آپ جب رمضان میں سفر کرتے ہیں تو روزہ نہیں رکھتے، بعد میں قضاء کرتے ہیں اور دس محرم کا روزہ آپ سفر کی حالت میں بھی رکھ رہے ہیں تو وہ فرمانے لگے کہ:

اِنَّ رَمَضَانَ لَهٗ عِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرْ

رمضان کی قضاء تم کسی بھی مہینہ میں، کسی بھی دن کرو، اگر مجبوری میں چھوڑا ہے ثواب مل جائے گا لیکن عاشورہ کے روزے میں جو ایک سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں وہ فضیلت نہیں ملے گی۔

## محرم کی سبیلیں اور سمجھنے کی بات

تو بہر حال اس محرم کے حوالے سے جو ضروری مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ آدمیگناہوں سے اجتناب کرے اب عموماً نو دس محرم کو جگہ جگہ سبیل لگتی ہے، شربت تقسیم ہوتا ہے، پانی پلایا جاتا ہے، دودھ پلایا جاتا ہے دیگیں چڑھائی جاتی ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ جی کھانا پینا ہے اس میں برائی کیا ہے؟ پانی ہی تو ہے ثواب کا کام ہے، شربت ہی تو ہے ثواب کا کام ہے، حلیم ہی تو ہے

کھانے کی چیز ہے تو یہاں ایک نکتہ سمجھ لیں کہ یہ پانی پورا سال پلایا جائے، یہ شربت پورا سال پلایا جائے، صرف ان دنوں میں پلانا، اور اس کو لازم سمجھنا یہ بدعت ہے، اور وہ باقاعدہ نام دیتے ہیں نذر حسین، حسین کی نیاز تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جن چار چیزوں کی حرمت کو بیان کیا سورۃ بقرہ اور سورۃ المائدہ میں:

حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ۔

حرام کیا اللہ نے مراد جو ذبح کے بغیر خود مرجائے۔ وَالدَّمَ۔ اور بہنے والا خون جانور کو جب ذبح کرتے ہے جو خون نکلتا ہے دم مسفوح بہنے والا خون وہ بھی حرام ہے وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ خنزیر کا گوشت اور چوتھی چیز وَمَآ أُهِلَّ بِهِۦ لِغَيْرِ اللَّهِ۔

﴿سورۂ بقرہ آیت: ۱۷۳﴾

ہر وہ چیز جس کو غیر اللہ کے لیے نامزد کیا جائے، یہ نہیں کہا جس کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے، اور وہ بھی حرام ہے جس کو غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا جائے، یہ گیارھویں کا کھانا ہے، یہ بارہویں کا کھانا ہے، یہ نذر حسین ہے، یہ حسین کی نیاز ہے اللہ کے علاوہ جو بھی ہے وہ غیر اللہ ہے۔

## تیسرا اہم نکتہ

اور تیسرا نکتہ قرآن اور حدیث میں اللہ اور رسول کی منشاء تو یہ ہے کہ اب دنوں میں کیا رکھے جائیں؟ روزے۔ تو شربت پلانا، دودھ پلانا، حلیم کھلانا، سبیل لگانا یہ ترغیب روزہ رکھنے کی ہے یا نہ رکھنے کی؟ نہ رکھنے کی ہے، اب اگر لوگ روزہ رکھیں گے بھی تو تمہارے دودھ اور شربت کو دیکھ کر ان بیچاروں کے منہ میں پانی آئے گا، ان کے روزے میں تھوڑی بہت کراہت آئے گی،

رمضان میں حکم کیا ہے کہ جو بیمار ہے روزہ نہیں رکھ سکتا تو وہ روزہ داروں کے سامنے نہیں کھائے اس کو سزا دی جائے گی بھائی تیری مجبوری ہے تو چھپ کر کھا، روزہ دار کے سامنے تو نہیں کھا سکتا اور یہاں پر تو اس کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچا جا رہا ہے آجاؤ بھائی یہ پی لو، یہ قباحت سمجھ میں آئی۔

## شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا تقاضا

اور انہیں اگر پیاس کی حالت میں شہید کیا گیا، روزے کی حالت میں شہید کیا گیا، نماز کی حالت میں شہید کیا گیا، تلاوت کرتے ہوئے شہید کیا گیا، کفر کے سامنے حق گوئی کے جرم میں شہید کیا گیا تو سنت تو یہ ہے کہ ہم بھی روزہ رکھیں، نماز پڑھیں، تلاوت کریں اور کفر کے سامنے ڈٹ جائیں، ظالم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حق گوئی کریں۔

## کم از کم گناہ تو نہ کریں

صرف ساری رات گھوٹا لگانے سے اگر مغفرت ہوتی اور نوجوان جو یہ کام کرتے ہیں وہ نماز نہیں پڑھیں گے، روزہ نہیں رکھیں گے، تلاوت کی توفیق نہیں ہوگی، تو میرے محترم دوستو بھائیو بزرگو! اس مہینہ کے تقدس کو سمجھنے کی کوشش کریں، گناہوں سے اجتناب کریں، اگر نیکی نہیں کر سکتے تو کم از کم گناہ بھی نہ کریں، اگر روزہ نہیں رکھ سکتے تو روزہ رکھنے والوں کو تکلیف بھی نہ دیں، اپنے بچوں کو سمجھائیں، اپنے ماتحتوں کو کنٹرول کریں بیٹا یہ ٹھیک نہیں ہے۔

## اچھا خاصا دیندار گھر میں زیرو

اور عموماً لوگ دس محرم کو کھیر یا حلیم یا شربت یا بریانی یہ بنا کر تقسیم بھی

کرتے ہیں اچھا خاصا دیندار ہوگا لیکن گھر میں وہ زیرو ہوگا، گھر میں اس کی نہیں چلے گی بھائی ہم اپنے گھر والوں کو جہنم میں جانے سے بچائیں۔

## حدیث کا مطلب

یہ حدیث ضرور ہے اور ضعیف ہے سند کے اعتبار سے کہ جو آدمی دس محرم کو اپنے گھر میں اچھا کھانا پکائے گا ،اپنے گھر والوں پر وسعت کرے گا، اپنے دستر خوان کو وسیع کرے گا تو اللہ پورا سال برکت عطاء فرمائیں گے یہ روایت ہے کہ آپ اپنے گھر میں اچھا کھانا پکائیں ،دو تین چیزیں ایکسٹرا بنائیں لیکن تقسیم نہیں کریں۔ لوگ کہتے ہیں جی ہم اللہ کے نام پر دیتے ہیں، اگلے کے ذہن مین یہی ہے، اسی طرح ہوتے ہوتے آج ہم یہاں تک پہنچ گئے کہ ان چیزوں کو لوگ عبادت سمجھتے ہیں، لازم سمجھتے ہیں ،واجب سمجھتے ہیں اور نہ کرنے والوں کو طعن کرتے ہیں، انہیں بری نظر سے دیکھتے ہیں تو اپنے گھر والوں پر، اپنے دستر خوان پر وسعت کو رکھا جائے۔

## مشہور غلط نظریہ

ایک غلط چیز جو مشہور ہے کہ محرم میں شادی نہیں کرنی، مسلمان بھی محرم میں شادی نہیں کرتا، شادی ثواب کا کام ہے یا گناہ کا؟ شادی میں جو گناہ ہوتے ہیں، گانا بجانا، مووی بنانا، مرد اور عورتوں کی Mix gathering، ہندوانہ رسمیں وہ تو ویسے ہی گناہ ہیں، وہ تو رمضان میں کرو یا محرم میں کرو یا غیر محرم میں کرو یہ تو گناہ ہے، اس سے شادیاں ناکام ہورہی ہیں، چٹ منگنی ،پٹ بیاہ، جھٹ طلاقیں ہورہی ہیں، باقی شادی کرنا ثواب ہے یا گناہ؟ تو محرم میں ثواب اور نیکی کا کام کرنا چاہیے یا نہیں؟

## محرم میں ہونے والے نکاح

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں محرم میں ہوا ہے حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محرم میں ہوا ہے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محرم میں ہوا ہے، اور اِدھر کہتے ہیں محرم میں شادی نہیں کرنی، ایک سال پہلے جب تاریخیں سیٹ کرتے ہیں تو بولتے ہیں اس میں محرم تو نہیں آرہا ہے، اس وقت یہ خود مفتی بن جاتا ہے، کہتا ہے محرم تو نہیں آرہا، بڑے بوڑھوں نے منع کیا ہے، اوہ بھائی! بڑے بوڑھوں کو اگر دین کا پتا نہیں تھا تو ہم بھی وہی کرتے رہیں؟

## محرم میں شادی کی ترغیب

تو ہم یہ کہتے ہیں کہ جی ترغیب دو کہ محرم میں شادیاں کرو اور کرواؤ، اگر کوئی ہال والا آپ کی جان پہچان والا ہے تو ان سے کہو کہ پیکیج دو، جو محرم میں ہال بک کرائیں گے شادی کے لیے اس کو ۲۰ فیصد ڈسکاؤنٹ دیا جائے گا یہ بات پھیلاؤ اگر اللہ نے توفیق دی تو ہر آدمی ارادہ کرلے کہ ہمیں ہال مل جائے یا ہماری پاس ایسی جگہ ہو تو لوگوں کو ترغیب دو کہ جو محرم میں شادی کرے گا اسے ۵۰ فیصد، ۳۰ فیصد ڈسکاؤنٹ ملے گا تو یہ باطل کی چیزیں ہمارے اندر آرہی ہیں کہ محرم میں شادی نہیں کرنی۔

## نیا سال نئے عزم

اور ایک بڑا پیغام یہ ہے کہ جیسے نیا سال شروع ہوتا ہے جنوری تو بعض لوگ اپنے ٹارگٹ سیٹ کرتے ہیں کہ ہم نے اگلے سال میں کیا کرنا ہے، اپنے بزنس کو کہاں تک پہنچانا ہے، اسی طرح محرم اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے، آپ

عبادات سیٹ کرو، اپنے ٹارگٹ سیٹ کرو، میں نے اس سال میں چلہ کب لگانا ہے، میں نے اس سال میں چار مہینہ کب لگانے ہیں، میں نے اس سال میں عمرہ کب کرنا ہے؟ میں نے اس سال میں قرآن کی تلاوت کتنی کرنی ہے؟ کتنے قرآن ختم کرنے ہیں، میں نے اس سال میں اور دینی کام کیا کیا کرنے ہیں یہ سیٹ کرو، یہ محرّم کا مہینہ یہ آغاز ہے اگر ہم نیت اچھی کرلیں گے تو خاتمہ بھی اچھا ہوگا

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور دوسری جگہ فرمایا:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ

اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

## آج اعمال کا دارومدار خواتین پر رکھ دیا گیا

ہم نے خواتیم کو خواتین کردیا لوگوں نے اپنے اعمال کا دارومدار خواتین پر چھوڑ دیا وہ بس چلا تو تھا لیکن گھر والی اجازت نہیں دے رہی بھائی ٹھیک، کوئی شرعی مجبوری الگ چیز ہے لیکن وہ ڈاڑھی رکھنے کا ارادہ کیا لیکن وہ تمہاری بھابھی مان نہیں رہی، میں شادی میں غیر اسلامی رسمیں نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن گھر کی عورتیں نہیں مان رہی تھیں، بھائی ایسا ہے کہ نہیں؟ اور مشکوۃ شریف کی ایک لمبی حدیث ہے اس کا جزء یہ ہے کہ جب تمہارے معاملات گھر کے کاموں میں ہوں تو عورتوں سے مشورہ لیا جائے کلر کیسا ہو؟ پردے کیسے ہو؟ کچن کو کیسے بنائیں؟ آپ کو کونسے برتن چاہیے؟ آپ کو کیسے کپڑے لاکر دیں؟ اس میں تو ان کا حق ہے۔

## دینی معاملات عورتوں کے سپرد ہونے پر وعید

لیکن دینی کاموں میں فرمایا جب تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوجائیں تو زمین کے نیچے چلے جانا بہتر ہے اوپر رہنے سے۔

## عقل مند شخص

اسی لیے یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عقل مند آدمی وہ ہے جو دنیا کو چھوڑ دے قبل اس کے کہ دنیا اس کو چھوڑ دے، دنیا ہمیں چھوڑ کر جائے گی یا نہیں؟ اس نے آج تک کسی سے وفا نہیں کی۔

## دنیا کی حقیقت

میں نے پہلے ایک واقعہ سنایا تھا شاید بھول گئے ہوں گے کہ ایک نوجوان لڑکی تھی تو ایک لڑکے نے اپنے والد کو کہا کہ میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو والد نے کہا ایک نظر مجھے دکھاؤ تو سہی کہ میری بہو کیسی ہے؟ تو جب اس نے باپ کو دکھائی تو باپ کا اس پر دل آ گیا، اس نے کہا اس سے تو میں شادی کروں گا ،اب باپ بیٹے میں جھگڑا ہوگیا، جب جھگڑا ہوا تو قاضی کے پاس فیصلہ چلا گیا، قاضی بڑا حیران ہوا یہ کیسی لڑکی ہے جس پر باپ بیٹا لڑ رہے ہیں کہا ایک نظر میں بھی تو دیکھوں، جب اس نے دیکھا وہ بھی لٹو ہوگیا، اس نے کہا یہ تو میرے قابل ہے نہ باپ نہ بیٹا اس سے تو میں شادی کروں گا۔ اب معاملہ اور بگڑ گیا بادشاہ تک چلا گیا، بادشاہ بھی بڑا حیران بادشاہ نے کہا بھائی باپ بیٹا جس پر لڑیں، قاضی جس پر لٹو ہو جائے وہ تو بہت خوبصورت چیز ہوگی، ایک نظر میں بھی دیکھوں اس میں کیا ہے؟ اس نے دیکھا تو وہ بھی فریفتہ ہوگیا، دل

دے بیٹھا، ہم کہتے نا بس اس کو دل دے دیا ہمارا دل تو دو ٹکے کا دل ہے ہر جگہ ہم دیتے پھر رہے ہیں، جس دل میں اللہ ہونا چاہیے تھا وہ دل ادھر ادھر دیتا پھر رہا ہے۔

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی
ایک ان سے کیا محبت ہوگئی
ساری دنیا ہی سے وحشت ہوگئی
لاکھ جھڑکو اب کہاں پھرتا ہے دل
ہوگئی ان سے محبت ہوگئی
پڑگئی تھی ان پر جو بھولے سے نظر
بات اتنی ہی تھی اور قیامت ہوگئی

تو یہ دل ہے جب دل پر محنت نہیں ہوتی ہے تو یہ دل کسی کام کا نہیں رہتا، بادشاہ بھی اس پر فریفتہ ہوگیا کہا یہ تو ملکہ بننے کے قابل ہے، اب سب آپس میں لڑ رہے ہیں۔

## لڑکی کی چاہت

تو اس لڑکی نے کہا کہ تم تو سب آپس میں لڑ رہے ہو کہ اس سے میں شادی کروں گا، مجھ سے بھی تو پوچھو میری چاہت کیا ہے؟ سب نے کہا یہ بات تو پکی ہے کہ ہم میں سے جب ہر آدمی شادی کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میری بیوی ایسی ہو چاند کی طرح اور نیک اور نظریں اس کی جھکی ہوئی ہوں اور کھانا پکانا جانتی ہو اور کبھی اس کو غصہ نہ آئے اور کبھی وہ بیمار نہ ہو اور کبھی وہ میری

نافرمانی نہ کرے، میں چاہے جیسا بھی ہوں بہر حال انہوں نے کہا کہ تم کس سے شادی کرنا چاہتی ہو اس نے کہا جو میرے سے دوڑ لگائے گا، میرے سے Race لگائے گا اور جیت جائے گا میں اس سے شادی کروں گی سب نے کہا ٹھیک ہے، اب دوڑ شروع ہوئی جو بادشاہ تھا وہ تو عمر رسیدہ تھا پچپن ساٹھ سال اس کی عمر تھی تھوڑا سا بھاگ کر گر گیا، جو قاضی تھا وہ بھی 40 میں چل رہا تھا 45 سے کم میں تھوڑی دیر بعد وہ بھی Town ہوگیا، یہ آج کل کا زمانہ نہیں ہے، آج کل کا زمانہ ہوتا سب سے پہلے ینگ گرتا۔

## آج کے نوجوان کی بدحالی

آج کے نوجوان ہیں ، اللہ پاک انہیں ہدایت دے، گنگلے کی طرح منہ ہوگیا ہے گٹکا کھا کھا کر دانت بھی گنگلے کی طرح ہوگئے ہیں اور سگریٹ پی پی کر جب دو قدم چلتے ہیں تو زبان باہر آجاتی ہے یعنی جس جوانی کو آپ نے تبلیغ میں اور جہاد میں لگانا تھا وہ گٹکا، چھالیہ، تمباکو اور سگریٹ اور شراب کی نذر ہوگئی تو بہر حال تھوڑی دیر میں قاضی گر گیا تھوڑے اور بھاگے لڑکی تو جوان تھی وہ بھاگتی رہی جو باپ تھا وہ بھی گر گیا، تھوڑا اور آگے بڑھے تو وہ جو لڑکا تھا وہ بھی ہمت ہار گیا، لڑکی بھاگتی رہی وہ لڑکی کون تھی؟ وہ لڑکی دنیا تھی جس کے لیے باپ بیٹے سے، استاد شاگرد سے اور ماموں بھانجے سے اور چچا بھتیجے سے اور Boss اپنے نوکر سے اور پڑوسی اپنے پڑوسی سے اور دوست اپنے دوست سے اور شوہر اپنی بیوی سے لڑ رہا ہے لیکن یہ دنیا نہ کسی کی تھی، نہ ہے، نہ ہوگی یہ میں نہیں کہہ رہا۔

## دنیا و آخرت کا طرزِ عمل اور عقلمند انسان

یہ سرکارِ دو عالم حضور ﷺ کا فرمان ہے:

اِرْتَحَلَتِ الدُّنْیَا مُدْبِرَۃً

دنیا تمہیں چھوڑ کر جارہی ہے۔

وَالْاٰخِرَۃُ مُقْبِلَۃٌ

آخرت تمہاری طرف آرہی ہے، دونوں کے چاہنے والے ہیں، تم دنیا کے بیٹے نہ بنو آخرت کے بیٹے بنو، تو عقلمند وہ ہے جو دنیا کو چھوڑ دے قبل اس کے کہ دنیا اس کو چھوڑ دے۔ دنیا کو چھوڑنے کا مطلب یہ نہیں کہ دوکان بند کردو، فیکٹری سے استعفیٰ دے دو اور خانقاہ میں بیٹھ جاؤ، تبلیغ میں پھرتے رہو، نہیں نہیں سب کچھ کرنا ہے لیکن حالات کے نقشہ میں، جائز ناجائز کو دیکھتے ہوئے، نماز پڑھنی ہے، تلاوت کے لیے وقت نکالنا ہے، درس کے لیے وقت نکالنا ہے، اللہ والوں کی صحبت میں جانے کے لیے وقت نکالنا ہے، یہ نہیں کہ صبح اندھیرے میں گئے اور رات کو اندھیرے میں آئے بس یار لائف گزر رہی ہے اندھیرے میں جاتے ہیں اور اندھیرے میں آتے ہیں، اوہ بھائی! تو تو تباہ ہوگیا، اس لیے دنیا کے پیچھے کتوں کی طرح نہ بھاگو، یہ دنیا مردار ہے اس کے پیچھے بھاگنے والے کتے ہیں، یہ میں آپ کو داناؤں کے جملے سنا رہا ہوں میری اتنی جرأت کہاں؟

## زندگی میں لائحہ عمل طے کریں

تو اس محرم میں اپنے لائف کے کچھ Rules سیٹ کرو، ہمیں کیا کرنا ہے

چالیس پچاس ساٹھ سال عمر گزر گئی ، کیسے گزری؟ کتنا کمایا؟ دنیا کو کتنا وقت دیا؟ آخرت کو کتنا وقت دیا؟ اللہ کی رضا کے کتنے کام کیے؟ ناراضگی کے کتنے کام کیے؟ ڈاڑھی سفید ہوگئی چلے جائیں گے آخرت کی تیاری تو کرلو بس پہلا کام دنیا کو چھوڑ دیں قبل اس کے کہ دنیا آپ کو چھوڑے، دوسرا کام قبر میں اترنے سے پہلے اس کی تیاری کرو۔

## فکر آخرت کی ضرورت

بھائی کوئی نئے مکان میں شفٹ ہوتا ہے، جی میں نئے مکان میں شفٹ ہورہا ہوں پہلے جا کر وہاں کلر کرتا ہے، پھر سیونگ کرتا ہے، وائرنگ کرتا ہے، لائٹیں لگاتا ہے، پنکھے لگاتا ہے، کھڑکیاں لگاتا ہے، قالین بچھاتا ہے، صوفہ سیٹ رکھتا ہے، فرنیچر خریدتا ہے بیڈ خریدتا ہے، U.P.S اور جنریٹر کا اور سولر سسٹم کا انتظام کرتا ہے کہ میں نے وہاں جاکر رہنا ہے، تو قبر میں تو آپ نے جانا ہے اکیلے انسان پڑا ہوتا ہے، اندھیرے میں نکلنے سے پہلے ٹارچ روشن کرتا ہے، بارش میں نکلنے سے پہلے چھتری ہاتھ میں لیتا ہے، صبح کے لیے رات سے انڈے ڈبل روٹی خرید لیتا ہے، سردیاں آنے سے پہلے کمبل خرید لیتا ہے، گرمی آنے سے پہلے A.C لگا لیتا ہے، بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس کے کپڑے خرید لیتا ہے، الٹرا ساؤنڈ سے پتا لگا لیتا ہے، لمبے سفر پر جانے سے پہلے گاڑی کی ہوا، تیل، پانی، پیٹرول چیک کرلیتا ہے، گاڑی کی ٹیوننگ کراتا ہے لیکن قبر میں اترنے سے پہلے قبر کی تیاری نہیں کرتا ہے یہ دوسرا کام تھا، تیسرا کام اللہ کو راضی کرلو ملاقات سے پہلے اللہ سے ملنا ہے مرنے کے بعد ہر آدمی کو اللہ سے ملنا ہے، اللہ کی ملاقات سے پہلے اللہ کو راضی کرلو۔

## ایک بزرگ کی حاجی کو عجیب نصیحت

ایک بزرگ کے پاس ایک شخص آیا کہا حضرت حج پر جانا ہے پوچھنے لگے یہ حج کیا ہوتا ہے؟ کہا بیت اللہ جا رہا ہوں پوچھنے لگے بیت اللہ کیا ہوتا ہے؟ کہا اللہ کے گھر جا رہا ہوں بزرگ نے کہا اچھا جس کے گھر جا رہے ہو اس سے علیك سلیك ہے؟ اس سے تعارف ہے؟ اس کے مزاج کا پتا ہے؟ وہ خوش کس سے ہوتا ہے؟ ناراض کس سے ہوتا ہے؟ کہا یہ تو پتا نہیں ہے کہا تیاری کر کے جاؤ گے تو حج قبول ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کی توفیق نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# شہادت عظمیٰ و حسین رضی اللہ عنہ


از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات


- .....یکم محرم الحرام یومِ شہادت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
- .....خواب میں حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی بشارت
- .....حضرت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی فضیلت
- .....امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا نقل کردہ واقعہ
- .....عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا احترام کیسے کیا؟
- .....قیامت کو قرآن نے کئی نام دیئے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾

﴿سورہ آل عمران ۳۱﴾

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾ ﴿سورۂ حجر آیت: ۹﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

واجب الاحترام، عزیزانِ گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت تلاوت کی ہے اور سرکارِ دوعالم ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

## یکم محرم الحرام یومِ شہادت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

یہ محرم الحرام کا مہینہ ہے، میں نے گزشتہ جمعہ یہ عرض کیا تھا کہ اسلامی سال کا آغاز ماہِ محرم الحرام سے ہوتا ہے، محرم الحرام کی ایک تاریخ کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، حملہ تو ان پر 27 یا 28 ذی الحجہ کو ہوا، زخمی وہ 27 یا 28 ذی الحجہ کو ہوئے لیکن جامِ شہادت نوش کیا یکم محرم الحرام کو، آج 10 محرم الحرام ہے، اسی طرح 61 ہجری میں 10 محرم الحرام کو، جمعہ کے دن، کربلا کے میدان میں 58 سال کی عمر میں 72 جاں نثاروں اور 16 اہل بیت سمیت نواسۂ رسول، جنت کے جوانوں کے سردار، جنت کے پھول حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کو بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا تھا۔

## حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کی عظمت حدیث کی روشنی میں

بظاہر یہ بات سمجھ آتی ہے کہ محرم الحرام کا مہینہ قربانیوں کا مہینہ ہے، شہادتوں کی المناک اور طویل داستان اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے، حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کی عظمت وشہادت پر مختلف روایات موجود ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بارش کا ایک فرشتہ سرکار دوعالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آقا ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے

فرمایا کہ خیال رکھنا کہ کوئی اندر نہ آئے اسلئے کہ اندر فرشتہ موجود ہے، انسانی شکل میں ہوگا لیکن فرمایا کہ کوئی اندر نہ آئے تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ بچے تھے۔اس لیے جب آقا ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے تو اس وقت بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عمر ۷ سال تھی تو ظاہر ہے یہ اس وقت اور بچے ہوں گے تو یہ کھیلتے کودتے اندر آ گئے تو اس فرشتہ نے سرکار دوعالم ﷺ سے پوچھا! کہ آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں محبت کرتا ہوں، تو اس بارش کے فرشتے نے کہا تھا کہ آپ کی امت ہی اسے قتل کردے گی اور جس مٹی میں ان کو شہید کیا جائے گا تو وہ مٹی بھی اس نے لاکر دی سرخ رنگ کی طرح تھی۔ارشا نبوی ﷺ ہے۔

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ

جس نے مجھے خواب میں دیکھا تحقیق اس نے مجھے ہی دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

## خواب میں حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی بشارت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے دوپہر کے وقت خواب میں آقا ﷺ کو دیکھا، کتنے خوش قسمت تھے وہ لوگ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے بھی اپنی حیات میں آقا ﷺ کا دیدار کیا اور بار بار کیا اور کتنے خوش قسمت ہیں وہ بھی جنہوں نے خواب میں آقا ﷺ کا دیدار کیا اور کرتے رہتے ہیں اور کتنے خوش قسمت ہوں گے وہ بھی جو میدانِ حشر میں آقا ﷺ کے ہاتھوں سے حوض کوثر کے جام پئیں گے اور جنت میں صبح اور شام آقا ﷺ کا دیدار کریں گے۔لیکن دوسری طرف کتنے بدقسمت ہیں وہ جنہوں نے نہ آقا ﷺ کا زمانہ

پایا، نہ آقا ﷺ کو کبھی خواب میں دیکھا اور حوض کوثر کی لائن سے بھی دھکے مار کر انہیں نکال دیا جائے گا۔ جب آقا ﷺ پوچھیں گے یہ میرے امتی ہیں۔ تو کہا جائے گا:

اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ

آپ کو پتہ نہیں آپ کے بعد انہوں نے آپ کے دین اور سنتوں کا جنازہ نکالا تھا۔

تو بہر حال جب عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کو خواب میں دیکھا تو فرمایا چہرہ انور اور بال غبار آلود ہیں اور آپ کے ہاتھ میں ایک بوتل ہے۔ جس میں خون بھرا ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے کربلا کے میدان میں انہیں شہید کر دیا گیا ہے، فرماتے ہیں بعد میں جب ہم نے موازنہ کیا تو یہ وہی دن تھا ۱۰ محرم کا اور جمعہ کا دن تھا اور عین اسی لمحے یعنی نماز کے وقت حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تھا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا نام ماں باپ نے ''حرب'' رکھا تھا پھر آقا ﷺ نے اس نام کو تبدیل کر کے ''حسین'' رکھ دیا۔

## یومِ عاشورہ کا مطلب

10 محرم جس کو یوم عاشورہ کہا جاتا ہے۔ عاشورہ، عُشر سے ہے، عشر 10 کو کہتے ہیں۔

10 محرم الحرام کا دن اسلامی تاریخ میں بہت اہمیت کا حامل ہے

تاریخی حوالوں اور بعض مفسرین کے مطابق

10 محرم الحرام کو حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی۔

10 محرم الحرام کو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی مقام پر آ کر رکی تھی۔
یہ جودی مقام عراق کے شہر موسل کے قریب ایک پہاڑ ہے۔
10 محرم الحرام کو حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا گیا۔
10 محرم الحرام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا اور اللہ نے آگ کو گل گلزار کر دیا۔

ابھی ہمارا ترکی کا سفر ہوا تھا تو عرفہ ایک شہر ہے اس میں مقام ابراہیم ہے، وہاں مقام ابراہیم کی یادگار کے طور پر مسجد بنادی گئی ہے، پھر وہاں الحمدللہ حاضری کا شرف نصیب ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس خندق میں، آگ میں ڈالا گیا تھا اس خندق میں بھی پانی بھرا ہوا ہے اور مچھلیاں کناروں پر اچھلتی ہیں کوئی ان کو پکڑتا نہیں ہے اور نمرود کا جو محل تھا اس کی کچھ بنیادیں اب تک باقی ہیں اسے بھی ہم نے دیکھا تو وہ بہت بڑا فاصلہ تھا، اتنی آگ بھڑکائی گئی کہ قریب سے ابراہیم علیہ السلام کو ڈالنا مشکل تھا، تو پھر شیطان نے منجنیق کی ایک ترکیب ان کو بتائی، توپ نما ایک چیز بنائی گئی اور اس کے ذریعے سے ابراہیم علیہ السلام کو پھینکا گیا تو بہر حال اللہ نے آگ کو گلزار بنا دیا۔

آج بھی جو ہو ابراہیم علیہ السلام کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

تو 10 محرم الحرام کو حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کو کربلا کے میدان میں ۶۱ ھ میں 72 جانثاروں اور 16 یا 20 اہل بیت کے ساتھ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے وقت شہید کر دیا گیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق قیامت بھی 10 محرم کو قائم ہوگی۔

## حضرت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَلْعَبَانِ بَیْنَ یَدَیْہِ فِیْ حِجْرِہٖ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُحِبُّہُمَا؟

قَالَ: وَکَیْفَ لَا اُحِبُّہُمَا وَہُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا اَشُمُّہُمَا

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے ہیں اور حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سینے پر کھیل رہے ہیں تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی قبر ترکی کے علاقے استنبول میں ہے الحمدللہ۔ وہاں پر بھی حاضری ہوئی۔ اس علاقے کو "سلطان ایوب" کہا جاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور موقعہ پر فرمایا:

رَیْحَانَانِ مِّنَ الْجَنَّۃِ

یہ جنت کے پھول ہیں۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: جس نے دنیا میں جنتی کو اور جنت کے سردار کو دیکھنا ہو وہ حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

ایک موقعہ پر پیارے آقا ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ایک چادر میں جمع کیا اور چادر سے ڈھانپ کر کہا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، میرے قرابت والے ہیں، اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں، آپ بھی ان سے محبت فرمائیں اور ان سے نجاست کو دور کر دیجئے، کسی طرح کی پریشانی ان کے اوپر نہ آئے، اُم سلمہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں، فرمانے لگیں میں بھی ان میں شامل ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنی جگہ خیر پر ہے، تیرا مقام، تیری فضیلت، تیرا مرتبہ، تیری حیثیت اپنی جگہ لیکن اس دائرے میں صرف یہ لوگ شامل ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آقا ﷺ باہر نکلے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ، آقا ﷺ کی انگلی پکڑے ہوئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا ان سے محبت درحقیقت مجھ سے محبت ہے۔

ایک موقعہ پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ بچے ہیں، رو رہے ہیں، آقا ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! اسے خاموش کرایئے، اسے چپ کرایئے، تمہیں پتہ ہے اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو درحقیقت ان کے چچا تھے ان کے عہد خلافت میں جتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بچے تھے، ان سب کے لیے ایک ایک سوٹ ہدیہ کیا لیکن حسنین کریمین کی شان کے مطابق کوئی سوٹ سمجھ نہیں آیا تو یمن سے اسپیشل قسم کے جوڑے منگوا کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پہنائے اور جب انہوں نے ہدیہ قبول کیا اور پہنے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، آج میرا دل خوش ہوگیا، یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان سے محبت کا عالم تھا۔

## امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا نقل کردہ واقعہ

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک جنازے سے واپس آرہے ہیں۔حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہیں۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ معمولی درجہ کے صحابی نہیں ہیں، پانچ ہزار تین سو چونسٹھ یا تین سو چوہتر روایات ان سے منقول ہیں یعنی آخری حیات مبارکہ میں یہ مسلمان ہوئے، محض ۳سال کی رفاقت میں حدیث کا ایک بہت بڑا ذخیرہ اپنے پاس محفوظ کرلیا،اتنے بڑے صحابی جب بیمار تھے تومروان اس زمانے کا گورنر تھا،عیادت کے لیے آیا۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رو پڑے تومروان نے کہا آپ موت سے ڈر گئے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:

لَا اَبْکِیْ عَلٰی بُعْدِ سَفَرِیْ وَقِلَّۃِ الزَّادِ وَلٰکِنْ اَبْکِیْ

میں دنیا چھوڑنے پر نہیں رو رہا، میں اس لیے رو رہا ہوں کہ سفر بہت طویل ہے اور توشہ مختصر ہے۔

یہ وہ لوگ تھے جنہیں دنیا میں جنت کی بشارت ملی۔رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کا انہیں سرٹیفکٹ ملا،صبح اور شام آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا دیدار کیا کرتے تھے،آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جان،مال،اولاد سب کچھ قربان کرچکے تھے لیکن فکر آخرت ان کے اوپر غالب تھی۔

تو میں عرض کررہا تھا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جنازے سے واپس تشریف لارہے ہیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ ہیں تو ان کے پاؤں پر مٹی لگ گئی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے رومال یا چادر سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو صاف کیا،لوگوں نے کہا کہ یہ عمر میں آپ سے کم ہیں آپ کا مرتبہ

تو بہت اعلیٰ ہے۔

فرمانے لگے ان کے بارے میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ

اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں، آپ بھی ان سے محبت فرمائیں۔

## عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا احترام کیسے کیا؟

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سواری پر سوار ہیں، غالباً حج کا سفر تھا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ پیدل جارہے ہیں احتراماً سواری سے اتر گئے کہ یہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لختِ جگر ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں، جنت کے پھول ہیں، جنت کے جوانوں کے سردار ہیں، شہیدوں کے گویا سرخیل ہیں لیکن انہیں بھی بے دردی سے شہید کردیا گیا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے سوال کیا کہ احرام کی حالت میں اگر مچھر مرجائے اور مچھر کا خون بدن پر لگ جائے تو دم واجب ہوگا؟ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فراست ایمانی کے حامل تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ

مؤمن کی فراست ایمانی سے ڈرو یہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اس کو حق اور باطل کا پتہ چلتا ہے۔

تو عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ کہنے لگا کوفہ کا رہنے والا ہوں، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا دیکھو یہ مچھر کے بارے میں تو سوال کررہا ہے اس کو اس کی فکر ہے کہ احرام کی حالت میں مچھر مرجائے،

خون احرام یابدن پر لگ جائے تودم واجب ہوگایانہیں؟اور انہی لوگوں نے نواسۂ رسول ﷺ کو، جنت کے جوانوں کے سردارکوکربلاکے اندر دھوکے کے ساتھ، مظلومیت کے ساتھ، جانثاروں سمیت ،اہل بیت سمیت 10 محرم کو، جمعہ کے دن، جمعہ کی نماز کے وقت،قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے شہیدکردیا تھا۔اس کوان کی فکرنہیں ہے۔

آج بھی اگرغور کیاجائے توسب یزید سے نفرت بھی کرتے ہیں،لعنت وملامت بھی کرتے ہیں،روتے حسین کے لیے ہیں لیکن کام سارے یزیدوالے کرتے ہیں، بدعنوانی،لوٹ کھسوٹ،قتل وغارتگری،رشوت،سود،گالم گلوچ، ظلم، غصب،حق تلفی سارے کام یزید والے ہیں اور روتے حسین کے لیے ہیں۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے شہادت کے وقت استقامت کا پہاڑ بن کر، پیکر جبل واستقامت بن کر،قرآن کی تلاوت کرکے،جان کانذرانہ پیش کرکے،اپنے مقدس خون سے گلشن اسلام کی آبیاری کرکے یہ پیغام دیاہے کہ:

جان بھی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہو سکا

جب بات حق وباطل کی ہوگی۔
جب معرکۂ ایمان اور مادیت کاہوگا۔
جب ٹکرکفراور اسلام کی ہوگی۔
جب بات آقا ﷺ کی ناموس کی ہوگی۔
جب بات دین اسلام کی ہوگی۔
پھر جان بھی حاضر ہے۔

طائف کی سرزمین میں پتھروں کی بارش میں قرآن پڑھ کر سنایا تھا۔

باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی رات کی تنہائیوں میں قرآن پڑھ کر سنایا تھا۔

ماں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چکی پیس کر قرآن پڑھ کر سنایا تھا۔

نانی خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مرہم پٹی کرتے ہوئے قرآن سنایا تھا۔

چچا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی یکم محرم الحرام کو مدینہ منورہ کے اندر مسجد نبوی میں، محراب میں، مصلی رسول پر نماز پڑھاتے ہوئے، امامت کرتے ہوئے، تلاوت کرتے ہوئے شہادت کو سینے سے لگایا تھا، قرآن سنایا تھا۔ چچا عثمان رضی اللہ عنہ نے، فَسَيَكْفِيكَهُمُ الله پہلے پارہ کے آخری صفحے کی اس آیت کو پڑھتے ہوئے شہادت کو سینے سے لگایا تھا اور وہ خون فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ پر گرا تھا۔ آج بھی وہ نسخہ موجود ہے۔

میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو!

اس پیغام کو ہم قبول کریں صرف ایک دن میں ہم چند رسمی چیزیں، چند رسومات، خرافات، چند بدعات کو کر کے یا زیادہ سے زیادہ ایک یا دو روزے رکھ کر ہم یہ سمجھتے ہیں ہم نے حق ادا کر دیا۔۔نہیں میرے دوستو! سال کے 365 دنوں میں ان کی سنتوں سے ہم دور ہیں، سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخن تک آپ دیکھیں یہ سنت سے خالی، بدن پر غیروں کا لباس، نمازوں کی پابندی نہیں، رشوت، سود، بدعنوانی، ظلم، قتل وغارت گری، غصب، حق تلفی، چھینا جھپٹی جتنے برے کام ہیں، وہ سارے ہم کر رہے ہیں۔

ایک دن میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے حق ادا کر دیا ہے، نہیں، اپنے نفس سے بھی جہاد کرنا ہوگا، باطل کے سامنے بھی سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننا ہوگا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو جب شہادت کے بعد لایا گیا تو ابن زیاد اس وقت علاقہ کا گورنر تھا، اور شمر بد بخت ان لوگوں نے مل کر منصوبہ بنایا تھا۔

تو ابن زیاد نے حسین ابن علی رضی اللہ عنہ، نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد خاکی یعنی ہونٹوں کو چھڑی سے ہلایا تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ تڑپ اٹھے کہنے لگے بد بخت ظالم اپنی چھڑی کو ان ہونٹوں سے دور رکھ، خدا کی قسم! میں نے کئی بار ان ہونٹوں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹوں سے لگا دیکھا ہے۔

آج ہم اولاد کی قربانی نہیں دے سکتے، آج ہم مال کی قربانی نہیں دے سکتے، آج ہم بیوی کو ناراض نہ کرنے کے لیے سنت کو گندی نالی میں بہا رہے ہیں، آج ہم اپنے Boss کے لیے سنتوں کو چھوڑ دیتے ہیں اور دعوٰی ایمان کا، اسلام کا اور نعرہ غلامیٔ رسول میں موت بھی قبول ہے کا لگاتے ہیں، میں اکثر یہ بات کہا کرتا ہوں کہ موت تو بعد میں آنے والی ہے زندگی قبول کر کے دکھائیں، جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ اسی 10 محرم الحرام کو قیامت قائم ہو جائے گی اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلے گا اور جب قیامت قائم ہوگی۔

## قیامت کو قرآن نے کئی نام دیئے ہیں

اَلْقَارِعَةُ ① کھڑکھڑانے والی۔

اَلْحَآقَّةُ ① ثابت ہو جانے والی

اَلْوَاقِعَةُ ① واقع ہو جانے والی

یَوْمُ التَّغَابُنِ جس میں لوگ دھوکہ میں پڑ جائیں گے۔

یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ، یَوْمَ الْخُسْرَانِ، یَوْمَ الْفَصْلِ

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ① ﴿سورہ الحج:۱﴾

جب قیامت قائم ہوگی تو

دکاندار دکان کو بھول جائے گی۔

بادشاہ کو تخت بھول جائے گا۔

ماں کو اولاد بھول جائے گی۔

پھر ہم دیکھیں گے یہ سورج پھٹا جارہا ہے۔

یہ چاند بکھرتا جارہا ہے۔

یہ تارے ٹوٹتے جارہے ہیں۔

زمین میں دراڑیں پڑرہی ہیں۔

پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

آسمان شق ہورہا ہے۔

سمندروں میں آگ بھڑکائی جارہی ہے۔

سب پر موت طاری ہوجائے گی۔

فرمایا دو صور پھونکیں جائیں گے۔ایک سے سب مرجائیں گے دوسرے صور سے سب جی اٹھیں گے۔

بعض روایات میں آتا ہے کہ تین صور پھونکے جائیں گے۔ایک سے سب پر گھبراہٹ طاری ہوجائے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ (سورۂ نمل:۸۷)

دوسرے صور سے سب پر موت طاری ہوجائے گی۔

اللہ پوچھیں گے کون باقی ہے؟

کہا جائے گا: عرش اٹھانے والے فرشتے
جبرائیل ومیکائیل، اسرافیل وعزرائیل
اللہ فرمائیں گے جبرائیل و میکائیل پر موت طاری ہوجائے گی۔
عرش چیخے گا، اللہ فرمائیں گے:

أُسْكُتْ فَقَدْ كَتَبْتُ الْمَوْتَ عَلٰى مَنْ كَانَ تَحْتَ عَرْشِيْ۔

خاموش ہوجا آج کے دن ہم نے موت کو سب چیزوں پر لکھ دیا ہے۔
اس کے بعد حَمَلَةُ الْعَرْش پر موت طاری ہوجائے گی۔
پھر اسرافیل علیہ السلام پر موت طاری ہوجائے گی۔
پھر عزرائیل علیہ السلام پوچھیں گے: اے اللہ! میں بچا ہوں، آپ کی ذات جو حَيُّ الْقَيُّوْمُ ہے۔ کبھی اس پر موت نہیں آنی۔
لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۔ اللہ فرمائیں گے۔
تجھ پر بھی موت طاری ہوجائے۔

فَإِنَّكَ خَلْقًا مِنْ خَلْقِيْ

تو بھی میری مخلوق میں سے ایک ہے۔
عزرائیل علیہ السلام پر بھی موت طاری ہوجائے گی۔
پھر اللہ پوچھیں گے۔

مَنْ كَانَ لِيْ شَرِيْكًا فَلْيَأْتِ

ہے کوئی میرا شریک تو میدان میں آئے۔
اللہ ایک جھٹکا زمین اور آسمان کو دیں گے اور فرمائیں گے:

أَنَا الْمَلِكُ

پھر دوسرا جھٹکا زمین وآسمان کو دے کر کہیں گے:

أَنَا الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

پھر تیسرا جھٹکا زمین وآسمان کو دے کر کہیں گے:

أَنَا الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ

پھر اللہ پوچھیں گے:

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

آج کے دن بادشاہت کس کی ہے؟

أَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟ أَيْنَ الْمُلُوْكُ؟

میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو!

دودھ پلانے والی ماں دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی، یہ بڑا مشکل مرحلہ ہے، جس وقت ماں اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہو اس کی ساری توجہ کا مرکز اس کا بیٹا ہوتا ہے، چین اور جاپان میں جب زلزلہ آیا تھا کچھ ڈیڈ باڈیز کو نکالا گیا تو اس میں ماں اپنے بچے کو سینے سے چمٹائی ہوئی دودھ پلا رہی ہے، زلزلہ کے بعد بھی، دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی، ماں اس بچے کو لپیٹے ہوئے ہے، وہ اتنا سخت جھٹکا ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ۔ ﴿سورۂ حج:۲﴾

دودھ پلانے والی ماں دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا۔ ﴿سورۂ حج:۲﴾

خوف کی وجہ سے حمل گر جائیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى ۔﴿سورۂ حج:۲﴾

تمہیں لوگ نشے میں نظر آئیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۔﴿سورۂ حج:۲﴾

اللہ کا عذاب اتنا سخت ہوگا۔

میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو!

اس دن کے لیے تیاری یہاں ہم نے کرنی ہے۔ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا!عبادت کے لیے بہترین دن کونسا ہے؟

فرمایا: موت سے ایک دن پہلے۔

اس نے کہا: جی مجھے کیا خبر میرا کونسا دن آخری ہوگا؟

فرمایا: ہر دن کو آخری دن سمجھ کر عبادت کرو۔

نہ کفن میں جیب ہے۔

نہ قبر میں الماری ہے۔

پھر بھی پتہ نہیں کتنا جمع کر رہے ہیں۔

ہزار پتی سے پوچھو وہ کہتا ہے لکھ پتی بن جاؤں۔

لکھ پتی سے پوچھو وہ کہتا ہے کروڑ پتی بن جاؤں۔

پھر دنیاداری چھوڑ دوں گا۔

کروڑ پتی سے پوچھو وہ کہتا ہے ارب پتی بن جاؤں۔

ارب پتی، کھرب پتی وہ کہتا ہے پاکستان کے ٹاپ ٹین مالدار ترین لوگوں

میں میرا شمار ہو۔

پھر کہتا ہے ایشیاء کا مالدار بن جاؤں۔

پھر کہتا ہے دنیا کا مالدار بن جاؤں۔

لیکن ان ارمانوں کیساتھ یہ دنیا سے چلا جائے گا کچھ بھی کام نہیں آئے گا۔

جو ہم نے کمایا وہ قبر میں کام نہیں آنا، جو قبر میں کام آنے والی چیزیں ہیں وہ ہمارے پاس نہیں ہیں، باہر ملک جاتے ہوئے اس کی کرنسی ساتھ لے کر جاتے ہو، آخرت کی کرنسی اعمال ہیں۔ اس لیے ہم محبتیں بانٹیں۔

ہم آقا ﷺ کی سنتوں پر عمل کریں

ہم آقا ﷺ کی امت کو جہنم سے بچانے کی فکر کریں

اُخوت اس کو کہتے ہیں چبھے جو کانٹا کابل میں

تو ہندوستان کا ہر پیرو جواں بے تاب ہو جائے

خنجر لگے کسی کو تڑپتے ہیں ہم اے میر

سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

ایک وہ مسلمان تھا محمد بن قاسم ۱۷ سال کا جوان جو ایک بہن کی پکار پر حجاز سے دیبل تک آ گیا۔

طارق بن زیاد نے اندلس کے ساحل پر کشتیاں جلا ڈالیں

صلاح الدین ایوبی نے صلیبیوں کو شکست سے فاش کر دیا تھا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے لیکن دس سے بارہ ہزار کی قبریں آپ کو مکہ مدینہ میں ملیں گی۔

سوا لاکھ صحابہ اس دین کی خاطر

نبی ﷺ کی ناموس کی خاطر

ہماری نسلوں کو جہنم کی آگ سے بچانے کی خاطر پوری دنیا میں چلے گئے

انڈیا میں قبریں ہیں، پاکستان، افغانستان، چائنا میں قبریں ہیں۔ترکی میں ہماری معلومات کے مطابق 28 یا 32 صحابہ کی قبریں ہیں، بعض کی قبریں ہم نے دیکھی ہیں، شام کے اندر افریقہ کے جنگلات میں جہاں انسان کا زندہ بچ جانا ایک معجزہ تھا دنیا کے ان تمام خطوں میں بحر جلانٹک، بحر ظلمات، جس کے آگے دریا ہی دریا ہے، ان دریاؤں کے کنارے تک پہنچ کر عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے کے پاؤں سمندر میں ڈال کر کہا تھا کہ: کاش پتہ چل جائے کہ اس دریا کے پار بھی اس سمندر کے پار بھی کوئی رب کی ربوبیت کا منکر ہے تو میں اس تک بھی دین کی بات پہنچانے کے لئے تیار ہوں، اسی سوچ، تڑپ کو اقبال نے کہا تھا:

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

آج ہمیں اپنی گلی اور بلڈنگ والے کی فکر نہیں
اپنے گھر کے اندر پڑے ہوئے کی فکر نہیں
اپنے رشتہ دار کی فکر نہیں
ہم تو دنیا کمانے میں لگے ہوئے ہیں۔
میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو!

یہ پہلا مہینہ ہے عزم کریں ہم نے سنت رسول ﷺ پر جان دینی ہے۔ غالباً عتبہ نے آقا ﷺ کو پتھر مارا اور غالباً آقا ﷺ کا دندان مبارک بھی شہید ہو

گیا، کسی نے کہا اب تو بددعا کردیں، آقا ﷺ نے بددعا نہیں دی۔

طائف کی سرزمین پر بیہوش ہوکر گر پڑے، ہوش میں آنے پر فرشتے نے کہا آپ اشارۂ آبرو کریں ان کو دونوں پہاڑوں کے درمیان کچل کر رکھ دیا جائے گا۔ جناب رحمۃ للعالمین نے ہنس کر فرمایا:

میں اس دہر میں قہر وغضب بن کر نہیں آیا

ادھر آج کچھ لوگ اسلام نہیں لاتے

خدائے پاک کے دامن وحدت میں نہیں آتے

مگر نسلیں ضرور ان کی اسے پہچان جائیں گی

درِ اسلام پر اک روز آکر سر جھکائیں گی

میں ان کے حق میں قہر الٰہی کی دعا کیوں مانگوں؟

دعا مانگی الٰہی قوم کو چشم بصیرت دے

الٰہی رحم کر ان پر انہیں نورِ ہدایت دے

الٰہی فضل کر کوہسار طائف کے مکینوں پر

الٰہی پھول برسا دے پتھروں والی زمینوں پر

دین کا سب سے مضبوط عمل نہ نماز، نہ روزہ، نہ حج، نہ جہاد ہے۔ دین کا مضبوط عمل آپس میں محبتیں بانٹنا ہے، آقا ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا ہے، اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# نیا سال نیا عزم


از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی  ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات

- ..... نیت کی اہمیت۔
- ..... تکمیل ایمان اور اخلاص نیت۔
- ..... مسجد گرانے پر اُجر
- ..... عمل پر اُبھارنے والے صفات
- ..... اعمال میں کوتاہی کی وجہ۔
- ..... قابلِ رشک محبتِ رسول ﷺ
- ..... ہماری سوچ کا لیول۔
- ..... نئے سال کے نئے عزم و ارادے۔
- ..... اسباب اختیار کرنے کا حکم اور نصرت الٰہی۔
- ..... ہماری خستہ حالی کا سبب اور ہماری ترجیحات۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۚ

﴿پارہ: ۲ سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۷۷﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بہ دم تیرا
زمین و آسمان تیرے یہ موجود عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یارب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من
اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن!

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی سورۃ البقرہ کی ایک آیت کا حصہ تلاوت کیا اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد عربی ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔

## نیت کی اہمیّت

انگریزی کلینڈر کے مطابق ۲۰۲۰ء نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ نیا سال نیا عزم حدیث مبارکہ میں سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں اور یہ حدیث بخاری

شریف اور تقریباً احادیث کی کتابوں میں سب سے پہلے ذکر کی گئی وہ حدیث مبارکہ یہ ہے۔

''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ''

کہ اعمال کا دارو مدار نیت پر ہوتا ہے۔

وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَّانَوٰی

آدمی کو وہی کچھ ملے گا جو وہ نیت کرے گا۔

اور قرآن پاک میں ہے:

وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی ﴿۴۰﴾ (سورۂ نجم آیت:۴۰)

جس چیز کی کوشش کرے گا، بھاگ دوڑ کرے گا، جدوجہد کرے گا، سعی کرے گا، اسٹرگل کرے گا اس کا انجام یہ دیکھے گا۔

انسان جب نیت کرتا ہے تو اس کی نیت کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں۔ اسی لیے ایک حدیث مبارکہ میں یوں بھی ارشاد فرمایا کہ:

نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ

کہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بھی بہتر ہے۔

اس لیے کہ نیت ہوگی تو عمل کی توفیق ملے گی نیت اچھی ہوگی تو چھوٹا عمل بڑا بن جائے گا نیت بری ہوگی تو بڑا عمل بھی چھوٹا بن جائے گا۔

نئے سال کا نیا عزم کہ ہم اپنی نیتوں کو صحیح کریں۔ ہم مستقبل کے لیے اپنا فیوچر پلان کریں کہ ہم نے اس نئے سال کو اللہ کے حکموں کے مطابق اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے مطابق گزارنا ہے۔

## تکمیلِ ایمان اور اخلاصِ نیت

ایک حدیث مبارکہ میں آپ نے فرمایا کہ ''مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ'' جس نے کسی سے محبت کی اللہ کے لیے۔

ساری توجہ نیتکی طرف مبذول کروائی جا رہی ہے جس نے کسی سے محبت کی اللہ کے لیے ''وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ'' اور جس نے کسی سے بغض رکھا وہ بھی اللہ کے لیے۔

معلوم یہ ہوا کہ کبھی اللہ کے لیے محبت کرنے پر اجر ملتا ہے اور کبھی اللہ کے لیے بغض اور نفرت کرنے پر بھی اجر ملتا ہے۔ تو جس نے محبت کی اللہ کے لیے اور جس نے بغض رکھا اللہ کے لیے۔

وَاَعْطٰی لِلّٰہِ.....جس نے دیا اللہ کے لیے۔

وَمَنَعَ لِلّٰہِ.....جس نے روکا، نہیں دیا وہ بھی اللہ کے لیے۔

فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ

اس نے ایمان کو کامل اور مکمل کر دیا، اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔

گویا کہ تکمیل ایمان کو کامل ایمان کو اللہ کے ساتھ جوڑا جا رہا ہے۔

## مسجد گرانے پر اَجر

مسجد گرانا اچھا عمل ہے یا برا؟ برا عمل ہے، لیکن نیت اچھی تھی سرکار دو عالم ﷺ نے مسجد ضرار کو گرانے کا حکم دیا اس مسجد گرانے والوں کو بھی اجر ملا۔

ایک آدمی مسجد گراتا ہے نیت یہ ہے کہ مسجد گرا کر دوبارہ بہترین تعمیر کروں گا تو اس گرانے والے کو بھی اجر مل رہا ہے۔

اور دوسرا آدمی مسجد بناتا ہے کروڑوں روپے لگاتا ہے، ٹائی لنگ کرتا ہے، ماربل لگاتا ہے، قالین بچھاتا ہے، خوبصورت اور مزین نقش و نگار کرتا ہے لیکن نیت ٹھیک نہیں تو اس کو اجر نہیں ملے گا الٹا وبال بنے گا۔

بیت اللہ کی تعمیر میں مشرکین نے بھی حصہ لیا تھا، حاجیوں کو زم زم پلانے میں مشرکین بھی پیش پیش تھے لیکن نیت ٹھیک نہیں تھی۔ تو یہ جو کمال ایمان ہے نیت کے ساتھ جوڑا جارہا ہے اسی لیے ہم اپنی نیتوں کو ٹھیک کرنے والے بن جائیں۔

اگر مسلمان کی نیت ٹھیک نہیں ہوگی تو اللہ پاک اس سے راضی نہیں ہوں گے۔

## عمل پر اُبھارنے والی صفت

یہ جو عمل آدمی کرتا ہے تو اس میں ایک motive ہوتا ہے۔ عمل کی طرف ابھارنے والا ایک motive تو یہ ہے اللہ کی محبت، جب اللہ کی محبت دل میں آتی ہے تو عمل کرنا آسان ہوجاتا ہے یعنی سردی میں، یخ بستہ ہواؤں میں نرم بستر اور گرم کمبل کو چھوڑنا اور ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا اور رات کے اندھیرے میں بوجھل آنکھوں کے ساتھ مسجد کی طرف جانا، یہ تو اس کے لیے آسان ہوگا جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے۔

## دوسری صفت

اور دوسری Motiveting فورس فکر آخرت اور خوف خدا ہے یا یہ کام وہ کرے گا جس کے دل میں اللہ کا ڈر ہوگا۔ کہ مجھ سے نماز کا پوچھا جائے گا۔

اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الصَّلٰوةُ

سب سے پہلا سوال نماز کے بارے میں کیا جائے گا، نماز جان بوجھ کر چھوڑنے والا گویا دائرۂ اسلام سے نکل گیا۔

اب نماز وہ پڑھے گا جس کے دل میں محبت الٰہی جوش مار رہی ہو۔ اس کو یہ ٹینشن نہیں ہوگی کہ سردی بہت ہے، بارش زیادہ ہے، نیند بہت آگئی ہے، کمبل گرم ہے بستر نرم ہے نیند خراب ہوجائے گی، طبیعت خراب ہوجائے گی یہ باتیں وہ نہیں کرے گا۔ یہ باتیں تو وہ کرتا ہے جس کے دل میں اللہ کی محبت نہیں۔ اسی آدھی رات میں اس کی بیوی کی طبیعت خراب ہو جائے اور Hospital اور I,C,U اور ایمرجنسی میں جانا پڑے کبھی یہ بولے گا کہ نہیں میری نیند خراب ہوگی! باہر تو سردی زیادہ ہے! باہر تو حالات خراب ہیں! باہر تو کیچڑ ہے! باہر تو بارش ہو رہی ہے بولو! بھئی کوئی ایسا بولے گا؟۔

اسی لیے تو اقبال نے کہا کہ

جب کوئی نماز چھوڑتا ہے تو اللہ کا شکوہ تو سنو!

بہت گراں تم پر صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے ہاں نیند تم کو پیاری ہے
طبعِ آزاد پر قید رمضاں بھاری ہے
تمہیں کہہ دو یہی آئینِ وفاداری ہے
قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تو تم بھی نہیں
جذبِ باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں

## اعمال میں کوتاہی کی وجہ

تو دو Motive ہیں نیکی کرنے کے ایک اللہ تعالیٰ کی محبت یا اللہ کا

خوف۔

یہ دونوں چیزیں ہم میں نہیں ہیں اسی لیئے کہتے ہیں کہ تہجد میں اٹھنا مشکل، فجر میں آنا مشکل، تلاوت کرنا مشکل، نماز میں لمبی قرآت پڑھنا اور سننا مشکل، تراویح میں کھڑا ہونا مشکل، آدھا یا ایک گھنٹہ دعا مانگنا مشکل، نظر کو قابو میں رکھنا مشکل، گرمی میں روزے رکھنا مشکل، لاکھوں کی زکوۃ نکالنا مشکل، حج پر جانا مشکل، تبلیغ کے لئے گھر بار چھوڑنا مشکل، جہاد میں نکلنا مشکل، مشکل، مشکل، مشکل یہ اس کی زبان پر آتا ہے جس کے دل میں نہ محبت الٰہی ہے نہ خوف خدا ہے۔

## نیتوں سے اللہ بخوبی واقف ہے

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝

﴿سورۂ آلِ عمران آیت: ۵﴾

اللہ پر کوئی چیز مخفی نہیں، نہ زمین میں نہ آسمان میں۔

عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔

وہ دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔

يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفٰى ۝

چھپی اور بہت چھپی بات کو جاننے والا۔

وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ

﴿سورۂ بقرہ آیت: ۲۸۴﴾

جو رات کے اندھرے میں چلنے والی چیونٹی کو دیکھ لیتا ہے اس کے چلنے کی آہٹ کو سنتا ہے، اس کے دل میں پلنے والے خیالات کو جانتا ہے، کس درخت

میں کتنے پتے ہیں۔ کون سے درخت کا پتہ سبز کب ہوا، زرد کب ہوا، سوکھا کب، مرجھایا کب، کھلا کب، گرا کب، گرنے سے پہلے کروٹیں اور سلوٹیں کتنی لیں پھر ذرّات میں کب بکھرا، جانور کی غذا بنا اس غذا سے فائدہ ہوا یا نقصان۔ اللہ پر کوئی چیز مخفی نہیں۔

''میری اور آپ کی نیت کیا ہے ہم ایک دوسرے سے چھپا سکتے ہیں مگر اللہ سے نہیں تو نئے سال میں عزم کرلو، نیت کرلو۔

## قابلِ رشک محبّتِ رسول ﷺ

ایک صحابی رسول سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ آقا! میرا جو پڑوسی ہے اس کے گھر میں ایک درخت ہے اس درخت کی شاخیں میرے گھر کے آنگن میں جھکی ہوئی ہیں تو اس سے کوئی پھل میرے گھر میں گر جاتا ہے تو میرا بچہ اس کو اٹھا کر کھالیتا ہے جب میرا پڑوسی یہ دیکھتا ہے تو وہ میرے بچے کے منہ سے وہ پھل چھین لیتا ہے تو آپ اسے کہیں کہ یہ درخت مجھے بیچ دے تاکہ میرے بچے کو بھی تکلیف نہ ہو اور میرے پڑوسی کو بھی تکلیف نہ ہو۔

آپ ﷺ نے درخت والے ساتھی کو بلایا۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ منافق تھا اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھ سے ایک سودا کرلو، اپنا یہ درخت اپنے اس پڑوسی کو دے دو۔ اور اس کے بدلے مجھ سے جنّت میں محل لے لو۔ کتنے نفع کا سودا تھا لیکن ایمان صحیح نہیں تھا نیت میں فتور تھا۔ اس نے کہا کہ میں تو نہیں بیچتا۔ آپ ﷺ نے اصرار کیا اس نے انکار کیا اور چلا گیا۔

ایک صحابی بیٹھے ہوئے ہیں ان کا نام ''ابو دحداح رضی اللہ عنہ'' تھا۔

انہوں نے آقا سے کہا کہ آقا اگر کسی طرح میں اس درخت کو خرید کر اس کو دے دوں تو کیا میرے لیے بھی یہ آفر ہے یعنی جنت میں محل مل سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالکل مل سکتا ہے یہ صحابی اس کے گھر گئے اس کو کہا کہ یہ درخت مجھ کو دے دو جو مانگو گے میں دوں گا منہ مانگی آفر ہے تمہارے لیے اس نے کہا سوچ لو۔ صحابی نے کہا کہ سوچ لیا۔ اس نے جان چھڑانے کے لیے کہا اس درخت کے بدلے تم مجھ کو اپنا پورا کھجوروں کا باغ دو۔ اس کھجور کے باغ میں چھ سو درخت تھے۔

اس زمانے میں کروڑوں کی پراپرٹی تھی۔ اس صحابی کا ایمان کا لیول، آقا سے محبت کا اندازہ لگائیں کہ وہ ایک درخت میرا اور چھ سو درخت والا باغ تیرا۔

اس نے کہا کہ زبان سے پھرو گے تو نہیں؟ صحابی نے کہا، نہیں پھروں گا۔ سودا ہوگیا انہوں نے آقا! کو آکر یہ خوش خبری سنائی کہ آقا اس سے میں نے وہ درخت خرید لیا۔

آقا نے فرمایا سودا کیا ہوا؟ کہا کہ میں نے پورا باغ دے دیا ایک درخت کے لیے۔ آقا نے فرمایا میری آفر بھی بدل گئی اب تجھے جنت میں ایک محل نہیں سینکڑوں محل ملیں گے۔

عمل سے بنتی ہے زندگی جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

"اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ"

اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے۔

اس صحابی کی نیت پر اللہ نے انہیں جنت کی بشارت سنادی۔

## راشن کی تقسیم میں ریا کاری

ایک آدمی غریبوں میں راشن تقسیم کرتا ہے۔ کاٹن پہن کر غریب کے علاقے میں جاتا ہے، غریب لوگ اور غریب بچے میلے کچیلے کپڑوں میں اس کے پاس جمع ہوجاتے ہیں یہ ان کو راشن دیتا ہے اور یہ ان میلے کچیلے بچوں کو اپنی گود میں بٹھاتا ہے۔ اور ان کے بوسے لیتا ہے اور ان کے سر پر دست شفقت رکھتا ہے لیکن اس کی نیت یہ ہے کہ الیکشن آنے والے ہیں مجھے ووٹ مل جائے۔ اس کی نیت یہ ہے کہ پریس رپوٹس جاری ہوجائے۔ میری سخاوت کے چرچے ہوں۔

آٹا کا ایک ایک تھیلا دینے کے لیے کئی کئی فوٹو سیشن ہوتے ہیں کئی اخباروں میں خبریں چھپواتا ہے اب اس نے کام تو بڑا کیا۔ غریب کے علاقے میں گیا، لاکھوں کا راشن دیا اور میلے کچیلے بچوں کو اپنی گود میں لیا اپنے کاٹن کا سوٹ بھی خراب کردیا مگر نیت صحیح نہیں تھی اس کو ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ عذاب ملے گا، اس نے عزت نفس کو مجروح کیا۔

## مظلوموں کی آواز بنیں

میرے محترم دوستو!

اس نئے سال میں ہم اپنی نیتوں کو صحیح کریں اور مظلوم مسلمانوں کی آواز بنیں۔ کشمیر میں مسلمانوں پر ظلم ہورہا ہے ہم ٹس سے مس نہیں ہوئے، ارباب اختیار تقریروں پر اکتفا کرگئے اور آہستہ آہستہ وہ چیزیں کم ہوگئیں۔

اب انڈیا میں کروڑوں مسلمانوں پر N,R,C کی شکل میں نیشنل رجسٹر

سیٹیز ن اور C,C,A کی صورت میں، کیپٹل پورژس الاؤنس کی صورت میں نئے نئے جبری قوانین مسلط کیے جارہے ہیں۔ کروڑوں مسلمانوں کو ایک دم سے انڈیا سے نکالنا آسان نہیں تھا۔ اس کے لیئے اسٹپ بائے اسٹپ قدم اُٹھائے جا رہے ہیں کہ تم پہلے Docmints جمع کرواؤ۔ Docomation کرو، رجسٹریشن کرو۔

آہستہ آہستہ اس پر ایلیگیشن، اور اوبجیکشن کر کے ان کو انڈیا کی شہریت سے محروم کیا جائے گا۔

برما میں بھی ابتداء میں یہی ہوا تھا کروڑوں مسلمانوں کو مارا جارہا ہے، پیٹا جارہا ہے، حبس بے جا میں رکھا جارہا ہے اور ان کو تنگ کیا جارہا ہے اور ان سے جینے کا حق چھینا جارہا ہے۔

چائنہ ایوور میں مسلمانوں پر یہی مظالم ہو رہے ہیں پوری دنیا میں مسلمان مظلوم ہیں اور ہم مسلمان مسلمانوں کی آواز نہیں بن رہے۔

## ہماری سوچ کا لیول

ہمارے پاس الیکشن کے دنوں میں جب اُمید وار آتے ہیں تو ہم ان کے سامنے اپنا ایجنڈا رکھتے ہیں اپنا چیپٹر اور ڈیمانڈ پیش کرتے ہیں کہ ہمارا روڈ کون بنائے گا؟ ہماری گلیاں کون بنائے گا؟ ہمیں لوڈ شیڈنگ سے مستثنیٰ کون کرے گا؟ ہماری گیس کا مسئلہ کون حل کرے گا؟ ہمیں کتنی نوکریاں ملیں گی؟ ہمیں کتنے الاؤنسز ملیں گے۔

میرے محترم دوستو، بزرگو، بھائیو!

یہ چیزیں بری نہیں ہیں لیکن اگر ہماری سوچ یہی ہے تو پھر ہمارا اللہ ہی

حافظ ہے۔ پھر ایسے حکمران ہی ہم پر مسلط کیے جائیں گے۔

## ہمارا مطالبہ یہ ہونا چاہیے

اس لیے جب بھی موقعہ ملے جو بھی آپ کے پاس آئے۔ بولو بھئی! ہمیں روڈ نہیں چاہیے، ہمیں گلیاں بھی نہیں چاہئیں ہمیں بجلی سے اور لوڈ شیڈنگ سے استثناء بھی نہیں چاہیے۔ ہمیں گیس بھی سستی کرنے کی ضرورت نہیں ہم مہنگائی بھی برداشت کریں گے۔ ہمیں غیرت مند حکمران چاہیے، ہمیں دینی حمیت کا جذبہ رکھنے والا مسلمان چاہیے، ہمیں محمد بن قاسم کا روحانی بیٹا چاہیے، ہمیں صلاح الدین ایوبی جیسی غیرت رکھنے والا حکمران چاہیے کہ جب کشمیر میں ماؤں بہنوں کی عصمت دری ہوتو وہ بے تاب ہوجائے اخوت اس کو کہتے ہیں۔

چبھے کانٹا جو کابل میں تو ہندوستان کا
ہر پیرد جواں بے تاب ہوجائے
خنجر لگے کسی کو تڑپتے ہیں ہم میر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

وہ صرف ٹویٹ کرنے پر کشمیر آزاد نہیں ہوگا۔ وہ صرف پوسٹ Share شیئر کرنے پر کشمیر آزاد نہیں ہوگا۔ صرف دو منٹ کی خاموشی پر کشمیر آزاد نہیں ہوگا۔ صرف نعروں اور سلوٹ لگانے سے کشمیر آزاد نہیں ہوگا، صرف اچھی تقریر کرنے سے کشمیر آزاد نہیں ہوگا، اس کے لیے غیرت ایمانی ضروری ہے، اس کے لیے دینی جذبہ ضروری ہے اس کے لیے جذبہ جہاد ضروری ہے۔

## نئے سال میں ایک اور نیا عزم

تو میرے محترم دوستو!

اس نئے سال میں عزم کرو کہ جب بھی ہمیں کسی پلیٹ فارم پر، کسی بھی فورم پر، کسی بھی حلقے میں ہمیں بات کرنے کا موقعہ ملے تو ہم یہ بات کریں گے کہ ہمیں ایسے حکمران چاہیے جن کے اندر خوف خدا بھی ہو اور مخلوق پر خدا ترسی بھی ہو۔ جس کے اندر غیرت بھی ہو، رسول ﷺ کی تعلیمات سے نا آشنا نہ ہو، انہیں کچھ علم ہو۔ اور اس کے لیے کچھ اپنی حد تک کوشش بھی کرنی ہے۔

## میرا اور آپ کا فرضِ منصبی

میرے بس میں کیا ہے میں آپ کو دین کی صحیح رہنمائی اور ترجمانی کروں۔ آپ کو حق بات بتاؤں، آپ کا فرض منصبی کیا ہے؟ کہ آپ اپنی بساط کے مطابق اپنی آواز کو آگے تک پھیلائیں۔ ہاتھ دھرے بیٹھنے سے مسئلے حل نہیں ہوں گے؟ کرتو سکتا ہے لیکن اس کی عادت نہیں ہے، اس کی عادت ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ

﴿سورۃ الرعد آیت:۱۱﴾

"اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتے جب تک کہ وہ خود سے اپنے آپ کو بدلنے کے لیے تیار نہ ہو۔"

تھے تو وہ آباء تمہارے ہی پر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

## اللہ کا یقین

فرعون اور اس کے لشکر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعاقب کیا ایک اسٹیج ایسا

آیا کہ آگے Red Sea ہے یعنی سمندر کی موجیں اور پیچھے فرعون کی فوجیں ہیں، اب کمزور ایمان والے ڈگمگا گئے۔ ان کے پائے استقامت میں لغزش آگئی، وہ کہنے لگے :

يَامُوْسٰى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ

ہم تو مارے گئے، ہم تو Trape ہوگے، ہم تو پھنس گئے۔

آگے جاتے ہیں تو سمندر ہے پیچھے فرعون کا لشکر ہے، کیا کریں؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا (Confidance Lvel) کتنا اعلیٰ تھا کہا اللہ !ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔

اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾

''میرا رب میرے ساتھ ہے۔''

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے سفر میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو کیا کہا تھا۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

گھبرانا مت اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

جو اللہ اس وقت حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے۔ جو اللہ اس وقت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ تھے۔ جو اللہ اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہی اللہ آج بھی ہے یہ ہمارا یقین بن جائے۔

آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کرسکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

## انسان کی ذمہ داری

موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی تو اللہ نے کیا حکم دیا؟

اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ۔

اے موسیٰ اپنی لاٹھی کو سمندر پر ماریں۔

جب مارا تو بارہ خشک راستے بن گئے۔ اللہ چاہتے تو ڈائریکٹ براہِ راست بنادیتے لاٹھی کو سمندر پر مارنے سے کیا ہوا۔ لاٹھی کا تو کوئی کمال نہیں تھا وہ کوئی مجیسٹک اسٹک تو نہیں تھی۔ جادوئی لاٹھی تو نہیں تھی۔ اللہ بتلا رہے تھے کہ اے موسیٰ! اپنی کوشش جو کرسکتے ہو کرو۔ اپنی (Strugle) جو کرسکتے ہو کرو، اپنے ہاتھ میں جو اسباب ہیں ان کو استعمال کرسکتے ہو تو کرو۔

موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی کو مارا تو اللہ نے خشک راستے بنائے۔

## اسباب کا حکم

نوح علیہ السلام کو کہا گیا کہ طوفان آئے گا زمین سے پانی نکلے گا۔ آسمان برسے گا۔ تندوروں سے، بجائے آگ کے پانی نکلے گا۔

وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ۔

﴿سورۂ ہود آیت: ۴۴﴾

”اب اللہ چاہتے تو نوح علیہ السلام کے لیے جنت کی کشتی بھجوا دیتے کہ آپ نے اپنے متبعین کے ساتھ اس میں سوار ہونا ہے اور کنارے تک جانا ہے مگر رب نے یہ نہیں کیا۔ رب نے دیکھنا ہے اور کہا کہ کشتی بناؤ۔

اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا

نوح علیہ السلام مسلسل محنت کرتے رہے لکڑیاں جمع کیں پھر ان کو آپس میں جوڑا پھر اس کو کشتی کی شکل دی کیوں؟ کہ جو اسباب اختیار کرسکتے ہو کرو۔ اللہ چاہتے تو سارے کفار اور مشرکین کو ایک جھٹکے میں ہلاک کردیتے، لیکن اللہ نے

ایسا نہیں کیا۔

## اسباب کے بعد نصرتِ الٰہی

سرکار دو عالم ﷺ کو کہا کہ یہ جو آپ نے محنت کی ہے یہ جو تین سو تیرہ ہیں۔ اسلحہ بھی نہیں ہیں، پیسہ بھی نہیں اور راشن بھی نہیں ہے اور یہ زیادہ تربیت یافتہ بھی نہیں ہیں مگر یہ میدان میں نکلے۔ چند تلواروں کے ساتھ، چند نیزوں کے ساتھ، چند گھوڑوں کے ساتھ، کچھ راشن کے ساتھ، یہ نکلیں گے اور یہ اپنی بھر پور کوشش کریں گے، پھر اللہ نے جنگ کا پانسہ پلٹا فرشتے بھی مدد کے لیے اترے۔

## ہماری خام خیالی

میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو!

آج ہماری سوچ یہ ہے کہ ہم یوں ہی اپنی دوکان چلاتے رہیں، یوں ہی ڈرامے دیکھتے رہیں، فلمیں دیکھتے رہیں۔ فیس بک پر یوں ہی بے ہودہ فلمیں اور فضولیات میں لگے رہیں، کرسمس ڈے، پپی نیوائیر، اور ویلنٹائن ڈے اور لیبر ڈے، اور کشمیر ڈے مادر ڈے اور فادر ڈے۔ بس اس ڈے ڈنے میں لگے ہیں اور کشمیر آزاد ہو جائے۔

اور بیت المقدس پر صدائے توحید بلند ہو اور ساری دنیا کے مسلمان ظلم کی چکی سے باہر آجائیں، ایسا نہیں ہوگا۔ یہ اللہ کی عادت نہیں ہے۔

## حیران کُن شفقتِ الٰہیہ

اور اس کے ساتھ ساتھ وہی فرعون جس کا دعویٰ تھا۔

## اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى

اس کو سمجھانے کی بھی کوشش جاری رکھیں۔ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو جب اللہ نے کہا کہ فرعون کو دعوت دینی ہے۔

یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ اس حکم کو سن کر چلا اٹھے کہ یا اللہ! آپ نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو فرعون کے پاس بھیجا اور حکم دیا۔

## فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا

وہاں دعوت کے میدان میں نرم بات کرنا۔

آپ کا یہ انداز اس فرعون کے لیئے کہ جس کا یہ دعوی ہے ''اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى''

تو آپ کا انداز اس مومن کے لیے کیا ہوگا جو سجدے میں کہتا ہے ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔

تو جب یہ حکم دیا تو موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی وہ اچھے طریقے سے اپنے مافی الضمیر کو بیان نہیں کرسکتے تھے۔

تو موسیٰ علیہ السلام نے تو یہ نہیں کہا کہ جی!

میری زبان میں تو لکنت ہے میں تو اچھے طریقے سے دعوت اور تبلیغ نہیں کرسکتا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ بالکل حاضر میں لیکن دعا مانگی۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾ (سورۂ طٰہٰ آیت: ۲۵ تا ۲۸)

تو ہم بھی اپنی آواز کو آگے پہنچائیں تحریر کی صورت میں، تقریر کی صورت میں، بیان کی صورت میں، فضولیات میں نہ لگیں۔ رسومات، بدعات اور خرافات

کا شکار نہ ہوں بلکہ اپنی حیثیت کو پہچانو۔ مسلمان کون ہیں؟

## دنیا کی سوچ اور ہماری سوچ

مسلمان دنیا میں کس مقصد کے لیے آیا ہے۔ مسلمان کو واپس کہاں جانا ہے۔ واپس جا کے کون سے سوالات کا سامنا کرنا ہے؟ ان سوالات کے بعد اس کا انجام کیا ہوگا؟ سوچو!

یہ 2020ء کا سال ہے ناں بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے پوری دنیا یہ سوچتی ہے کہ ٹیکنالوجی میں کیسے آگے بڑھیں۔ ترقی کی راہوں پر کیسے گامزن ہوں اپنی کرنسی کی ویلیو کو کیسے بڑھائیں؟ دنیا یہ سوچ رہی ہے اور پاکستانی کیا سوچتا ہے؟ کہ 2020ء پورا لکھنا صرف 20 لکھو گے تو کوئی دھوکے سے آگے غلط Wording کردے گا یعنی ہماری سوچ اسی میں پھنسی ہوئی ہے، ہم اسی میں لگے ہوئے ہیں۔

## عاجزی کی ضرورت

میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو!

یہ جو عاجزی اللہ کو پسند ہے قرآن میں اللہ فرماتے ہیں کہ:

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ

زمین پر اترا کر نہ چلو۔

إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ

تم زمین کو چیر نہیں سکتے۔

وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾

تم پہاڑ کی بلندی پر چڑھ نہیں سکتے۔

## انسانی زندگی کا خلاصہ

کسی نے کیا خوب کہا کہ انسان کا پورا جو دورانیہ ہے پیدائش سے لے کر موت تک، دنیا میں آنے سے لے کر جانے تک اس کا خلاصہ کیا ہے۔

مِنَ التُّرَابِ عَلَى التُّرَابِ إِلَى التُّرَابِ فِي التُّرَابِ۔

مٹی سے بنا، مٹی پر چلا، مٹی کی قبر کی طرف جارہا ہے اور مٹی میں دفن ہوتا ہے۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾

(سورۂ طٰہٰ آیت:۵۵)

اسی مٹی سے تمہیں پیدا کیا اسی مٹی میں تمہیں دوبارہ ڈالیں گے، اسی مٹی سے تمہیں دوبارہ نکالا جائے گا۔

## انسان کی حقیقت

ایک آدمی اکڑ کر چل رہا تھا۔ ایک بزرگ نے کہا کہ تیری یہ چال اللہ کو پسند نہیں اس نے کہا کہ مجھے نہیں جانتا کہ میں کون ہوں؟

کونسلر بھی ایسے چل رہا ہوتا ہے جیسے بس پوری حکومت اس کے اشاروں پر چل رہی ہے۔ وہ M,P,A وہ M,N,A، وہ D,I,G وہ میجر بریگیڈیئر ہوتو دور کی بات ہے یہاں تو کونسلر کے بھی نخرے ختم نہیں ہوتے۔

اسی طرح جو ڈاکٹر ہیں، انجینئر ہیں، جو وکیل ہیں جو حاجی صاحب ہیں جس کے پاس پیسہ ہے جس کے پاس بڑی گاڑی ہے، ہر آدمی ہوا میں اڑ رہا ہے۔ یہ سارا نشہ ہوا ہوجائے گا جب موت کی ایک چماٹ لگے گی۔ موت کا ایک جھٹکا لگے گا یہ سارا نشہ ہوا ہوجائے گا۔

تو اس نے کہا کہ مجھے نہیں جانتے میں کون ہوں؟ اس بزرگ نے کہا کہ جانتا ہوں تیری ابتداء ایک حقیر نطفہ ہے وہ گندا نطفہ جس سے بدبو آتی ہے کپڑے پہ لگے کپڑا ناپاک، بدن پہ لگے بدن ناپاک، تیری ابتداء ایک حقیر نطفہ ہے اور تیری انتہاء تو بوسیدہ ہڈیاں ہوکر راکھ بن کر خاک میں مل جائے گا۔ یہ تری انتہا ہے اور بیچ کے عرصے میں پیٹ میں پیشاب، پاخانہ لیے پھر رہا ہے یہ تیری حقیقت ہے۔ بات تو سچ ہے۔

اسی لیے اکڑ کس نے کی تھی؟ اور کہاں پہنچا؟ اکڑ شیطان نے کی تھی اور کہاں پہنچا جہنم میں' اللہ ہماری حفاظت کریں۔

## خود کو بدلنا ہوگا

اسی لیے میرے دوستو!

سال تو ہر سال بدلتا ہے خود کو بدلیں۔

حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

اپنی گذشتہ زندگی پر نظر ڈالیں۔ اپنی زندگی کی روش کو دیکھیں، یہ اللہ اور رسول کو پسند ہے یا نہیں؟ ہم اسلام کے مطابق چل رہے ہیں یا نہیں؟

## ہماری خستہ حالی کا سبب

ہمارا اللہ ہم سے ناراض ہے ہمارے رسول ﷺ ہم سے ناراض ہیں۔ فرشتے ہمارے گناہوں کو دیکھ کر غصے میں ہیں۔ اسی لیے تو ہم پر یہ حالات ہیں تو ہم اللہ کو راضی کریں اور رسول ﷺ کی سنتوں کو اپنائیں۔

چھوڑ کر آپ کا دامن رحمت آقا ہم سے بھول ہوئی

یعنی کتنے چہروں پر سنتِ رسول نہیں ہے۔ اگر کسی کو ڈائریکٹ کہیں کہ تم

تو اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہو، تمہیں اللہ کے رسول کا چہرہ پسند نہیں تو وہ آپ سے لڑے گا لیکن بھئی! حقیقت بھی تو دیکھو۔ رسول ﷺ نے ڈاڑھی منڈھوں کو دیکھ کر چہرہ پھیرا تھا

چھوڑ کر آپ کا دامن رحمت آقا ہم سے بھول ہوئی
کھودی اپنی قدر و قیمت آقا ہم سے بھول ہوئی!

## ہماری ترجیحات

یعنی ہماری قدر و قیمت کیا ہے؟ جو ہمیں چینی سستی دے ہم اس کے اشاروں پر چلتے ہیں، جو ہمیں ایک نوکری دلادے ہم اس کے لیے اپنے اللہ اور رسول کو ناراض کر دیتے ہیں۔ جو ہماری شادی میں شرکت کی حامی بھر لے ہم اس کے لیئے فنکشن کر وادیتے ہیں رسول ﷺ کی سنتوں کا جنازہ نکال کر اُس کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حتیٰ کہ دو ٹکے کی عورت اور بیوی کے لیے اس سنت کو گندی نالی میں بہا دیتے ہیں جب کسی یورپین ملک کے ایئر پورٹ پر اترتے ہیں تو ہم اپنا سنت لباس چھوڑ دیتے ہیں یہ محمد ﷺ کے اُمتی کا حال ہے۔

چھوڑ کر آپ کا دامن رحمت آقا ہم سے بھول ہوئی
کھودی اپنی قدر و قیمت آقا ہم سے بھول ہوئی
دیکھ ہماری آنکھ مچولی، اپنا سینہ اپنی گولی
بھ۔ل گئے ہم درس اخوت، آقا ہم سے بھول ہوئی
بن کے سیم و زر کے بندے،
تن کے اجلے، من کے گندے

لٹ گئی ہم سے فقر کی دولت آقا ہم سے بھول ہوئی

اور ہم ساری دنیا کے ٹھکرائے ہوئے ہیں۔

تیری گلی میں آئے ہوئے ہیں

کھول دے اپنا باب رحمت آقا ہم سے بھول ہوئی

تجھ سے فریاد ہے اے گنبد خضرا والے

کعبے والوں کو ستاتے ہیں کنیسہ والے

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ


از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی  ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات

- ..... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تعارف اور مقام و مرتبہ۔
- .....شانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔
- ..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے انعامات کا تذکرہ۔
- ..... گستاخیوں کی وجوہات۔
- .....مسئلہ خلافت۔
- .....خلیفہ بننے کے بعد اہم خطبہ۔
- ..... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عظیم کارنامہ۔
- .....عیسائی مؤرخ کا تبصرہ۔
- ..... ہمارا پیغام صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمنوں کے نام۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔

(سورۂ توبہ آیت: ۴۰)

وَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

ثنا گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بہ دم تیرا
زمین و آسماں تیرے یہ موجود و عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یا رب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

واجب الاحترام عزیزانِ گرامی! آپ کے سامنے قرآن کریم، فُرقانِ مجید کی آیتِ کریمہ تلاوت کی اور سرکارِ دو عالم، تاجدارِ مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیثِ مبارکہ پیش کی ہے۔

## سب سے پہلے تصدیق کرنے والا

جمادی الثانی کا مہینہ ہے اس کی ۲۲ تاریخ کو خلیفہ اوّل، خلیفہ بلافصل حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رحلت کا اور پردہ فرما جانے کا دن ہے، اسی مناسبت اور عنوان سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل اور ان کے کارناموں پر چند گزارشات کرنا چاہوں گا، حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام: عبداللہ، لقب صدیق، کنیت ابو بکر رضی اللہ عنہ، قبیلہ بنو تمیم، پیدائش واقعہ فیل کے تقریباً سوا دو سال بعد۔ یہ واحد ہستی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سب نے مجھے جھٹلایا اس وقت تک کسی نے میری تصدیق و تائید نہیں کی تھی کہ حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لبیک کہا میری

تصدیق کی اور تائید کی۔

## عظمت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

قرآنِ کریم کی کئی آیات تمام مفسّرین کے ہاں اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئیں۔ جو آیت میں نے خطبہ میں تلاوت کی، اس آیت سے استدلال پکڑتے ہوئے علماء کرام نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یارِ غار کہا تھا ''اِلَّا تَنْصُرُوْهُ'' اگر تم اس نبی کی مدد نہیں کروگے ''فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ'' پس تحقیق اس کی مدد اللہ نے کی، کب ''اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا'' جب کافروں نے اس نبی کو نکالا، ہجرت پر مجبور کیا اور ہجرت کے دوران انہوں نے غار میں پناہ لی۔

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ۔ ﴿سورۃ التوبہ آیت: ۴۰﴾

اس غار میں دو ہستیاں تھیں اور اس موقعہ پر کفار تعاقب کرتے ہوئے غار کے دہانے تک پہنچ گئے، اتنا قریب کہ جو لوگ اس غارِ ثور میں گئے ہیں، جب اندر جا کر انسان وہاں بیٹھتا ہے تو غار کے دہانے پر کھڑے ہونے والے کے پاؤں نظر آتے ہیں، ان کے پاؤں بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نظر آنے لگے تھوڑے سے پریشان ہوئے، فکر لاحق ہوئی لیکن اپنے سے زیادہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی، تو اس موقع پر جو وحی اتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے جو جملہ نکلا:

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ﴿سورۃ التوبہ آیت: ۴۰﴾

اے میرے غارِ یار، اے میرے رفیقِ سفر، اے میرے ہجرت کے ساتھی، اے مجھ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے، اے میری صحبت میں

سب سے زیادہ رہنے والے، اے مجھ پر سب سے زیادہ اپنا مال خرچ کرنے والے، اے اپنے پورے خاندان سمیت میری خدمت کرنے والے۔'' لَا تَحْزَنْ'' غم نہ کر، پریشان نہ ہو، فکر نہ کر، گھبراہٹ کی کوئی ضرورت نہیں، اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

نکتہ

مفسرین نے یہ نکتہ لکھا ہے کہ اس موقع پر گویا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے گِلا کیا۔ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ۔ اگر تم مدد نہیں کرو گے۔ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ۔

تو اللہ نے وہاں مدد کر کے دکھا دیا۔

اور جو اس میں ذریعہ بنے، جو واسطہ بنے، جو سہارا بنے، جو معاون بنے، جو رفیقِ سفر بنے، جو یارِ غار بنے؛ یہ امتیاز صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا۔ اور قرآنِ کریم کی تیسویں پارے کی سُوْرَةُ اللَّيْلِ کی آیت ہے:

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى۔ ﴿سورۃ اللیل آیت:۱۷﴾

عنقریب اس جہنم سے بچے گا جو سب سے زیادہ متقی ہے:

اَلَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿سورۃ اللیل آیت:۱۸﴾

جو اپنا مال اس لئے دیتا ہے کہ وہ پاکیزہ ہو جائے تمام مفسرین کے نزدیک اتقی سے مراد بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

## عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

ایک متقی وہ ہے جو خود اپنے آپ کو متقی کہے اور ایک متقی وہ ہے جس کو لوگ متقی کہیں اور ایک متقی وہ ہے جس کو ربّ ذوالجلال اپنی کتاب میں متقی کہیں، اُس کے تقویٰ کا عالم کیا ہوگا، انہی صحابہ کے بارے میں قرآن نے

کہا تھا:

اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ ﴿سورۂ حجرات آیت:۳﴾

ساری دنیا کے لوگ تقویٰ کی تلاش میں مسجد میں آتے ہیں، نماز پڑھنے کہ تقویٰ حاصل ہو جائے، مدرسے میں جاتے ہیں علم حاصل کرتے ہیں کہ تقویٰ حاصل ہو جائے، تبلیغ میں جاتے ہیں گشت کرتے ہیں کہ تقویٰ حاصل ہو جائے، خانقاہوں میں جا کر اللہ والوں کی صحبت اختیار کرتے ہیں کہ تقویٰ حاصل ہو جائے، اچھے لوگوں کی صحبت میں بیٹھتے ہیں کہ تقویٰ حاصل ہو جائے، ذکر کرتے ہیں کہ تقویٰ حاصل ہو جائے، تلاوت قرآن کرتے ہیں کہ تقویٰ حاصل ہو جائے، مراقبہ کرتے ہیں کہ تقویٰ حاصل ہو جائے، دُعائیں مانگتے ہیں کہ تقویٰ حاصل ہو جائے، حج پر جاتے ہیں تقویٰ حاصل ہو جائے، عمرے پر جاتے ہیں تقویٰ حاصل ہو جائے، طواف کرتے ہیں تقویٰ حاصل ہو جائے، ساری دنیا تقویٰ کی تلاش میں ہے اور تقویٰ خود جن کے دلوں میں رچ بس چکا ہے، جن کے دل تقوے سے لبا لب بھرے ہوئے ہیں، چھلک رہے ہیں قرآن نے ان کو صحابہ کہا:

اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ ﴿سورۂ حجرات آیت:۳﴾

جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے چُن لیا ہے۔

## شانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ ﴿سورۂ فتح آیت:۲۶﴾

وہ صحابہ رضی اللہ عنہم جو بیعتِ رضوان میں شریک تھے ان کا تذکرہ ہے اللہ تعالیٰ

نے "اپنے رسول ﷺ پر اور ان بیعتِ رضوان میں شریک ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم پر سکینہ کو نازل کیا اور اللہ نے تقویٰ کی بات کو ان کے لیے لازم ملزوم کر دیا اور تقویٰ کے سب سے زیادہ مستحق بھی یہی تھے:

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ کہا،

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا فرمایا

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ سے خطاب کیا،

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کہا،

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ کہا،

يُؤْمِنُوْنَ حَقًّا کہا،

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ فرمایا

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فرمایا،

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ فرمایا،

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ فرمایا،

(لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ فرمایا،

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ) فرمایا،

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فرمایا،

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فرمایا (صدیقِ اکبر (رضی اللہ عنہ)،

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ فرمایا، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ۔

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۔فرمایا عثمانِ ابنِ عفان رضی اللہ عنہ۔

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا ۔فرمایا علی حیدر کرار رضی اللہ عنہ يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا۔ فرمایا۔

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ

فرمایا یہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جنہیں یہ القابات میں نہیں دیے رہا، اللہ دے رہا ہے ایسے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان کتنی بلند ہوگی۔

## ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے انعامات کا تذکرہ

تو میں عرض کر رہا تھا کہ قرآن نے اَتْقٰی کہا اور ایک آیت:

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ۔ ﴿سورۂ زمر آیت:۳۳﴾

وہ جو سچ کے ساتھ آیا اور جس نے تصدیق بھی کی۔

مفسرین کے نزدیک اس آیت کا مصداق بھی حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

کسی کو ہم سچّا کہتے ہیں، کسی کو قرآن سچّا کہتا ہے۔ لِسانِ نبوت سے اسے صدیق کا لقب ملتا ہے، لسانِ نبوت سے اسے عتیق (آگ سے خلاصی کا پروانہ ملتا ہے، لسان نبوت سے اسے خلیل کا لقب ملتا ہے، لسانِ نبوت سے (ابوبکر فی الجنّۃ) اسے جنت کا لقب ملتا ہے لسانِ نبوت سے اعلان ہوتا ہے کہ مسجدِ نبوی ﷺ کی طرف کھلنے والی ساری کھڑکیاں بند کر دو سوائے ابوبکر کے کہ ان کی کھڑکی کھلی رہے گی، ایک موقعہ پر پوچھا گیا، کہ (لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٌ) جہنم کے سات دروازے ہیں اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں، نماز پڑھنے والوں کو اس دروازے سے، روزہ رکھنے والوں کو اس دروازے سے، صدقہ خیرات کرنے والوں کو اس دروازے سے، اللہ کا ذکر کرنے والوں کو اس دروازے سے، جہاد کرنے والوں کو اس دروازے سے۔ شعبے بنے ہوئے ہیں، ہر ایک کے لئے ایک خاص دروازہ ہوگا جس سے جنت میں اسکا

داخلہ ہوگا، کوئی ایسا خوش قسمت بھی ہے جس کو ہر دروازہ پکارے گا، صدیق رضی اللہ عنہ ادھر سے داخل ہو فرمایا وہ ابوبکر ہوں گے۔ رضی اللہ عنہ اور حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری صحبت میں سب سے زیادہ رہنے والا ابوبکر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا مسلمان ہوگئے، اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمائے جانے تک پروانے کی طرح ساتھ چلتے رہے، قربانی دیتے رہے۔ مجھ پر سب سے زیادہ مال خرچ کرنے والا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔

## نیکیوں میں مسابقت

ایک موقع پر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں میرے پاس کچھ مال کی فراوانی تھی ان دِنوں اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کر دیا کہ راہِ خدا میں اپنا مال پیش کیا جائے، میرے دل میں یہ آیا کہ اگر میں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے نیکیوں میں آگے بڑھ سکتا ہوں تو یہی وہ گھڑی ہے، وہ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے جو نیکیوں میں آگے بڑھتے تھے۔

وَفِي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ (سورۃ المطففین آیت: ۲۶)

ہم الٹا چل رہے ہیں، ہم دنیا میں آگے بڑھنے کی حرص کرتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں آیا کہ اگر تو نمبر لے سکتا ہے تو یہی موقعہ ہے، میں نے اپنے گھر کا سارا سامان دو حصوں میں تقسیم کیا، آدھا مال گھر والوں کے لئے چھوڑا، آدھا مال محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جانے کے لئے چل پڑا، دل میں خوشی بھی تھی کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم آج تو خوش ہو جائیں گے، تو میں اپنا مال لے کر پہنچا، (اللہ اکبر)، آج آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کا طرز بدل دیا، آج میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں پوچھا کہ کیا لائے ہو، کتنا لائے ہو، آج

میرے آقا ﷺ کا سوال تھا: (مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِكَ ؟) کیا چھوڑ آئے ہو۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا: آقا ﷺ آدھا مال گھر والوں کے لئے چھوڑا، آدھا رسالت کے قدموں پر نچھاور کرنے کے لئے لے آیا ہوں، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی اپنا سامان لے کر آتے ہیں، میرے آقا ﷺ پوچھتے ہیں: (مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِكَ؟) صدیق تو نے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ عرض کیا گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت چھوڑ آیا ہوں، سب کچھ رسالت کے قدموں پر نچھاور کر رہا ہوں۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے دل کو سمجھایا کہ صدیق سے آگے بڑھنا تیرے بس کی بات نہیں۔ (اللہ اکبر کبیرا)۔

## حقیت حال

میرے دوستو! یہ باتیں کرنا بہت آسان ہیں، میں بڑے جذبات سے کہہ رہا ہوں، آپ سن بھی رہے ہیں لیکن اس پر عمل کرنا بہت مشکل ہے، کوشش اسلام کی عملی شکل ہے، قربانی دینا یہ بڑا مشکل ہے۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۭ

﴿سورۂ حشر آیت:۹﴾

ہم کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں، خود بھوکے رہتے ہیں انہیں کھلاتے یں، خود پیاسے رہتے ہیں انہیں پانی پلاتے ہیں، خود پہرا دیتے ہیں انہیں سلاتے ہیں، خود کم لباس پہنتے ہیں انہیں پہناتے ہیں، خود گزارا کر لیتے ہیں دوسروں کے آرام کا خیال کرتے ہیں۔ لیکن اس کو کر کے دکھانا بڑا مشکل ہے۔ ایک موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب

سے پہلے میری تصدیق کرنے والا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے۔تم اس کے بارے میں مجھ کو ایذاء نہ دو، صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو ناراض کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنا تھا۔آج اسی صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں ایک بد بخت ٹولہ گستاخیاں کرتا ہے،توہین کرتا ہے، کوئی لگام دینے والا نہیں گستاخیوں کی وجوہات میں آپ کو دو تین نکات بتاتا ہوں کہ وہ گستاخی کیوں کرتے ہیں اور وہ تنقید کیوں کرتے ہیں۔

(۱):.....سب سے بڑا اعتراض وہ یہ کرتے ہیں کہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ خود خلیفہ بنے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اس مشورہ میں موجود نہیں تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر ناراضگی کا اظہار بھی کیا تھا کہ آپ نے ہمیں مشورے میں شریک کیوں نہیں کیا،آپ نے ہمارا انتظار کیوں نہیں کیا؟ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو تیار تھے۔اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہمارا اِمام بنایا تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کی امامت پر ہم اعتراض کیسے کر سکتے ہیں، یہ واحد صحابی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں،اکابرِ صحابہ بھی موجود ہیں رضی اللہ عنہم۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الوفات میں اپنے مصلّے پر اگر کھڑا کر رہے ہیں تو وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو کر رہے ہیں۔

## مسئلہ خلافت

ایک بات تو یہ سمجھ لیں کہ خلافت اور خلیفہ اس کے معنیٰ ہیں نیابت اور نائب ہونا۔اس دھرتی پر آدم علیہ السلام اللہ کے خلیفہ ہیں:

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ ۔ ﴿سورۂ حجر آیت :۲۸﴾

جب آدم علیہ السلام کے بارے میں رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں اس زمین پر خلیفہ بنا رہا ہوں، اور داؤد علیہ السلام کے بارے میں بھی قرآن نے کہا:

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ ۔ ﴿سورۃ ص آیت:۲۶﴾

اے داؤد ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا۔

اور تیسرے موقعہ پر قرآن نے کہا:

لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪

﴿سورۂ نور آیت ۵۵﴾

کہ ہم خلافت دیں گے۔ تو اصل خلیفہ انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں، پھر عام لوگ نبی کے نائب ہوتے ہیں۔

## واقعہ رحلت آپ صلی اللہ علیہ وسلم

جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم پردہ فرما گئے، صحابہ تجہیز و تکفین کے مسئلہ میں مصروف ہیں، شروع میں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار لے کر کھڑے ہیں کہ جو یہ کہے گا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے گئے ہیں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اس موقعہ پر اگر استقامت کا مظاہرہ دکھایا ہے، اگر حکمت اور تدبّر کی بات کی ہے تو وہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کو خاموش کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

اَفَاْىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ

﴿سورۂ آل عمران: ۱۴۴﴾

اگر آقا صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے جائیں یا شہید کر دیئے جائیں کیا تم الٹے قدموں دین سے پھر جاؤ گے؟ حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس آیت کو صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ کی زبان سے سن کر یوں لگا جیسے ابھی ابھی نازل ہوئی ہے، فوراً قرار آ گیا کہ یہ تو خود قرآن میں اللہ نے فرما دیا ہے اور پھر کہا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو سن لو! وہ تو پردہ فرما گئے:

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ..... جو اللہ کی عبادت کرتا تھا

حَيٌّ لَا يَمُوْتُ۔ وہ ہمیشہ زندہ ہے کبھی اس پر موت طاری نہیں ہوگی، صحابہ رضی اللہ عنہم سنبھل گئے، ہوش و حواس بحال ہو گئے، تجہیز و تکفین کے مسئلے میں لگ گئے۔ اُدھر انصار کے ایک سردار سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ ان کے گھر کے پاس ایک چبوترہ تھا، جس کو ثَقِیْفَہ بَنِی سَعْدَہ کہا جاتا تھا، وہاں انصار جمع ہو گئے اس میں کچھ مہاجر بھی تھے اور وہ مشورہ کرنے لگے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو پردہ فرما گئے ہیں ہم اپنے میں سے کسی کو امیر بنا دیتے ہیں۔ اب اگر وہاں پر کوئی امیر و خلیفہ بن جاتا تو تمام بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم تو یہاں پر موجود نہیں ہیں تو انتشار ہو جاتا، کسی نے آ کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو جن کو اَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّة کا لقب ملا، ان دونوں کو لے کر ثقیفہ بنی سَعْد گئے، خلافت لینے نہیں، خلافت کی بیعت لینے نہیں بلکہ اس انتشار کو ختم کرنے کے لئے، اسی لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر نہیں گئے اس وجہ سے کہ پھر یہاں تجہیز و تکفین کے معاملات کون دیکھے گا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر کے آدمی تھے، چچا زاد بھی تھے، اور داماد بھی تھے تو گھر کے معاملات اور تجہیز و تکفین کو دیکھنا ان کے لئے ضروری تھا۔ تو دو باتیں یاد رہیں، ایک یہ کہ انصار کے پاس گئے انتشار ختم کرنے کے لیے نہ کہ خلافت لینے۔ دوسرا حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑا تجہیز و تکفین کے مراحل کو دیکھنے کے لئے، جب وہاں گئے تو وہاں تو معاملہ ہی کچھ اور چل رہا

تھا، حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھو؛ تم انصار اپنے میں سے خلیفہ نہیں بنا سکتے۔ اسی لئے کہ اگر تم میں سے کوئی خلیفہ بن جائے گا تو اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم موجود ہی نہیں۔

دوسرے نمبر پر قریش انصار کی خلافت کو یعنی غیر قریش کی خلافت کو قبول نہیں کریں گے۔

تیسرے نمبر پر اگر قریش نے تمہیں تسلیم کر بھی لیا تو عرب کے دیگر قبائل قریش کے علاوہ کسی کی سربراہی کو نہیں مانیں گے۔

چوتھے نمبر پر انصار میں خود دو قبیلے ''اوس اور خزرج'' ان کے جو پرانے اختلافات تھے وہ آپس میں پھر سے سر ابھار لیں گے۔

پانچویں نمبر پر؛ اگر تم کہتے ہو ایک امیر انصار کا اور ایک امیر مہاجرین کا ہوگا تو خلافت میں تجزی نہیں ہو سکتی، دینی امور کو اور دینی معاملات کو سنبھالنا بڑا مشکل ہو جائے گا، اس لئے خلیفہ قریش میں سے ہو، یہ نہیں کہا کہ خلیفہ میں بنتا ہوں قریش میں سے کیوں ہو؟ کیونکہ ان کا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خون کا رشتہ ہے، تقدم فی الاسلام پہلے اسلام قبول کرنے والے یہ لوگ تھے اس لئے خلافت پہلے انکا حق ہے۔ بات چل رہی تھی؛ یوں کہا کہ یہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں یہ ابو عبیدۃ بن الجرّاح رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان دونوں میں سے کسی کی خلافت پر تم اتفاق کر لو۔ فوراً حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو پکڑ کر بیعت کرتے ہوئے کہا آپ سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں، آپ سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں، سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مال خرچ کرنے والے ہیں، سب سے پہلے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ان کے مصلّے پر کھڑے ہونے والے ہیں، سب سے پہلے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کا سفر کرنے والے

ہیں،سب سے پہلے اپ آقا ﷺ کے ساتھ غار میں داخل ہونے والے ہیں ، سب سے پہلے آپ ﷺ کے لئے مار کھانے والے،تکلیفیں برداشت کرنے والے ہیں۔اس لئے میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ اتنے میں ایک ایک کر کے صحابہ رضی اللہ عنہم آتے گئے،صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے رہے اوراس انتشار کو ختم کیا پھر جب وہاں گئے تو تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے۔ اگلے دن مسجدِ نبوی ﷺ میں ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم نے آکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

## نکتہ

یہ بات سمجھیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گئے تھے انتشار کو ختم کرنے گئے تھے خلافت لینے نہیں گئے تھے۔ دوسرا یہ کہ انہیں خلیفہ بنایا گیا خود بننے کے لئے تیار نہیں تھے ،اور اگر اس موقعہ پر خود منع کر دیتے تو وہ معاملہ قابو نہ ہوتا اسی لئے اس موقعہ پر خلافت قبول کی۔

## خطبہ خلافت

فرمایا لوگو! مجھے تم پر حاکم بنایا گیا ہے میں بنا نہیں،عاجزی دیکھئے فرمایا کہ میں تم سب سے بہتر نہیں ہوں لیکن خلیفہ بنا دیا گیا ہوں اگر میں اچھا کام کروں تو میری اطاعت کرنا اگر مجھ سے کوئی غلط فیصلہ صادر ہوتو میری کجروی ٹیڑھے پن کو دور کرنا،سچائی امانت ہے،جھوٹ خیانت ہے،گناہ پر مصیبت اور پکڑ ہوتی ہے،جہاد کو ترک کرنے پر ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا اور تمہارا ہر قوی میرے نزدیک ضعیف ہے جب تک میں اس سے دوسرے کا حق نہ لے لوں اور تمہارا ضعیف اور کمزور میرے لئے سب سے زیادہ طاقتور اور قوی ہے

جب تک میں اس کو اس کا حق نہ دلا دوں۔

## صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا بڑا کارنامہ

پھر دوسرے نمبر پر جو بڑا کارنامہ انجام دیا، وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا لشکر آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی تشکیل کر دی تھی اور وہ تقریباً روانہ ہو چکا تھا صحابہ کی اکثریت نے رائے دی کہ اس لشکر کو ابھی نہ بھیجیں ابھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم پردہ فرما گئے ہیں کچھ قبائل وہ مرتد ہو گئے ہیں، اختلافات جنم لیں گے اور ریاستِ مدینہ جو دارالخلافہ ہے یہ خطرے میں پڑ جائے گا، اکثر نوجوان صحابہ تو اس لشکر میں ہیں اس لشکر کو کچھ دیر کے لئے روک لیا جائے اگر لشکر کو نہیں روک رہے تو پھر امیر لشکر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہیں، سترہ سال عمر ہے، یہ نوجوان ہیں، حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ جیسے لوگ اس لشکر میں موجود ہیں، اگر لشکر کو نہیں روکتے تو پھر امیر تبدیل کر دیا جائے تا کہ امیر کی حکمت اور تدبیر زیادہ کام آئے، اس موقعہ پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی استقامت اور ہمت دیکھئے فرمایا کیا بات کرتے ہو جس لشکر کی تشکیل محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہو، جس لشکر کو روانہ کرنے کے احکامات محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صادر فرمائے ہوں صدیق اسے روک دے! یہ لشکر جائے گا اور وہ اسامہ جن کو امیر محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہو صدیق اس کو ہٹانے والا کون ہے لہٰذا یہ لشکر جائے گا اور اگر لشکر جانے کے بعد مدینہ پر حملہ ہوتا بھی ہے تو ہم اپنی جان پر کھیل لیں گے، ہماری نعشوں کو درندے آکر نوچ لیں لیکن محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلی ہوئی بات تبدیل نہیں ہوگی۔ بظاہر تو خطرہ تھا کہ لشکر جائے گا تو پتہ نہیں کیا ہوگا لیکن جب یہ لشکر گیا اور ”روم اور ان علاقوں میں فتوحات کے جھنڈے حضرتِ اسامہ نے

گاڑے تو کفر پر ایسا رُعب طاری ہوا کہ جو مکر وفریب کی تدبیریں کر رہے تھے کہ اب تو آقا ﷺ دنیا سے چلے گئے ہیں اب ہم مدینہ پر یکبارگی حملہ کریں گے تو ان سب کی عقلیں ٹھکانے آگئیں، ہوش ٹھکانے آگئے کہ یہ تو ابھی بھی ایسے پرعزم ہیں اور اتنی بڑی فتوحات کے جھنڈے انہوں نے گاڑے ہیں۔

## عیسائی مؤرخ کا تبصرہ

ایک عیسائی مؤرخ نے انسائیکلوپیڈیا میں لکھا اپنی قوم کو خطاب کرتے ہوئے اس نے پادریوں، راہبوں اور عیسائیوں کو کہا، یہ عرب کے وہ قافلے اور یہ درویش اور یہ دیہاتی قسم کے لوگ ہیں جو اپنے علاقوں سے نکلتے ہیں لباس پورا نہیں ہوتا، اسلحہ پورا نہیں ہوتا، تلواریں زنگ آلود ہوتی ہیں، ایک کھجور کھا کر دن گزارنے والے ہیں لیکن آتے ہیں تمہارے اوپر حملہ کرتے ہیں، فتوحات کے جھنڈے گاڑتے ہیں، مالِ غنیمت حاصل کرتے ہیں، تمہارے جنگجوؤں کو قتل کر کے واپس چلے جاتے ہیں، ان سے چھیڑ چھاڑ کرنا تمہارے لئے فائدہ مند نہیں ہوگا، تو اس لشکر کو بھیجنے کے یہ فوائد حاصل ہوئے۔

## فتنہ منکرینِ زکوٰۃ کا

پھر کچھ قبائل نے کہا ہم نماز تو پڑھیں گے، زکوٰۃ نہیں دیں گے اور دلیل یہ پکڑی قرآن کی آیت میں اللہ نے محمد ﷺ سے فرمایا:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً

یہ واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے، جس میں نبی ﷺ سے خطاب ہے اے میرے محبوب ﷺ آپ ان لوگوں کے مال سے صدقہ اور زکوٰۃ لیں تاکہ انکا

مال پاک ہوجائے تو انہوں نے کہا یہ خطاب تو آقا ﷺ کو تھا، آقا تو دنیا میں رہے نہیں لہٰذا ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے، نماز پڑھیں گے نماز کا حکم سب کو ہے اب بظاہر کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ان سے زیادہ چھیڑ چھاڑ نہ کی جائے، زکوٰۃ کا ہی تو انکار کیا ہے نماز تو پڑھ رہے ہیں، کلمہ بھی پڑھتے ہیں اب ان سے جنگ کریں گے تو ہم سنبھلے ہوئے نہیں ہیں، اندرونی انتشار کا شکار ہوجائیں گے۔ اس موقعہ پر بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی استقامت دیکھیں، قوت دیکھیں، حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا! زمانہ جاہلیت میں تو بڑا بہادر بنا پھرتا تھا، آج تو گھبرا رہا ہے، پھر فرمایا خدا کی قسم! اونٹ کی وہ معمولی رسّی جس سے اونٹ کو باندھتے ہیں اگر یہ لوگ محمد الرسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیتے تھے اور آج اس کا انکار کریں گے تو یہ صدیق ان سے لڑے گا۔

لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ

جس نے نماز میں اور زکوٰۃ میں فرق کیا قرآن نے تو فرق نہیں کیا، جس نے نماز میں اور زکوٰۃ میں فرق کیا کہ نماز تو پڑھوں گا زکوٰۃ نہیں دوں گا صدیق ان سے لڑے گا۔ تم ساتھ نہیں دیتے تو میں اکیلا لڑوں گا، اکیلا لڑوں گا۔ محمد الرسول اللہ کے لائے ہوئے دین میں، بتائے ہوئے دین میں، سمجھائے ہوئے دین میں، پھیلائے ہوئے دین میں کمی ہو ابوبکر زندہ رہے یہ نہیں ہوسکتا۔

اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَكْرٍ

وہ اس امت کا سب سے رحم دل انسان ہے۔ لیکن جب دین کی بات آتی ہے جب محمد الرسول اللہ ﷺ کے نظام کی بات آتی ہے، جب شریعت کے نفاذ کی بات آتی ہے تو وہ کھڑا ہوجاتا ہے۔

## ہمارا پیغام صحابہ کے دشمنوں کے نام

لہٰذا ہم صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے ان فضائل اور ان مناقب کو اپنے ذہنوں میں رکھیں اور ان سے محبت اور عقیدت کا ثبوت دیں، اعتراض کرنے والے، تنقید کرنے والے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ پر اپنی گندی زبانیں چلانے والے ہوش کے ناخن لیں اور ہم تمام اداروں کو بھی متوجہ کرتے ہیں کہ اگر ہم سے امن چاہتے ہو ہم امن کے لئے تیار ہیں لیکن خدا کی قسم محمد الرسول اللہ کی ناموس پہ بات آئے یہ زبان خاموش رہے، صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی صداقت پر کوئی کتا بھونکے، یہ زبان خاموش رہے، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی عدالت پر کوئی اعتراض کرے یہ زبان خاموش رہے، میرے رسول کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دی جائیں یہ زبان خاموش رہے، امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے کردار پر کوئی بد بخت کیچڑ اچھالے یہ زبان خاموش رہے، یہ تمہاری بھول ہے ہم پھر سے اپنے اکابر کی تاریخ کو زندہ کریں گے، ہم پھر سے جانوں کا نظرانہ پیش کریں گے، ہم پھر سے اپنے سینے تمہاری گولیوں کے سامنے کر دیں گے۔

جب پرچم لے کر نکلے ہیں
یہ خاک نشیں مقتل مقتل
اس روز سے لے کر آج تلک
جلاد پہ ہیبت طاری ہے
زخموں سے بدن گلزار صحیح
پر ان کے شکستہ تیر تو گن
خود ترکش والے کہہ دیں گے
یہ بازی کس نے ہاری ہے

ہم صدیق کی صداقت کے لئے جان کا نظرانہ پیش کرنے کو تیار ہیں ۔کل حوضِ کوثر پر ہم صدیق رضی اللہ عنہ سے نظریں کیسے ملائیں گے، ہم فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے نظریں کیسے ملائیں گے، ہم امّی عائشہ رضی اللہ عنہا کا سامنہ کیسے کریں گے ۔

## ہماری للکار

ہم کھلم کھلا للکار رہے ہیں،میڈیا پر مناظرہ کرتے ہو، میڈیا پر دلائل کی زبان میں کام کرتے ہو ہم تیار ہیں،دوسری زبان میں بات کرتے ہو، ہم تیار ہیں لیکن اس پر کوئی سمجھوتا نہیں ہوسکتا ، ہم اپنے اوپر گالیاں برداشت کر سکتے ہیں،اپنے ماں باپ کی گالی برداشت کرسکتے ہیں،اپنے خاندان کی گالیاں برداشت کر سکتے ہیں،خدا کی توہین برداشت نہیں کر سکتے ،محمدالرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی برداشت نہیں کر سکتے،لیکن صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو گالیاں دی جائیں یہ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔

ہری ہے شاخِ تمنا
ابھی جلی تو نہیں
دبی ہے آگ جگر کی
مگر بجھی تو نہیں
جفا کی تیغ سے گردن وفاشعاروں کی
کٹی ہے برسرِ میداں پر جھکی تو نہیں

اللہ ہمیں غیرتِ ایمانی نصیب فرمائے ۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
# کی فضیلت، کارنامے اور شہادت


ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب ظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ: ازالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات

- ..... لقب ''فاروق'' کا مطلب۔
- ..... سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عظیم کارنامے۔
- ..... شہادت کی پیشین گوئی۔
- ..... مقامِ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔
- ..... حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا مقام و مرتبہ۔
- ..... دو عجیب خواب اور ان کی تعبیر۔
- ..... قبولِ اسلام کا واقعہ۔
- ..... سیدنا عمر فاروق کی قابلِ رشک جرأت و بہادری۔
- ..... [illegible] ت وصفات کی فہرست۔
- ..... ریاستِ مدینہ کا نقشہ۔
- ..... واقعۂ شہادت۔
- ..... شہادت سے ملنے والا سبق۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ط ﴿سورۂ بقرہ:۱۲۵﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ مَقَامٍ اٰخَرَ: اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کردیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کردیا

زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں ان کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کردیا

کس کی حکمت نے کیا یتیموں کو درِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کردیا

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

واجب الاحترام عزیزانِ گرامی!

چونکہ یکم محرم الحرام کو خلیفہ ثانی، سسر رسول، امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دن ہے 26 یا 27 ذوالحجہ کو مدینہ منورہ میں، مسجد نبوی میں، محراب میں، مصلّٰی رسول پر فجر کی نماز کی امامت کراتے ہوئے تلاوت کرتے ہوئے ان پر حملہ کیا گیا تھا اسی مناسبت سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل اور مناقب پر کچھ گزارشات کرنا چاہوں گا۔

## لقب فاروق کا مطلب

ان کا نام عمر لقب فاروق فاروق کا مطلب ''اَلْفَارِقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ'' حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔

کنیت: ابوحفص ہے

## سیدنا عمر فاورق رضی اللہ عنہ کے کارنامے

نویں پشت میں ان کا نسب رسول اللہ ﷺ سے ملتا ہے واقعہ فیل کے تیرہ سال بعد ان کی و لادت ہوئی، نبوت کے چھٹے سال اسلام قبول کیا 10 سال 6 ماہ 10 دن خلیفہ رہے،( 136 )ایک سو چھتیس علاقے فتح کر کے سلطنت اسلامیہ میں شامل کیے،( 900 )جامع مساجد بنائیں،4000 چھوٹی مسجدیں بنائیں، قاضی بنائے' قیصر وکسریٰ کی حکومتوں کوختم کر کے ملیامیٹ کیا، ( 27) ستائیس آیات ایسی ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق نازل ہوئیں۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ عمر کی زبان سے بات نکلی اور رب نے قرآن بنا کر نازل کر دیا، حدیث پاک میں آتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ

اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے قرآن بن گئی

یہ جو آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ ﴿سورۂ بقرہ:۱۲۵﴾

رسول اللہ ﷺ طواف کر رہے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہیں مقام ابراہیم کے قریب پہنچے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے آقا میرا دل چاہتا ہے کہ یہاں دو رکعت نفل ادا کروں آقا نے فرمایا عمر اللہ کی طرف سے ابھی حکم نہیں آیا، اجازت نہیں ملی، یہ گفتگو، یہ مکالمہ، یہ بات چیت، یہ گفت وشنید ہو رہی تھی کہ جبرائیل امین وحی لے کر آئے۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (سورۂ بقرہ:۱۲۵)

کہ جہاں مقام ابراہیم ہے طواف کے بعد یہاں دو رکعت نفل تم نے ادا کرنے ہیں۔

پردہ کا حکم ان کی چاہت پر نازل ہوا، بدر کے قیدیوں سے متعلق ان کی رائے پر آیات نازل ہوئیں، منافقین کا جنازہ نہ پڑھانے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تائید کی گئی

## شہادت کی پیشین گوئی

مقام اتنا اونچا ہے آقا صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ اُحد کے پہاڑ پر کھڑے ہوئے ہیں زلزلہ آیا اُحد پہاڑ ہلنے لگا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اُسْبُطْ اُحُدُ'' ''رُک جا، ٹھہر جا، قرار پکڑ تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید، گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی پیشین گوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے فرما چکے ہیں۔

عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

لَانَعْدِلُ بِاَبِیْ بَکْرٍ اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ

ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے لیول کا کوئی نہیں تھا عمر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مرتبہ اور مقام ہی الگ تھا۔

## فضائل سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ عُمَرُ

ابوبکر کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین عمر ہیں۔

سعید ابن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جس کو عشرہ مبشرہ والی روایت کہا جاتا ہے:

النَّبِیُّ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوبَکْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ

## عظمت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

یوں تو سارے ہی صحابہ جنّتی ہیں

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ

یوں تو سارے ہی صحابہ چمکتے ہوئے ستارے ہیں۔ ''اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ ''

یوں تو سارے ہی صحابہ سبقت لے جانے والے ہیں۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ (سورۂ توبہ:۱۰۰)

یوں تو سارے ہی صحابہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا مندی کا اعلان کیا۔

رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

یوں تو سارے ہی صحابہ صادقون تھے

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ﴿۸﴾

یوں تو سارے ہی صحابہ فوز وفلاح کے حامل تھے۔

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

یوں تو سارے ہی صحابہ کامیاب ہوئے۔

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

یوں تو سارے ہی صحابہ پکے مؤمن تھے۔

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۔

لیکن کچھ صحابہ کے نام لے کر آقا ﷺ نے ان کے فضائل، ان کے مناقب، ان کی صفات، ان کے کمالات بتلائے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان خوش نصیب لوگوں میں تھے۔

## جنت کے سردار

ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں، آقا ﷺ کا فرمان ہے:

سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

یہ جنت کے بڑی عمر لوگوں کے سردار ہوں گے۔

## جنت میں محل

رسول اللہ ﷺ کو معراج میں جنت کی سیر کرائی گئی ایک محل کو دیکھا آنکھیں حیران ہوگئیں بہت بہترین، دلکش اور جاذب نظر تھا آپ نے پوچھا؟

"لِمَنْ هٰذَا الْقَصْر" یہ محل کس کا ہے؟

فرشتہ کہنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

اَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ

اللہ کے دین میں، اللہ کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت اور استقامت کا پہاڑ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے

## دو عجیب خواب

ایک مرتبہ آقا ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور سب اپنے خواب بتانے لگے اللہ اکبر کبیرا فرمایا: اس خواب میں یہ دیکھا کہ آقا ﷺ نے دودھ پیا اور دودھ پینے کے بعد اپنا جو بقیہ تھا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ اس خواب کی

تعبیر آپ ﷺ نے علم سے کی کہ دودھ خواب میں دیکھنا علم کی دلیل ہے آقا ﷺ علم سے سیراب تھے لیکن آقا ﷺ نے اپنے علم کا وافر حصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا۔

ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ لمبی قمیص ہے اور زمین پر گھسیٹے ہوئے جارہے ہیں فرمایا کہ عمر دین پر چلنے میں اتنا زیادہ ہے کہ اس کا دین گویا کہ قمیص کی صورت میں اس کے ساتھ جارہا ہے۔

## جن سے شیطان ڈرے

اسی عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آقا ﷺ نے فرمایا تھا:

اِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَخَافُ مِنْكَ یَا عُمَرَ

عمر! تجھ سے شیطان بھاگ جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انسانوں کا شیطان بھی بھاگتا ہے، جنات کا شیطان بھی بھاگتا ہے۔

حدیث میں اس کی صراحت ہے آقا ﷺ نے فرمایا:

اِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلٰی شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ

میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ انسانوں کے شیطان بھی عمر سے بھاگ رہے ہیں، جنات کے سرکش بھی عمر کا نام سن کر بھاگ رہے ہیں۔

## ذریعہ عزت

اسی لیے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

مَازِلْنَا اَعِزَّۃً مُذْ اَسْلَمَ عُمَرُ

جب سے عمر اسلام میں آیا ہم نے عزت کے ساتھ، جرأت کے ساتھ اسلام پر عمل کیا تھا، عمر کے اسلام لانے سے اسلام کو عمر ملی ہے۔

## جرأت و بہادری کا پیکر

سب سے پہلے وحدانیت کا نعرہ بیت اللہ میں علی الاعلان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لگایا۔

سب سے پہلے کھل کر سرعام جس نے ہجرت کی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی،

سب سے پہلے اپنے اسلام کا برملا اعلان کس نے کیا؟ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

جب مسلمان ہوئے تو پوچھا کہ مکہ میں سب سے زیادہ پروپیگنڈہ کرنے والا، اِدھر اُدھر کی باتیں پھیلانے والا کون ہے؟ کہا جی فلاں آدمی ہے آپ رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور کہا سن اور لوگوں کو سنا عمر اسلام لاچکا ہے، وہ فوراً بیت اللہ میں گیا سارے بڑے بڑے مشرکین رؤسا، سرداران قریش جمع ہیں کہا! تمہیں پتا ہے عمر بے دین ہوگیا؟ عمر رضی اللہ عنہ فوراً پیچھے سے آئے کہا بے دین نہیں ہوا محمد رسول اللہ کے دین میں داخل ہوچکا ہوں کفار نے شور شرابا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم کچھ نہیں کرسکتے، جس دن ہم 300 تین سو ہوجائیں گے تو پھر ہمارے سامنے کوئی کھڑے ہونے کی جرأت نہیں کرے گا۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

اسی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ جب مشرکین نے بہت زیادہ ستایا، مصائب وآلام کے پہاڑ توڑے، بہت زیادہ تکلیفیں اور مصیبتیں صحابہ کو جھیلنی پڑیں تو اس موقعہ پر آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر آرہا تھا کہ دو لوگ ایسے ہیں کہ جن کا ڈنکا پورے مکہ میں بج رہا ہے، جن کے سامنے کوئی کھڑے ہونے کی جرأت نہیں کرسکتا ایک ابوجہل ہے اور ایک عمر بن

خطاب ہیں میرے آقا ﷺ نے رات کے اندھیرے میں خالق کی طرف ہاتھ پھیلا کر دعا مانگی۔ اے اللہ! ان دو میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہے، جو تجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس کو اسلام کی دولت عطا کر۔

## قبول اسلام کا واقعہ

''قُرْعَۃُ وَفَالَ'' جس کے نام پر قرعہ نکلا، مقدر کا ستارہ جس کا چمکا، نصیب جس کا بام عروج سے جاٹکرایا، جنت میں جس کے چرچے ہونے لگے، کفر کے ایوانوں میں جس کے نام سے لرزہ طاری ہونے لگا وہ حضرت عمر ﷺ تھے۔ راستہ سے گزر رہے ہیں، ننگی تلوار ہاتھ میں ہے، غصہ میں بپھرے ہوئے ہیں نعوذ باللہ! آج چراغ نبوت کو گل کر کے ہی دم لوں گا کسی نے کہا اپنی بہن اور بہنوئی کی تو خبر لے وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو چکے ہیں رخ تبدیل کیا بہن کے گھر گئے۔ دروازہ لاک تھا اندر سے قرآن کی آواز سنی، دروازہ کھولنے پر بہن بہنوئی کو مارنا شروع کیا عمر مارتا رہا بہن مار کھاتی رہی، آخر میں بہن نے جوش میں آکر کہا اگر تو خطاب کا بیٹا ہے میں بھی خطاب کی بیٹی ہوں، میرے رگوں میں بھی وہی خون دوڑ رہا ہے ٹکڑے ٹکڑے کردے دامن مصطفیٰ چھوٹ نہیں سکتا، عمر حیران ہوکر، پریشان ہو کر، ششدر ہوکر، ورطہ حیرت میں ڈوب کر، حیرت اور استعجاب کے سمندر میں مبتلا ہوکر۔ ''صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ'' کی تصویر بن کر، کنفیوز ہوکر، یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا، کہ جس عمر کے سامنے کوئی پہلوان ٹک نہیں سکتا ایک عورت کھڑی ہوگئی ہے بات کیا ہے؟ کہا: لا تو سہی، بتلا تو سہی، دکھلا تو سہی، سنا تو سہی، وہ کون سی کتاب ہے جس نے تیری کایا کو پلٹ کر رکھ دیا قرآن کھلتا ہے:

طٰهٰ ۝۱ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝۲ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝۳ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝۴ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝۵ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝۶ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَى ۝۷ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝۸ ﴿سورۂ طٰہٰ: ۱ تا ۸﴾

عمر قرآن سنتا چلا گیا،

دل پگھلتا چلا گیا،

دل موم ہوتا چلا گیا،

دل نرم ہوتا چلا گیا،

دل پر رقت طاری ہوتی چلی گئی،

دل لرزہ پر اندام ہوتا چلا گیا،

دل منور و روشن ہوتا چلا گیا،

دل کی تاریکی چھٹنے لگی،

دل کے اندر انقلاب آ گیا،

دل کی کایا پلٹ گئی،

دل تبدیل ہو گیا،

دل زندہ ہو گیا کہا مجھے محمد رسول اللہ کے قدموں میں لے چلو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

## عبادت چھپ کر کیوں؟

تھوڑی دیر بعد نماز کا وقت ہوا ہوگا بلال آذان کے لیے کھڑا ہوا ہوگا عمر نے پوچھا ہوگا، یہ کیا کرنے لگا، جواب ملا ہوگا، اذان ہے۔ عمر نے پوچھا ہوگا، اذان کیا ہے؟ جواب ملا ہوگا، نماز کی دعوت۔ عمر نے پوچھا ہوگا، نماز کیا ہے؟ جواب ملا ہوگا، اس کی بندگی۔ عمر نے پوچھا ہوگا، بندگی اس گھر والے کی چھپ کر کیوں؟ جواب ملا ہوگا، کافر نہیں چھوڑتے۔ عمر نے کہا، عمر کلمہ پڑھ لے، وحدانیت کا نعرہ چھپ کر ہو، ہو نہیں سکتا۔

## جرأ تمندانہ اعلان

عمر تلوار لے کر آگے بڑھتا ہے محمد الرسول اللہ اور صحابہ پیچھے چلتے ہیں۔
کفار کے جھمگٹوں میں جا کر جھنڈا لہرانے والا،
تلوار لہرانے والا عمر تھا
آج عمر نے کلمہ پڑھ لیا ہے
آج وحدانیت کا نعرہ آج ربوبیت کا نعرہ سب کے سامنے ہوگا
جس نے بیوی کو بیوہ کرانا ہے
جس نے بچوں کو یتیم بنانا ہے
جس نے ماں باپ کو بے سہارا بنانا ہے
جس نے اپنے ہاتھ پاؤں تڑوانے ہیں

وہ آج آئے اور عمر کا راستہ روک کر دکھائے، یہ انقلاب قرآن سے آیا تھا اور اسلام کا جو رنگ بدلا تھا وہ عمر کے اسلام لانے سے بدلا تھا۔

## اعتراف حقیقت

اسی لیے تو برناڈ شاہ ایک ہسٹورین ہے، غیر مسلم ہے، اس نے ریسرچ کی، اس نے اسٹڈی کی اس نے اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا اور آخر میں یہ کہا کہ اگر اسلامی تاریخ میں ایک عمر اور آجاتا یا کہا عمر اگر کچھ سال اور زندہ رہتا تو دنیا میں اسلام ہی ہوتا کوئی اور دین نہ ہوتا اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا

لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا میرے بعد ان دونوں کی اقتداء کرنا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کی۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر

آقا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مسجد نبوی سے نکلے دائیاں ہاتھ صدیق کے اور بائیاں ہاتھ فاروق کے حصہ میں آیا آپ نے فرمایا:

هٰكَذَا تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن بھی ہمیں یوں اٹھا جائے گا دایاں ہاتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہوگا بایاں ہاتھ عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہوگا

فرمایا: ہر نبی کے دو وزیر آسمانوں میں ہیں دو وزیر زمین میں ہیں

میرے آسمانوں کے وزیر جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہیں میرے زمین کے وزیر ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا''

## کمالات اور صفات کی فہرست

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالی نے اپنے فضائل اور مراتب اور کمالات اور صفات سے نوازا تھا، دوسرے نمبر پر خلیفہ رہے، دس سال چھ ماہ تقریبا دس دن مدت خلافت رہی، بائیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا، 136 علاقے فتح کیے کوفہ، بصرہ، جزیہ، شام حمص، موصل، دمشق، ایلا، اُردن، ایران، شام، روم، ترکستان، ڈاک کا نظام بنایا فوج کی چھٹی کا نظام بنایا، معذروں کے لیے وظیفہ مقرر کیا، بیواؤں کی کفالت کا اہتمام کیا اور بچہ پیدا ہونے کے ساتھ ہی اس کا وظیفہ مقرر کیا، نوسو بڑی مساجد بنائیں چار ہزار چھوٹی مساجد بنائیں قاضی کا تقرر کیا یہی تو وجہ تھی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دنیا سے جاتے وقت کہا تھا میں اس کو خلیفہ بنا کر جارہا ہوں جو تم میں سب سے بہتر ہے، اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ جب نیک لوگوں کا تذکرہ ہو تو عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں بھولنا اس لیے گویا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے فرشتہ بول رہا ہے، امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جو ابوبکر و عمر کا تذکرہ خیر سے نہ کرے تو میرے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

## خشیت الٰہی اور عاجزی

عزیزان گرامی!

اتنی بڑی فضیلتوں کا حامل لیکن اللہ کا خوف کتنا ہے کہ رو رہے ہیں کہ اگر دریائے فرات کے کنارے پر بکری کا بچہ پیاسا مرگیا تو عمر تجھ سے پوچھ ہوگی، اپنے جوڑے پر سرخ چمڑے کے بارہ پیوند لگے ہوئے ہیں جب بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے تو عیسائیوں نے کہا آپ کا امیر المؤمنین آجائے تو ہم

اس سے مذکرات کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قریب پہنچنے لگے تو سب استقبال کے لیے شہر سے باہر آ گئے، بڑے بڑے پادری اور ان کے جرنیل اور عوام بھی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک غلام کے ساتھ آ رہے ہیں، غلام کو کہتے آدھے راستہ میں تم سوار ہونا میں پیدل چلوں گا پھر بقیہ آدھے راستے میں میں سوار ہوں گا تم پیدل چلو گے جب بیت المقدس قریب آیا سوار ہونے کا نمبر غلام کا ہے ساتھ پیدل چلنے کی باری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہے۔

## ریاست مدینہ کا نقشہ

آج ہمارے حکمران ریاست مدینہ کی بات کرتے ہیں تو کھول کر دیکھو ریاست مدینہ کہ ایک ہسٹورین غیر مسلم لکھتا ہے کہ قلم ہمارے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے جب ہم ریاست مدینہ کی بات کرتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیدل آ رہے ہیں انہوں نے دیکھا کہ بارہ پیوند لگے ہوئے ہیں اور آنکھوں میں چمک ہے، فراست ایمانی ہے، ایمان کا نور ہے اور چہرے پر رعب طاری ہے انہوں نے اپنے ہاتھوں سے بیت القدس کی چابیاں ان کے حوالہ کر دیں کہا ہم ان سے لڑ نہیں سکتے جو صفات ہم نے تورات اور انجیل میں پڑھیں وہ ساری صفات ان میں نظر آ رہی ہیں۔

## عوام کی خدمت

ایک دفعہ ان کے دور خلافت میں قحط سالی آ گئی ''عَامُ الرَّمَادَة'' ریت کا طوفان آ گیا۔ سب پریشان ہیں، اموات بھی ہو رہی ہیں، فاقہ بھی ہے، بیماریاں بھی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس ریت کے طوفان میں گشت کر رہے ہیں، خبر گیری عوام کی کر رہے ہیں اور فرمایا جب تک یہ قحط سالی ختم نہیں ہوتی میں

پنیر اور گوشت نہیں کھاؤں گا میری رعایا بھوکی رہے اور عمر کے دستر خوان پر دو قسم کے کھانے ایسا نہیں ہوسکتا۔ عراق سے ایک وفد ملنے کے لیے آیا، پوچھا: تمہارا امیر المؤمنین، تمہارا خلیفہ کہاں ہے؟ کہا: جی وہ بیت المال کے اونٹوں میں ہیں، کیا کر رہا ہے، کہا: اونٹوں کو تیل لگا رہا ہے۔ کسی نے کہا: غلام سے کہہ دیتے غلام بیت المال کے سرکاری اونٹوں کو تیل لگا دیتا، آپ خود کیوں لگا رہے ہیں فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ سے بڑا غلام کون ہوگا، جب مدینہ کے باہر خیمہ میں اس عورت کے بچوں کے لیے گندم اور اناج کی بوری کمر پر لاد کر لے جانے لگے، غلام نے کہا: یہ میں اٹھالوں گا آپ نے کہا: ''قیامت کے دن بھی عمر کا بوجھ تو اٹھائے گا''۔

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ (سورۂ نجم:۳۸)

## دیانت داری

چند اونٹوں کو دیکھا کہ فربہ ہیں اور سرکاری چراگاہ میں چر رہے ہیں کہا یہ اونٹ کس کے ہیں؟ کہا: آپ کے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔ فرمایا: اچھا! امیر المؤمنین کے بیٹے کے اونٹ سرکاری چراگاہ میں چرنے لگے اور فربہ ہونے لگے فرمایا: اے بیٹے! ان اونٹوں کو بیچ کر اصل قیمت تم لینا جو منافع ہے وہ بیت المال میں جمع کرنا، کبھی مشکیزہ میں پانی بھر کر خدمت کر رہے ہیں، کبھی بیت المال کے اونٹوں کو تلاش کرنے کے لیے تپتی دھوپ، صحرا اور ریگستانوں میں پسینہ سے شرابور اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں، کبھی مسجد نبوی میں جھاڑو لگا رہے ہیں، کبھی کیکر کے درخت کے نیچے پتھر کو تکیہ بنا کر لیٹے ہوئے ہیں لیکن ساری رات گشت کرتے ہیں اللہ کے سامنے رونے والے۔

## خوفِ خدا کا غلبہ

ایک دفعہ اپنے خچر پر سوار ہوکر رات کو بھیس بدل کر گشت کر رہے ہیں ایک گھر سے قرآن کی آواز سنائی دی:

وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ (سورۂ طور: ۱ تا ۸)

قسم ہے طور پہاڑ کی۔ قسم ہے لکھی ہوئی کتاب کی، قسم ہے پھیلے ہوئے صحائف کی، قسم ہے بھڑکتے ہوئے سمندر کی، قسم ہے بیت المعمور کی تیرے رب کا عذاب واقع ہوکر رہے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے نہیں ٹال سکتی اس آیت کو سنتے رہے، روتے رہے، خچر سے اتر گئے، دیوار سے ٹیک لگا کر روتے رہے، گریہ طاری ہوگیا، لوگ گھر لے گئے، بستر پر پڑ گئے اس ایک آیت نے دل کو چیر کر رکھ دیا تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ صفات، یہ کارنامے، یہ عبادت، یہ تواضع، یہ بہادری، یہ اپنی رعایا کی خبر گیری اور خدمت ہمارے سامنے ہو۔

## واقعہ شہادت

۲۳ ہجری میں 26 ذی الحج کو ایک ایرانی بدبخت ہے جس کا نام ابولؤلؤ فیروز تھا ایرانی شہزادے اور مذان کے کہنے پر فجر کی نماز میں زہر آلود خنجر سے حملہ کیا اور دو تین بعد یکم محرم الحرام کو شہادت کا تاج سر پر سجائے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کو راضی کیا تھا تو اللہ نے قدردانی کی کیسے؟ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ! مجھے اپنے نبی کے شہر میں

موت دینا، شہادت دینا، اور وہ بھی اپنے نبی کے شہر میں ایک تو شہادت ہو اور نبی کے شہر میں ہو شہید بھی جنت میں ڈائریکٹ جاتا ہے اور مدینہ میں وفات پانے والا بھی جنتی ہوتا ہے۔

## سعادت والی شہادت

یہ دو دعائیں مانگیں اللہ نے دعائیں قبول کیں قدردانی بھی کی کہ جو مانگا وہ بھی دیا اور جو نہیں مانگا اللہ نے وہ بھی دیا، جب شہید ہوئے تو مدینہ میں ہوئے، پھر مدینہ میں مسجد نبوی ﷺ میں ہوئے، پھر مسجد نبوی ﷺ میں محراب کے اندر ہوئے، پھر محراب میں مصلے رسول پر ہوئے، پھر مصلے رسول پر امامت کرتے ہوئے، نماز پڑھاتے ہوئے، تلاوت کرتے ہوئے اللہ نے شہادت عطاء کی یہ ساری سعادتیں بزور بازو کسی کو نصیب نہیں ہوسکتی۔

''این سعادت بزور بازو نیست''

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا تھا۔

## شہادت سے ملنے والا سبق

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت یکم محرم الحرام کو ہے اور محرم اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے گویا کہ اسلامی سال کے پہلے مہینہ کا پہلا دن اور پہلے دن کی پہلی نماز اور اس دن کی پہلی گھڑی میں آپ کی شہادت یہ درس دیتی ہے کہ اسلام میں شہادتوں کی ایک لمبی داستان ہے گزشتہ جمعہ ہم نے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر بات کی تھی وہ ذی الحجہ آخری مہینہ تھا یہ محرم پہلا مہینہ ہے جب تم اسلام پر چلو گے تو پھر حالات آئیں گے، مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا، شہادتوں کے لیے اپنے آپ کو تیار رکھنا پڑے گا، کبھی جان کی شہادت، کبھی

اولاد کی قربانی، کبھی مال کی قربانی، کبھی خواہشات کی قربانی، کبھی رشتہ داروں کی قربانی، کبھی دوستوں کی قربانی دینی پڑے گی تب اللہ راضی ہوگا۔

آرزوئیں خون ہو یا حسرتیں پامال
اب تو اس دل کو تیرے قابل بنانا ہے مجھے

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور شہادت


ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات

- .....سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خصوصیات وصفات۔
- .....قبول اسلام اور امتیازی شان اور دو ہجرتیں۔
- .....مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی امتیازی خصوصیات۔
- .....قربِ قیامت اور فتنوں کی بوچھاڑ۔
- .....حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قابلِ رشک ہدایت، رفاقت اور سخاوت۔
- .....شہادت کی پیشین گوئی اور جنتی ہونے کی بشارت۔
- .....سعادتوں کی فہرست۔
- .....حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض کا خطرناک انجام۔
- .....حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف سازش۔
- .....واقعہ شہادت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

﴿سورۂ زمر، آیت: ۹﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ہر لحظہ مؤمن کی نئی آن نئی شان
کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان میں
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہو تو بنتا ہے مسلمان
ہے راز کسی کو نہیں معلوم کہ مؤمن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت کریمہ سورہ زمر کی تلاوت کی اور سرکارِ دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

## سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خصوصیات

ذی الحج کے مہینے میں، اٹھارہ تاریخ کو، جمعہ کے دن، عصر کے قریب، خلیفہ ثالث، عشرہ مبشرہ میں شامل، سابقین اوّلین کے حامل، ذوالنورین کا لقب پانے والے، اپنے گھر والوں کے ساتھ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت کرنے والے، مدینے میں بھی اپنا حصّہ ڈالنے والے، نبی کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے جن کے عقد میں آئیں، جامع القرآن، ناشر القرآن، داعی القرآن مسجد نبوی کی توسیع کرنے والے، بئر رومہ کا پانی مسلمانوں کے لئے وقف کرنے والے، اپنی نگرانی میں پہلا بحری بیڑہ تیار کرانے والے، خراسان اور افریقہ کے علاقوں کو

فتح کرنے والے، رسول اللہ ﷺ کے سفیر اور قاصد بننے والے، رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی، چوتھے نمبر پر اسلام قبول کرنے والے، آقا ﷺ کی زبان سے دو دفعہ جنت کی بشارت لینے والے، دو دفعہ آقا ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے، شرم و حیا کے پیکر، سخاوت کے، جود و سخا کے منبع'' عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ '' کی شہادت کا دن ہے، اس لیے اسی مناسبت سے ان کی سیرت پر کچھ گزارشات کرنا چاہوں گا۔

حضرت عثمان ان کا نام ہے، والد عفان بن ابی العاص ہیں والدہ عروہ بنت قریظ ہیں نانی بیضہ بنت عبد المطلب ہے، عام الفیل کے چھٹے سال ان کی پیدائش ہوئی اور رسول اللہ ﷺ سے ان کا شجرہ نسب ملتا ہے، ہر صحابی جنّتی ہے اور اس سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۔اللہ نے سب ہی سے جنت کا وعدہ کیا ہے لیکن کچھ صحابہ کے امتیازات ان کی خصوصیات، ان کے فضائل اور مناقب کچھ زیادہ ہی ہیں۔

## قرآن کی گواہی

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی انہی خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں قرآن کریم کی جو آیت میں نے تلاوت کی کہ وہ آدمی جو فرمانبردار رہے، ساری رات سجدے میں گزار دیتا ہے، اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ کی رحمت کا طلب گار ہے اس آیت سے مراد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔

## قبول اسلام

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ابتدا میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دعوت پر مسلمان ہوئے

اور شروع ہی سے ان کے اندر حیاء کا مادّہ بدرجہ اتم موجود تھا، زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی شراب نہیں پی، کبھی گانا نہیں گایا، کبھی بت پرستی نہیں کی، کبھی شرک نہیں کیا، کبھی جھوٹ نہیں بولا، کبھی کسی کے ساتھ خیانت نہیں کی، اسلام کی اکثر خوبیاں پہلے سے ان میں موجود تھیں لہٰذا فوراً اسلام کی دعوت پر لبیک کہہ کر مسلمان ہوگئے۔

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امتیازی خصوصیت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے دو نوروں والا اس کا سبب یہ ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے آخری انسان تک کسی کو یہ فضیلت نہیں ملی جو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو ملی اور وہ کیا ہے؟ کہ آپ کے عقد میں نبی کی دو بیٹیاں آئیں یہ نسبت، یہ سعادت، یہ فضیلت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے آخری انسانوں میں سے کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی، پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا۔

## حبشہ کی طرف ہجرت

اور جب بدر کا موقعہ آیا جیسے میں نے عرض کیا کہ جب مشرکین کے مظالم سے تنگ آئے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اپنی اہلیہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر جب حالات کچھ سیٹل ہوئے تو واپس آئے پھر مدینے کی طرف بھی ہجرت کی اور ہجرت کے ایک سال بعد جب بدر کا موقعہ آیا تو ان کی اہلیہ، نبی کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ تم بدر کی جنگ میں ہمارے ساتھ نہیں جانا، اپنی اہلیہ کی تیمارداری اور عیادت کرنا، وہ

صاحب فراش تھیں کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روکا کہ اپنی اہلیہ میری بیٹی کی عیادت اور تیمار داری کرو، تمہیں بدر میں شریک ہونے والوں کی طرح اجر بھی ملے گا اور مال غنیمت کا حصہ بھی ملے گا، چنانچہ جب مسلمان جنگ بدر جیت گئے اور واپس مدینے آئے تو اسی دور ان حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا دار فانی سے کوچ کر گئیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور کچھ لوگ انہیں دفنانے میں مصروف تھے۔

## دو غم

تو گویا کہ ان پر دو غم کے پہاڑ ٹوٹے! ایک کفر اور اسلام کی پہلی جنگ، جنگِ بدر میں چاہت کے باوجود شریک نہ ہو سکے اور دوسرا ان کی اہلیہ بھی داغ مفارقت دے کر جدا ہو گئی لیکن جیسے میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں بدر میں شریک ہونے والوں کا اجر بھی ملے گا اور مال غنیمت کا تمہیں حصہ بھی ملے گا۔

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا طرّۂ امتیاز

تو حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہر وقت کبیدہ خاطر رہتے، غمگین اور حزین رہتے، حزن وملال کی کیفیت طاری رہتی کسی نے پوچھا کیوں؟ فرمایا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے قیامت کے دن ساری قرابت داریاں اور رشتے داریاں ختم ہو جائے گی سوائے میری قرابت کے تو میرا نبی سے جو رشتہ تھا داماد ہونے کا وہ ختم ہو گیا، تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری بیٹی اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کروایا کہ یہ نسبت برقرار رہے اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بھی فرمایا کہ اگر میری سو بیٹیاں ہوتیں ایک ایک کا انتقال

ہوتا رہتا میں یکے بعد دیگرے عثمان کے نکاح میں دیتا رہتا، اتنی بڑی فضیلت ہے اور ایک روایت کا مفہوم یہ ہے فرمایا جبرائیل امین آقا ﷺ کے پاس آئے۔

اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ

اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح عثمان سے کراؤں اور نبی کی دو بیٹیاں جس کے نکاح میں رہیں تو اس کو ذوالنورین، دونوروں والا کہا جاتا ہے اور یہ سعادت رہتی دنیا میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے۔

## شرم وحیا کے پیکر

حیاء کا وصف ان میں اتنا زیادہ تھا کہ ایک دفعہ آقا ﷺ تشریف فرما ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے پنڈلی پر کپڑا نہیں ڈالا، تھوڑی دیر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے آپ اسی ہیئت میں بیٹھے رہے، آپ نے اپنی پنڈلی پر کپڑا نہیں ڈالا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے آپ نے فوراً اپنی پنڈلی کو چھپالیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: آقا میرے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے آپ اسی ہیئت میں بیٹھے رہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے آپ اسی ہیئت میں بیٹھے رہے، عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر آپ نے پنڈلی پر کپڑا صحیح کرلیا آقا ﷺ نے فرمایا کہ:

اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ

عثمان بہت زیادہ شرمیلا ہے، بہت زیادہ حیا کرنے والا ہے مجھے یہ ڈر تھا کہ یہ حیا کی وجہ سے اپنی بات نہیں کہہ پائے گا پھر فرمایا میں اس سے حیا کیوں نہ کروں۔

## تَسْتَحْيِ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ

آسمان کے فرشتے بھی جس سے حیا کرتے ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

هُوَ إِمْرَءٌ ۔عثمان وہ آدمی ہے جس کو آسمان میں بھی ذوالنورین کے لقب سے پکارا جاتا ہے

ایک فرشتہ نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باقاعدہ یہ خوشخبری دی کہ فرمایا: یہ جو عثمان ہے آسمان والوں میں اس کو ذوالنورین کہا جاتا ہے اور اس کی بہت زیادہ قدر ومنزلت ہے آسمان والوں کے ہاں بھی۔

## مختلف صحابہ کرام کی امتیازی خصوصیات

جیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ: أَرْحَمُ أُمَّتِي ۔

میری امت کا سب سے زیادہ رحم دل انسان ابوبکر ہے

أَشَدُّهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ ۔

دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

أَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ

حلال اور حرام کو زیادہ جاننے والا حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ ہیں ۔

أَعْلَمُهُمْ بِالْفَرَائِضِ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ

فرائض کو زیادہ جاننے والا زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ ہے۔

أَقْرَءُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ أُبَيُّ ابْنُ كَعْبٍ

قرآن کو اچھا پڑھنے والا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔

أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ

اس امت کا سب سے بڑا امانت دار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ہے۔

اَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ

سب سے زیادہ اچھے فیصلے کرنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ

سب سے زیادہ پاکیزہ اور حیاء سے متصف انسان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں

## قرب قیامت اور فتنوں کی بوچھاڑ

ایک دفعہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں صحابہ موجود ہیں، آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور فتنوں کو قریب دکھلایا کہ قیامت کے قریب فتنے آئیں گے اور ہر فتنہ پہلے فتنے سے زیادہ خطرناک ہوگا:

كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

جیسے مغرب کے بعد اندھیرا بڑھ جاتا ہے پھر اس کے دو گھنٹے کے بعد ڈارکنس اور زیادہ ہو جاتی ہے اسی طرح ہر فتنہ پہلے فتنہ سے زیادہ خطرناک ہوگا اور فتنے ایسے پے در پے آئیں گے۔

كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے اور جیسے تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جائے تو دانے پے در پے گرتے ہیں۔

مُتَوَالِيًا

اسی طرح فتنے آئیں گے بردبار اور حلیم الطبع آدمی بھی ششدر اور حیران

رہ جائے گا کیا ہو رہا ہے:

یُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا

شام کو آدمی مسلمان صبح کافر

یُصْبِحُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا

صبح آدمی مسلمان شام کو کافر

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہدایت کے چراغ

اس موقعہ پر فتنوں کے زمانے میں

ھٰذَا یَوْمَئِذٍ عَلَی الْھُدٰی۔ وہ آدمی ہدایت پر ہوگا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے مڑ کر دیکھا ایک آدمی سر پر چادر ڈالے ہوئے گزر رہا ہے ایک صحابی فرماتے ہے میں دوڑ لگا کر قریب گیا اور میں نے چادر ہٹا کر دیکھا تو عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کا چہرہ مجھے نظر آیا اللہ اکبر کبیرًا۔

## جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت

آپ نے فرمایا:

لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ

ہر نبی کا جنت میں ایک خاص ساتھی ہوگا، جنت میں میرا ساتھی عثمان ہوگا۔

جب آدمی سفر پر جاتا ہے تو سوچتا ہے کہ کس دوست کو لے کر جاؤں جو میرے مزاج کو سمجھتا ہو، جو میری طبیعت کو سمجھتا ہو، جو میری اچھی خدمت کر سکے، جس سے سیٹنگ ہو، مزاج شناس ہو جس کے ساتھ سفر میں مزہ آئے، سفر کا پتا ہی نہ چلے، آدمی بڑی مشکلوں سے کسی ایک کا انتخاب کرتا ہے، رحمت للعالمین کی انتخاب کی نظر جس پر ٹھہری وہ خوش قسمت انسان حضرت عثمان بن

عفان ہیں اور وہ بھی جنت میں رفاقت۔ ایں سعادت بزور بازو نیست

یہ مرتبہ بلند ملا جسے مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دارو رسد کہاں

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قابل رشک سخاوت

سخاوت اتنی ہے کہ جب مدینہ منورہ ہجرت کر کے مہاجرین آئے تو وہاں کا پانی مہاجرین کو راس نہیں آیا ایک کنواں تھا رومہ جس کا پانی ان کو راس آرہا تھا تو وہ قبیلۂ غفار کے ایک آدمی کا تھا تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:

بِعْنِيهَا بِعَيْنٍ فِي الْجَنَّةِ

یہ کنواں مجھے بیچ اور اس کے بدلے میں جنت میں چشمہ لے لے اس نے کہا اللہ کے رسول میں تو اسے پیسوں سے فروخت کروں گا، مفت دوں گا تو میرے گھرانے کا گزر بسر اسی سے ہے اس کا پانی بیچ کر گزارہ کرتا ہوں۔

بعض نے کہا وہ یہودی کا تھا اس نے کہا میں تو نہیں بیچوں گا، بہت مہنگا بیچوں گا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ۳۵۰۰۰ (پینتیس ہزار) درہم میں اس زمانے کے آج کل کے کڑوروں روپے دے کر اس کنویں کو خریدا اور اس کا پانی مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا اور بعد میں پھر اسی کنویں کا پانی ان پر بند کر دیا گیا سازشیوں نے اور بلوائیوں نے جب محاصرہ کیا تھا۔

ایک دفعہ مدینہ میں قحط پڑ گیا، گندم اور غلہ ختم ہو گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بقیع غرقد کی طرف گئے پندرہ اونٹ اناج سے لدے ہوئے خرید لئے تین اونٹ اپنے اہل خانہ کی ضروریات کے لیے رکھے اور بارہ اونٹ راہ خدا میں وقف

کردیئے۔ جَیْشُ الْعُسْرَۃِ۔ تنگی والا لشکر۔

## غزوہ تبوک کے موقعہ پر سخاوت

غزوہ تبوک جب رومیوں نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے چالیس ہزار کا لشکر بھیجا تو رسول اللہ ﷺ غمگین ہوگئے اور مختلف علاقوں میں مسلمانوں کو خطوط بھیج کر جمع کیا اور فرمایا کہ سفر دور ہے اور کافروں کی تعداد بھی زیادہ ہے اور کھجوریں پک رہی ہیں اسی پر ان کی پوری معیشت کا دار و مدار تھا لیکن جانا بھی ضروری ہے، اسباب بھی نہیں ہے، سامان بھی نہیں ہے، کیا کریں کیسے کریں؟۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے فرمایا دوسو اونٹ سامان سے لدے ہوئے ،اسلحہ سے لدے ہوئے راہ خدا میں وقف کرتا ہوں، آقا ﷺ خوش ہوگئے اگلے دن یا اسی دن کچھ لمحے بعد آپ ﷺ نے پھر کہا اور کوئی اعلان کرے پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے کہا جی دوسو اونٹ سامان لدے ہوئے اور دوسری روایت کے مطابق نوسوستر اونٹ تقریبا ایک ہزار اونٹ سامان سے لدے ہوئے ستر گھوڑے سات سو اوقیہ چاندی اور دس ہزار دینار راہ خدا میں جب وقف کیے تو آقا ﷺ کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا آقا ﷺ نے ان دیناروں کو ہوا میں ایسے اچھال کر کہا تھا عثمان رضی اللہ عنہ تو نے جنت خرید لی۔فرمایا آج کے بعد اگر عثمان کوئی نیک عمل نہ کرے یہ اس کی نجات کے لیے کافی ہے۔ کئی غلاموں کو آپ نے آزاد کیا تھا۔

## شہادت کی پیشین گوئی

ایک روایت کے مطابق آپ غار حرا میں موجود ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

بھی موجود ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں تو غار حرا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا کیوں ہلتا ہے۔

فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ

تجھ پر ایک نبی اور ایک صدیق اور ایک شہید ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا اشارہ اور پیشین گوئی آپ پہلے دے چکے ہیں پھر ایک موقعہ پر احد پہاڑ پر آپ کھڑے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہیں وہاں بھی جب وہ احد پہاڑ ہلا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں ہلتا ہے۔ اُسْكُنْ۔ ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

## جنتی ہونے کی بشارت

یہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آقا ایک دفعہ ایک باغ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ساتھ تھے وہ خادم بن کر رہتے تھے تو کسی نے باغ کا دروازہ بجایا، کھٹکھٹایا تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ جاؤ

اِفْتَحْ لَهٗ۔ دروازہ کھولو اور جو بھی ہے۔ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ۔ جنت کی خوشخبری بھی دو اور میرے بعد خلافت کی خوشخبری بھی دو جب حضرت انس نے جا کر دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہ اندر آ گئے دروازہ بند ہو گیا تھوڑی دیر بعد پھر دروازہ بجا پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہا جاؤ

اِفْتَحْ لَهٗ۔ دروازہ کھولو۔

بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ۔ جنت کی خوشخبری دو۔

وَالْخِلَافَةُ مِنْ بَعْدِ أَبِي بَكْرٍ

اور ابوبکر کے بعد خلافت کی خوشخبری دو

جا کر دروازہ کھولا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آ گئے اور دروازہ بند ہو گیا۔

پھر دروازہ بجایا گیا آقا ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہا:

اِفْتَحْ لَهُ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهُ وَالْخِلَافَةُ مِنْ بَعْدِ عُمَرَ

جا کر دروازہ کھولو جنت کی خوشخبری دو عمر کے بعد خلیفہ بننے کی بشارت دو لیکن مصائب اور آلام کے ساتھ، فتنوں کے ساتھ کہ اس کے دور میں فتنے آئیں گے۔

## سعادتوں کی فہرست

اور ایک روایت میں ہے کہ ان کو شہادت کی خوشخبری دو کہ تجھے شہید کیا جائے گا جا کر دروازہ کھولا خلیفہ ثالث، داماد نبی ﷺ ہم زلف علی، ذو النورین، جامع القرآن، ناشر القرآن، حبشہ کی طرف گھر والوں کے ساتھ پہلی ہجرت کرنے والا، مدینہ کی ہجرت میں شریک ہونے والا، بدر میں شریک نہ ہونے کے باوجود مال غنیمت اور اجر لینے والا، بئر رومہ کو خرید کر وقف کرنے والا، مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کرنے والا جیش العسرہ میں ایک ہزار اونٹ 70 گھوڑے 700 اوقیہ دس ہزار دینار راہ خدا میں وقف کرنے والا، قحط سالی کے موقعہ پر بقیع غرقد میں خریدے ہوئے بارہ غلے اور اناج سے لدے ہوئے اونٹ آقا ﷺ کی خدمت میں دینے والا، صلح حدیبیہ میں سفیر اور قاصد بن کر جانے والا، نبی نے جس کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ کہا تھا یہ سعادت عظمیٰ پانے والا، اتنا بڑا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سامنے موجود ہے آپ کو جنت کی خوشخبری بھی دی جا رہی ہے، خلافت کی بھی اور اشارہ بھی دیا جا رہا ہے کہ سازشی اپنی سازش کا جال پھیلائیں

گے اور آپ کو شہادت کا مرتبہ پہنائیں گے اس موقعہ پر وہ آپ سے خلافت کو چھیننے کی کوشش کریں گے۔ فَلَا تَخْلَعْهُ۔

خلافت دینا نہیں شہید ہوجانا لیکن خلافت ان کے حوالے نہیں کرنا تو یہ بشارتیں انہیں مل رہی ہیں اور قرآن کی آیت :

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا (سورۂ زمر آیت:۹)

ساری رات عبادت کرنے والا عثمان رضی اللہ عنہ ہے، اللہ سے ڈرنے والا عثمان رضی اللہ عنہ ہے، اللہ کی رحمت کا طلبگار عثمان رضی اللہ عنہ ہے۔

## حضور ﷺ کی انوکھی دعا

رسول اللہ ﷺ نے جب ان دیناروں کو ہوا میں اچھال کر کہا تھا اور آپ ﷺ نے ایسی دعا کی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ایسی دعا نہ اس سے پہلے آقا ﷺ کی زبان سے سنی اور نہ اس کے بعد کسی کے لیے سنی اللہ نے فرمایا آقا ﷺ فرماتے ہیں اللہ عثمان کو یہ دے، عثمان کے ساتھ یہ معاملہ کر، عثمان کو یہ مقام اور یہ مرتبہ عطا کر۔

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض کا خطرناک انجام

ایک دفعہ جنازہ پیش کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا میں یہ جنازہ نہیں پڑھاؤں گا صحابہ حیران ہوگئے کہ آقا ﷺ نے آج تک کسی کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار نہیں کیا، رحمت کا وصف اتنا زیادہ تھا یہاں تک کہ رئیس المنافقین کے بیٹے نے کہا کہ میرے والد کا جنازہ آپ پڑھائیں شاید اس کی برکت سے بخشش ہوجائے آپ نے جنازہ بھی پڑھایا اور آپ نے اپنا جبہ بھی

اتار کر دیا لیکن اس آدمی کا جنازہ آقا ﷺ نے فرمایا میں نہیں پڑھاؤں گا وجہ پوچھی گئی؟ فرمایا یہ عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے، اللہ اس سے بغض رکھتا ہے جس سے اللہ بغض رکھے اس کا جنازہ میں نہیں پڑھا سکتا عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والو! اپنے کالے کرتوتوں سے باز آجاؤ جسے جنت میں آقا ﷺ اپنا رفیق کہے، اپنے ہاتھ کو آقا ﷺ جس کا ہاتھ کہے، دنیا میں جسے جنتی ہونے کی بشارت ملے، فتنوں میں بھی جس کے حق پر ہونے کی گواہی رسول اللہ دے، جس کی خلافت اور شہادت کی پیشین گوئی بھی رسول اللہ نے کی ہو، رسول اللہ کے اشارہ آبرو پر سب سے زیادہ اپنے مال کو جو وقف کرنے والا ہو، ایک رکعت میں جو پورا قرآن پڑھنے والا ہو، دن بھر جو روزہ رکھنے والا ہو، سجدوں سے اللہ کی زمین کو منور کرنے والا ہو اس سے بغض رکھتے ہو۔

## اعتراض و جواب

دوسرا اعتراض ان پر یہ ہوتا ہے کہ جی یہ حدیبیہ کی بیعت میں شریک نہیں تھے عقل کے اندھو! حدیبیہ کی بیعت ہوئی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وجہ سے تھی اگر اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی معتمد خاص ہوتا، کوئی قابل اعتماد ہوتا تو آقا ﷺ اسے قاصد بنا کر بھیجتے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قاصد بنا کر بھیجا اور اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ مشرکین بھی ان کی عزت اور تکریم کیا کرتے تھے تو مشرکین نے انہیں روک لیا کہا بھائی آپ کو اکیلے طواف کرنا ہے تو کرلیں لیکن ہم رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو اجازت نہیں دیں گے۔

## محبت کی انتہاء

آپ بتائیں! کافی عرصہ بعد جس کو حرم میں جانے کا موقعہ ملے، حجر اسود

بھی سامنے ہو، رکن یمانی بھی سامنے ہو، رکن عراقی بھی سامنے ہو، حطیم بھی نظر آرہا ہو، میزاب رحمت بھی ہے ملتزم کا دروازہ بھی ہے مقام ابراہیم بھی ہے طواف کا موقعہ بھی ہے، زمزم کا پانی بھی ہے، صفا مروہ کی سعی بھی ہے، بیت اللہ میں اندر داخل ہونے کا موقعہ بھی ہے، اتنی سعادتوں کو دیکھ کر عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا میرا ضمیر گوارہ نہیں کرتا کہ یہ ساری سعادتیں محمد رسول اللہ کے بغیر ہوں۔

## بیعت رضوان

تو بہر حال افواہ پھیلا دی گئی عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب پتا چلا تقریباً چودہ سو صحابہ کو جمع کیا اور موت اور جہاد پر بیعت لی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتقام لینے پر بیعت لی اور سب نے ایک ایک کر کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بیعت کی جب عثمان رضی اللہ عنہ کا نمبر آیا تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کو اٹھا کر کہا کہ یہ عثمان کی جگہ میں محمد رسول اللہ بیعت کر رہا ہوں۔

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف سازشیں

اتنی بڑی سعادتیں جسے ملیں آج اس کی شہادت کا تذکرہ نہیں تو بہر حال اب میں شہادت کے اوپر بات کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے خلاف سازشیں ہوئیں اور چونکہ اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم فتوحات کے سلسلے میں باہر تھے اور پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی طبیعت نرم تھی آپ دیکھ رہے تھے یہ سازشیں کر رہا ہے لیکن آپ صاف فرما دیتے تھے اور پھر مختلف لوگوں کے اور قوموں کے لوگ جب اسلام میں داخل ہوئے تو ان کا مزاج بھی الگ تھا اور کچھ لوگ یعنی قریش کسی

دوسرے کو دوسرے قبیلے کو حاکم بننا بھی گوارہ نہیں کرتے تھے تو ان کی سازشیں پھیلتی رہیں آخر میں آکر انہوں نے محاصرہ کرلیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کئی دفعہ پانی لے جانے کی کوشش کرتے رہے لیکن بلوائیوں نے راستہ روکا اور لڑنے کی اجازت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نہیں دی، فرمایا مدنیہ رسول کو خون سے رنگین نہیں کرنا چاہتا اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت بھی تھی کہ شہادت تو مجھے ملنی ہے یہ دونوں چیزیں آپ کے سامنے تھیں۔

## ظلم کے پہاڑ

تو اسی بئر رومہ کا پانی آپ پر بند کیا گیا جو خود خرید کر وقف کیا تھا، اسی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھنے سے روکا گیا کہ جس میں توسیع ان کے پیسوں سے ہوئی تھی بہر حال حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو آپ کے پہرے کے لیے بھیجا۔

## واقعۂ شہادت

لیکن بلوائیوں نے دیوار پھلانگ کر جب حملہ کیا اور سر پر لوہے کی راڈ ماری اور پھر تلواریں چلائی اور زخمی کیا تو اس وقت جمعہ کا دن تھا، عصر کا وقت تھا، قرآن کی تلاوت کر رہے تھے قرآن سامنے کھلا ہوا تھا جس آیت پر خون گرا۔

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۳۷﴾

روزے کی حالت میں تھے استقامت کا پہاڑ بن کر خلیفہ ثالث کے عہدے پر فائز اور براجمان تھے۔

## بہترین خواب

فرمایا اس دن آپ رضی اللہ عنہ نے خواب میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان! تیرا محاصرہ ہو چکا ہے جی ہاں بلوائی قتل کرنے لگے ہیں جی ہاں فرمایا تم چاہو تو تمہاری مدد کی جائے گی اگر تم چاہو تو آکر ہمارے ساتھ افطار کرلو ہم تمہارے انتظار میں ہیں عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے افطار کو، شہادت کو، نبی کی معیت کو ترجیح دی فرمایا آپ رضی اللہ عنہ کی رفاقت چاہتا ہوں لہٰذا بے دردی کے ساتھ اس خلیفہ ثالث کو شہید کیا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جو کردار ہے وہ رہتی دنیا کے لئے ایک مشعل راہ ہے، ہم بھی ان کی طرح قرآن سے محبت کریں، ہم بھی ان کی طرح خیر خواہی کا جذبہ رکھیں، ہم بھی ان کی طرح شرم و حیا کے پیکر بن جائیں، ہم بھی ان کی طرح جود و سخا کے دریا بہادیں، ہم ان کی طرح خیر خواہی کریں ان شاء اللہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چل کر ہی ہمیں جنت ملے گی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب ملے گا، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ملے گی، شفاعت کے مستحق ٹھہریں گے، جنت میں دخول اوّل ملے گا، حوض کوثر پر چھلکتے جام ملیں گے اور اللہ کا دیدار ملے گا۔

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
# کی امتیازی شان و خصوصیات


ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی  ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی۔

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات

- .....عشرۂ ذی الحجہ کی اہمیت وفضیلت۔
- .....اسلامی تاریخ شہادتوں سے رنگین۔
- .....حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا شجرۂ نسب اور تعارف۔
- .....لقب ''ذوالنورین'' کی تین وجوہات۔
- .....صلح حدیبیہ اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر۔
- .....آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کی انتہاء۔
- .....حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی انتہاء۔
- .....حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت کے واقعات۔
- .....شہادت کا کربناک واقعہ۔
- .....ہمارا پیغام ساری دنیا کے نام۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ط ﴿سورۂ زمر آیت:۹﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَرَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّةِ عُثْمَانُ۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

## عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم ،فرقان مجید کی تیسویں پارے کی سورہ زمر کی ایک آیت تلاوت کی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی ہے جو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے، یہ ذی الحج کا مہینہ ہے، اس کے پہلے عشرہ کو خصوصی فضیلت حاصل ہے، ہر دن کے روزے پر ایک سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے، نو ذی الحج یوم عرفہ کے روزے پر ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہ معاف ہوتے ہیں، انہی ایام میں حج کیا جاتا ہے، تکبیرات تشریق پڑھی جاتی ہیں، قربانی کا عمل کیا جاتا ہے۔

## قربانی کا جذبہ پوری زندگی کے لیے

اسلام قربانی مانگتا ہے، مال کی بھی، جان کی بھی، اولاد کی بھی، خواہشات کی بھی، اور یہ قربانی کا تقاضا پورا سال اور پوری زندگی ہماری طرف متوجہ رہتا ہے، ہم نے قربانی کو ذی الحجہ کے تین دنوں میں جانور ذبح کرنے کے ساتھ خاص کر دیا، حالانکہ قربانی کا لفظ عربی کا لفظ ہے، قربانی کی ابتداء آدم علیہ السلام کے دور سے ہوئی اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا قربانی عربی میں کہتے ہیں:

مَا یَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ ذَبْحٍ وَغَیْرِہٖ

ہر وہ عمل جس سے اللہ کا قرب حاصل کیا جائے جس سے بندہ اللہ کے قریب ہوجائے، جس سے بندہ اللہ کا مقرب بن جائے، جس سے بندے اور

اس کے ربّ کے درمیان تعلق مضبوط ہوجائے، ہر اس عمل کو قربانی کہا جاتا ہے۔

چاہے نماز پڑھ کر اللہ کا قرب حاصل کرو، چاہے روزہ رکھ کر اللہ کا قرب حاصل کرو، چاہے زکوٰۃ دے کر اللہ کا قرب حاصل کرو، چاہے جانور ذبح کر کے اللہ کا قرب حاصل کرو، چاہے تبلیغ میں نکل کر اللہ کا قرب حاصل کرو، چاہے گناہوں سے بچ کر اللہ کا قرب حاصل کرو، تو گویا کہ ہم روزانہ قربانی کر سکتے ہیں، روزانہ قربانی دے سکتے ہیں، ہر ہر عمل سے اللہ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔

## اسلامی تاریخ شہادتوں سے رنگین ہے

اسلام کے اندر قربانیوں کی ایک تاریخ ملتی ہے، اسلامی سال کے بارہ مہینے ہیں، محرم سے شروع ہوتے ہیں ذی الحج پر ختم ہوتے ہیں، محرم کے پہلے دن میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شہادت دے رہے ہیں، اسی محرم کی دس تاریخ کو کربلا کے میدان میں حسین ابن علی رضی اللہ عنہ شہادت پیش کر رہے ہیں، اسی ذی الحجہ کی اٹھارہ تاریخ کو جمعہ کے دن قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قربانی پیش کر رہے ہیں، شہید ہو رہے ہیں، آپ کوئی مہینہ اٹھا کر دیکھ لیں، آپ مکی دور دیکھ لیں، آپ مدنی دور اٹھا کر دیکھ لیں، آپ کو قربانیوں کی، شہادتوں کی لازوال داستانیں نظر آئیں گی۔

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا شجرۂ نسب وتعارف

تو اسی مناسبت سے آج عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شان اور ان کی شہادت پر کچھ گفتگو کرنا چاہوں گا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پورا نام اور شجرہ نسب یوں ہے۔عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدمناف

،عبدمناف پر آ کر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا شجرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

ان کی والدہ کا نام عروہ بنت قریض بن ربیعہ بن حبیب بن عبدالشمس بن عبدمناف ان کی والدہ کا شجرہ نسب بھی عبدمناف پر پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

یہ چوتھے نمبر پر اسلام قبول کرنے والے صحابی ہیں، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دعوت پر مسلمان ہوئے اور ان کی پیدائش عام الفیل جس سال ابرہہ کے لشکر پر اللہ نے ابابیل پرندوں کو بھیجا، تو اس واقعہ کے پچاس یا پچپن دن بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ولادت ہوئی اور اس واقعہ کے تقریباً چھ سال بعد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ طائف میں پیدا ہوئے، گویا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ سال کم تھے اور ان کا لقب ہے ذوی النورین۔

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوی النورین کیوں کہا جاتا ہے؟

نورین ، نور کی تثنیہ ہے، ذوی النورین کا عربی میں مطلب ہوتا ہے، دو نوروں والا، ان کو ذوی النورین کیوں کہا جاتا ہے؟

## پہلی وجہ

جو مشہور وجہ ہے جو آپ بار بار سنتے ہیں کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں حضرت رقیہ اور حضرت امّ کلثوم رضی اللہ عنہما یکے بعد دیگرے آئیں تھیں، جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا تو اس کے بعد ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نکاح ہوا، یہ دھرتی پر واحد خوش قسمت انسان ہیں جن کے عقد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آئیں اور ابن عساکر کے اندر حوالہ موجود ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ اَنَّ لِیْ اَرْبَعِیْنَ

اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتی، ایک ایک کا انتقال ہوتا رہتا تو میں ایک ایک عثمان رضی اللہ عنہ کو نکاح میں دیتا رہتا، جس کے حیا اور پاک دامنی کے چرچے آسمانوں پر تھے، جس کی حیا فرشتوں کے لئے بھی قابل رشک تھی، جس کو لسان نبوت سے اتنا بڑا اعزاز ملا، اگر کوئی اس صحابی کی خلافت کا انکار کرتا ہے ،اگر کوئی اس پاک دامن انسان پر کیچڑ اچھالتا ہے تو اس کا اسلام سے کوئی تعلق ہوسکتا ہے؟

ہم مانتے ہیں کہ حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کربلا کے میدان میں جرأت اور جواں مردی کی تصویر بن کر شہید ہوئے، ان کی جرأت اور شہادت کو سلام، لیکن سیّد الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بھی اُحد کے دامن میں رسول اللہ ﷺ پر نچھاور ہوگئے، ان کی شہادت کو بھی سلام، عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ اٹھارہ ذی الحج کو، مسجد نبوی کے جوار میں قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے مظلومانہ طور شہید ہوگئے ان کی شہادت کو بھی سلام۔

## دوسری وجہ

ذوی النورین کہنے کی دوسری وجہ جو میں آپ کو بتلانے جارہا ہوں کہ ان کو ذوی النورین کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا کہ یہ روزانہ قیام اللیل، تہجد میں ایک قرآن ختم فرمایا کرتے تھے، آپ حیران ہوں گے کہ یہ کیسے کرتے تھے، یہ آج بھی لوگ کرتے ہیں اور عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے اس حیرت کا جواب دیا، فرمایا کہ اگر تمہارے دل پاک ہوجائیں، حسد، کینہ، بغض، چغلی، بدنظری، ڈرامہ،

فلم، رشوت، سود، ملاوٹ، اگر اس سے تمہارے دل پاک ہوجائیں۔

مَا شِبِعْتُ مِنْ كَلَامِ رَبِّكُمْ

تو اپنے رب کے کلام سے تمہیں کبھی سیری نہ ہو۔

کبھی دل نہ اکتائے، کبھی اکتاہٹ کا شکار نہ ہو، تو چونکہ یہ رات کو قیام اللیل میں پورا قرآن پڑھا کرتے تھے تو قیام اللیل، تہجد ایک نور، پورا قرآن پڑھنا ایک نور، تو روزانہ رات کو دو نور حاصل کیا کرتے تھے تو اس لیے بھی انہیں ذوی النورین کہا جاتا ہے۔

## تیسری وجہ

تیسری وجہ فرمایا کہ عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے پہلے بھی سخی تھے اور اسلام لانے کے بعد بھی سخی تھے، یہ دو سخاوتیں جمع ہوگئیں، دو نور جمع ہوگئے اسی لیے بھی انہیں ذوی النورین کہا جاتا ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ زمر تیسویں پارے کی جو آیت میں نے تلاوت کی:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ ﴿سورۂ زمر آیت:۹﴾

بھلا وہ آدمی جو فرمانبرداری کرتا ہے، ساری رات کبھی سجدہ میں ہے، کبھی قیام میں ہے۔ وَيَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ۔

آخرت سے ڈر لگ رہا ہے، رب کی رحمت کا طلب گار ہے۔ فرمایا یہ چار صفات جس میں آگئیں ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کا صحیح مصداق عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔

## اللہ کے قُرب کا بہترین ذریعہ

بندہ اللہ کے سب سے زیادہ قریب جس حالت میں ہوتا ہے وہ سجدہ کی حالت ہے۔

کہا عجب جادو ہے اس سجدہ میں
جتنا نیچے جاتا ہوں اتنا اوپر کو اٹھتا ہوں

بظاہر آدمی نیچے جارہا ہے لیکن حقیقت میں اوپر جارہا ہے۔

حضرت یحییٰ کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا، حضرت آپ اتنا طویل سجدہ کیوں کرتے ہیں وجہ کیا ہے؟

فرمایا سجدہ میں جاتا ہوں یوں لگتا ہے کہ محبوب کے قدموں میں سر رکھ دیا اٹھانے کو جی ہی نہیں چاہتا۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے بندہ کو نجات
سنی نہ مصر و فلسطین میں آذاں میں نے
دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشہ سیماب
وہ سجدہ روح زمین جس سے کانپ جاتی
آج اس سجدے کو ترستے ہیں منبر و محراب

## آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کیوں سوج جاتے تھے؟

وَقَائِمًا۔ قیام کرتا ہے، اتنا لمبا قیام کہ جس میں آدمی پندرہ پارے پڑھ لے۔

خود رسول اللہ ﷺ بعض اوقات اتنا لمبا قیام فرماتے کہ اس میں پانچ پارے پڑھ لیے جائیں، پانچ پارے کوئی حافظ مناسب رفتار سے پڑھے تو کم از کم پندرہ منٹ فی پارہ لگتا ہے، تو آپ اندازہ کریں کہ سوا گھنٹہ، ڈیڑھ گھنٹہ رسول اللہ ﷺ قیام فرما رہے ہیں، پھر اتنا لمبا رکوع فرما رہے ہیں، پھر اتنا لمبا سجدہ فرما رہے ہیں، تبھی تو حدیث میں آیا کہ آپ کے قدم مبارک سوج جاتے تھے۔

## آج ہمارا نماز میں دل کیوں نہیں لگتا؟

آج کوئی امام تھوڑی سی نماز لمبی کر دے، تو نماز میں ہی خیالات آنا شروع ہو جاتے ہیں، آج اس نے کیا کر دیا، مجھے تو دکان میں جانا ہے، میرا تو کسٹمر انتظار کر رہا ہے، میرا تو گھر میں کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا، میرا تو دوست انتظار کر رہا ہے، شیطان کو اتنا رچا بسا لیا ہے، اتنا وہ ہمارے رگ و پے میں سرایت کر چکا ہے، اتنا وہ ہماری رگوں میں پیوست ہو چکا ہے، اتنی ہم نے اس کو اندر تک آپروچ دے دی ہے کہ وہ نماز میں بھی ہمیں نہیں چھوڑتا، اور ہم نماز میں بھی اپنے آپ کو اس سے آزاد نہیں کر پاتے اور پھر کہتے ہیں کہ نماز میں دل نہیں لگتا، تو بھائی اس دل کو صاف کر کے آؤ، اس دل کو خالی کر کے آؤ، پھر دیکھو مسجد میں تمہیں بے چینی ہوتی ہے یا سکون ملتا ہے تلاوت کرتے ہوئے سرور ملتا ہے یا تمہیں پریشانی ہوتی ہے؟

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور خوف قبر

وَيَحْذَرُ الْآخِرَةَ۔ آخرت سے ڈرنے والے، کتنے ڈرنے والے، فرمایا قبر کے پاس آئے اتنا روتے کہ ڈاڑھی مبارک آنسو سے بھیگ جاتی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جو جسامت اور حلیہ روایات میں ملتا ہے فرمایا

درمیانہ قد اور گنجان ڈاڑھی تھی، اب گنجان ڈاڑھی آنسو سے بھیگ جائے یہ دو چار آنسو سے نہیں بھیگتی، گنجان ڈاڑھی بھیگ جائے اس کے لیے تو بہت آنسو چاہیے تو اتنا روتے کہ وہ ڈاڑھی کَثُّ اللِّحْیَۃ۔ گنجان ڈاڑھی آنسو سے بھیگ جاتی۔ تو کسی نے پوچھا! آپ قبر کے پاس آکر اتنا روتے ہیں، اتنا خوف طاری ہوتا ہے، فرمانے لگے کی قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے، پہلا اسٹیپ ہے، اس کو مٹی کا گھڑا نہ سمجھو۔

اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ

یہ قبر جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا جہنم کے گھڑوں میں سے ایک گھڑا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے بارے میں امی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ گھر میں ہوتے تو گھر میں ہم سے گھل مل جاتے، گھر کے کام کاج میں ہمارا ہاتھ بٹاتے، دنیا کی باتیں بھی کرتے کہ ہاں بھائی! موسم کیسا ہے؟ تمہاری فصل کتنی ہوئی؟ بچوں سے پوچھتے تمہاری چڑیا کا کیا حال ہے؟

یَا اَبَا عُمَیْر مَا فَعَلَ النُّغَیْر

گھل مل جاتے، کسی کو قریب کرنے کے لئے تھوڑا سا اس کی فیلڈ میں جانا پڑتا ہے، یہ سنت رسول ہے، فرمایا ہمارے ساتھ گھر کے کاموں میں، گھر کی باتوں میں مصروف رہتے لیکن جب آذان کی آواز سنتے تو یوں بیگانے ہوجاتے کہ جیسے ہمیں جانتے ہی نہیں ہیں۔

وَیَرْجُوْا رَحْمَۃَ رَبِّہٖ

اور اپنے رب کی رحمت کے طلب گار ہیں۔

## دو غلاموں کی مثال

قرآن کی ایک دوسری آیت ہے سورۃ النحل پارہ نمبر 14 فرمایا

هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾

(سورۂ نحل آیت:۷۶)

دو غلاموں کی مثال دی ایک غلام گونگا ہے:

لَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَنْطِقُ بِخَيْرٍ وَلَا بِشَيْءٍ

جو نہ بولتا ہے اور نہ سنتا ہے اور نہ بوجھ اٹھا سکتا ہے بلکہ اپنے مالک پر بوجھ بنا ہوا ہے۔

''نہ کام کا نہ کاج کا دشمن اناج کا'' بعض اولادیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ کام کر کے اپنے والدین کا بوجھ اٹھاتی ہیں اور بعض نالائق ایسی ہوتیں ہیں کہ وہ خود والدین کے اوپر بوجھ بن جاتی ہیں۔

اور دوسرا غلام وہ جو عدل کی تلقین کرتا ہے، صراط مستقیم کی تلقین کرتا ہے کون سا اچھا ہے، فرمایا جو عدل کی بات کرتا ہے، صراط مستقیم پر قائم ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس مثال سے بھی مراد حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔

## صلح حدیبیہ اور سفیر رسول

قرآن کی تیسری آیت سورۃ فتح پارہ نمبر 26 آیت 18۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

(سورۂ فتح آیت:۱۸)

جس کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ تقریباً چودہ سو صحابہ کو لے کر عمرہ کے ارادہ سے نکلتے ہیں حدیبیہ پہنچتے ہیں، مشرکین کی طرف سے پیغام آتا ہے کہ ہم عمرہ کی اجازت نہیں دیں گے، آپ آگے بڑھیں گے تو جنگ چھڑ جائے گی، آپ ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر بھیجتے ہیں، مجھے بتاؤ سفیر کس کو بھیجا جاتا ہے، سفیر کس کو بنایا جاتا ہے، جو ٹیلنٹ ہو، ایجوکیٹڈ ہو، قابل ہو، کولیفائڈ ہو، قابل اعتماد ہو، آپ کا راز دار ہو، آپ کا معتمد خاص ہو، آپ کا مشیر خاص ہو، آپ کا مکمل اس پر اعتماد ہو، آپ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا۔

کچھ بدبخت اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت رضوان میں شریک نہیں تھے، ارے عقل سے پیدل انسانو! بیعت رضوان ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے لئے اور انہیں بھیجا بھی رسول اللہ ﷺ نے تھا۔

## رسول اللہ ﷺ کے لیے عبادت بھی قربان

بہرحال یہ مشرکین کے پاس گئے تو مشرکین نے کہا کہ اگر آپ عمرہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں لیکن مسلمانوں کو اس سال اجازت نہیں دیں گے، آپ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی معیت کے بغیر عمرہ کرلوں میرا ضمیر گوارہ نہیں کرتا، جس عمرے پر اتنا اجر، ایک نماز پر ایک لاکھ نمازوں کا اجر، اس بیت اللہ کو دیکھنے کے لئے آنکھیں ترس رہی تھیں، دل بے تاب اور بے چین تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ کے اذن کے بغیر اتنی بڑی سعادت کو ایکسپٹ نہیں کیا۔

## بغیر تحقیق کے چیزیں وائرل کرنا

بہرحال افواہ پھیلا دی گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا، یہ تیلی لگانے والے ہر دور میں موجود ہوتے ہیں، یہ نیگیٹو پروپیگنڈا کرنے والے ہر دور میں موجود ہوتے ہیں، سوشل میڈیا پر بغیر تحقیق کے چیزیں وائرل کرنے والے ہر وقت موجود ہوتے ہیں، کسی بھی عالم کے متعلق کوئی بات جوڑ کر چلا دی، کوئی بات پرانی ہے، کوئی بات اس نے دوسرے انداز میں کہی ہے، ہمیں تحقیق ہی نہیں ہے، یہ بھی جھوٹ میں آتا ہے فرمایا آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ بغیر تحقیق کے کوئی بات سنے اور اسے پھیلانا شروع کر دے۔

كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

آپ کسی کے بارے میں بھی خواہ وہ سیاست دان ہو، عالم ہو، ڈاکٹر ہو، عام آدمی ہو، آپ اس کے بارے میں چیزیں نہ پھیلائیں، آپ کو اللہ نے داروغہ نہیں بنایا، آپ کو اللہ نے نگہبان نہیں بنایا، یہ چیزیں لگتی چھوٹی ہیں لیکن یہ ہمارا قد چھوٹا کر دیتی ہیں، اللہ کی نظروں میں، ہمیں گرا دیتی ہیں۔

## خون عثمان رضی اللہ عنہ کے انتقام کی بیعت

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جمع کیا فرمایا بدلہ تو لینا ہے، کیکر کا درخت تھا اس درخت کے نیچے چودہ سو صحابہ بیعت کر رہے ہیں، کچھ کچھ صحابہ آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ رہے ہیں بیعت رضوان میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی عدم شرکت پر اعتراض کرنے والو! جب نمبر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا آتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ لہرا کر کہتے ہیں یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ

ہے، میں عثمان کی طرف سے بیعت کر رہا ہوں اپنے ہاتھ کو رسول اللہ ﷺ نے عثمان کا ہاتھ قرار دیا اس کا مقام کتنا بڑا ہوگا؟

یہ مرتبہ بلند ملے جسے مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دادورسد کہاں

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مقام رسول اللہ ﷺ کی نظر میں

ابن ماجہ میں روایت ہے کی جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عثمان! یہ جبرائیل آیا ہوا ہے یہ مجھے خبر دے رہا ہے کہ اللہ نے اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح آسمانوں پر کر دیا ہے، جس کے عقد میں نبی کی دو بیٹیاں بھی ہیں اور دوسری کا نکاح عرش پر اللہ کروا رہا ہے، اور نبی فرما رہے ہیں کہ اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتی تو یکے بعد دیگرے ان کا انتقال ہوتا تو میں عثمان کے نکاح میں دے دیتا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شرکت

تبوک کا سفر ہے دس ہزار صحابہ کے لئے سامان فراہم کرنے والا عثمان رضی اللہ عنہ تھا، ایک ہزار اشرفیاں نبی کی جھولی میں ڈالنے والا عثمان تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان اشرفیوں کو یوں اٹھایا حدیث میں الفاظ ہیں فرمایا عثمان! تیرا یہ عمل اللہ کو اتنا پسند آگیا آج کے بعد اگر تو کوئی نیک عمل بھی نہ کرے تیرے لیے یہی کافی ہے، جسے جنت کا پروانہ رسول دے، اس کے جنتی ہونے پر کوئی اعتراض کرے اور ہم اس کو پی جائیں، چودہ سو صحابہ سے رسول اللہ ﷺ نے بیعت کی، اور بیعت کرنے کے بعد اللہ نے انہیں ایک سرٹیفکیٹ دیا، وہ ہائر

ایجوکیشن کا نہیں تھا، وہ کسی یورپی کنٹری کی کسی بڑی یونیورسٹی کا نہیں تھا، یہاں تو جو گستاخی کرتے ہیں انھیں باہر بھیج دیا جاتا ہے، اور باہر انہیں ایوارڈ ملتا ہے ،اللہ نے ان چودہ سو صحابہ سے اپنی رضا مندی کا اعلان کیا، انہیں سرٹیفکیٹ دیا، ان چودہ سو صحابہ کو جنت کا سرٹیفکیٹ ملا ،اللہ نے اپنی رضامندی کا اعلان کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی برکت سے، بیعت تو ان کے لئے ہو رہی ہے نکتہ سمجھ میں آیا، ایک ہے خود جنت میں جانے والا اور ایک ہے اس کی برکت سے چودہ سو صحابہ کو رضامندی کا جنت کا پروانہ مل رہا ہے۔

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت

مدینہ کے اندر ایک کنواں تھا ''بئر رومہ'' جو ساتھی حج وعمرہ پر جاتے ہیں انہوں نے زیارت کی ہے، اللہ بار بار کرائے، وہ کنواں میٹھے پانی کا ایک یہودی کا تھا، وہ مسلمانوں کو پانی مہنگے داموں بیچتا تھا اور مسلمانوں کی حالت مالی لحاظ سے بہت تنگ تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس زمانہ میں تیس ہزار درہم میں خریدا تھا۔

پھر مسجد نبوی چھوٹی پڑ گئی صحابہ کی تعداد بڑھنے لگی تو مسجد نبوی کے لیے جگہ خریدنے کا نمبر آیا تو پچیس ہزار درہم میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جگہ خرید کر مسجد کو الاٹ کر دی اپنا جو باغ الاٹ کیا تھا آج بھی وہ باغ ان کی اولاد کی ملکیت میں ہے وہ وقف ہے رفاہی اور فلاحی کاموں کے لئے۔

## باغیوں کی جرأت اور ظلم کی انتہاء

اتنا بڑا صحابی، اتنی قربانیاں دینے والا صحابی آخر میں انہیں بھی بے دردی

کے ساتھ شہید کر دیا گیا جب مسجد نبوی میں خطبہ دے رہے ہیں اور خطبہ کے دوران ایک باغی اٹھ کر، کھڑا ہو کر کہتا ہے ہم آپ کی اطاعت نہیں کرتے ،آپ منبر سے اتر جائیں، کونوں کونوں سے شور کی آواز آتی ہے مسجد نبوی میں خلفا کا دور ہے ، نبی علیہ السلام کو پردے فرمائے ہوئے اتنا وقت نہیں ہوا ہے، باغیوں کی جرأت دیکھیں ،سازشوں کا جال دیکھیں، مخالفین کے کرتوت دیکھیں، جگہ جگہ سے آوازیں آرہی ہیں کہ ہم آپ کو برداشت نہیں کریں گے، ایک باغی بدبخت نے آکر وہ عصا جس کو پکڑ کر عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم، صدیق اکبر رضوان اللہ علیہم اجمعین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے اس عصا کو توڑ دیا۔ پھر آپ کو گھر میں محصور کر دیا گیا، کہا کہ آپ کو مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ،جس مسجد کی توسیع عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے کی اسی مسجد میں نماز پڑھنے سے آپ کو روک دیا گیا، وہ کنواں جو خود خرید کر دیا تھا اس کا پانی آپ پر بند کر دیا گیا، آپ کو گھر میں محصور کر دیا گیا۔

## حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی پیشکش اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جواب

مغیرہ بن شعبہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ باہر نکل کر یا تو جنگ کا اعلان کریں ہم آپ کے ساتھ مل کر باغیوں سے لڑیں گے یا آپ خاموشی سے مکہ ہجرت کر جائیں یا آپ شام چلے جائیں وہاں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کا ساتھ دیں گے۔

فرمایا میں جنگ نہیں کرنا چاہتا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں خون خرابہ نہیں کرنا چاہتا، میں شہید ہوجاؤں گا ،میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو ساتھ دیکھا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا

عثمان! ہم جنت میں افطار میں تیرے منتظر ہیں، فرمایا میں آقا ﷺ کے ساتھ روزہ افطار کروں گا، میری شہادت کا وقت قریب ہے، مجھے لسان نبوت سے شہادت کی نوید سنائی جا چکی ہے۔

اس لیے میں خون خرابہ بھی نہیں کروں گا، میں مدینہ کو چھوڑ نہیں سکتا، میں حرم رسول کو چھوڑ دوں یہ نہیں ہوسکتا، مجھے تو جنت البقیع میں جگہ ملنی ہے، مدینہ کی موت کے لئے تو لوگ دور سے آیا کرتے ہیں میں یہاں سے چلا جاؤں ایسا نہیں ہوسکتا، محبت دیکھیں، مدینہ سے نسبت دیکھیں۔

## باغیوں کا حملہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرات حسنین کریمین کو پہرے دار کی ڈیوٹی پر فائز کیا لیکن دوسرے دروازے سے باغیوں نے حملہ کیا دروازہ توڑا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں اور یہ آیت پڑھ رہے ہیں:

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ ۚ اللہ ان کے لیے کافی ہے۔

## اللہ کا انتقام

اسی آیت پر خون گرا وہ نسخہ آج بھی موجود ہے، اللہ ان کے لیے کافی ہوا یا نہیں؟ جنہوں نے آپ کو مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے روکا اللہ نے انہیں محروم کر دیا، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں شور شرابا کیا، رسول اللہ کے روضہ کے پاس کیا:

لَا تَرْفَعُوٓا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ۔﴿سورۂ حجرات آیت:۲﴾

جنہوں نے وہاں شور کیا تھا آج بھی وہ شور کر رہے ہیں، چیختے ہیں،

چلاتے ہیں، واویلا کرتے ہیں، گریبانوں کو چاک کرتے ہیں، یہ دنیا میں ان کی سزا ہے، یہ دنیا میں ان سے انتقام لیا جارہا ہے۔

## ہم توہینِ رسالت کیسے برداشت کریں؟

عزیزان گرامی!

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ ہم بھی قربانیوں کے لیے تیار رہیں ہم تمام صحابہ کی عظمت کو ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں، ہم کسی بھی صحابی کی تحقیر، توہین، اہانت کو کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے اور الحمدللہ یہ بات کہنے کا بارہا دفعہ موقعہ ملا کہ لوگ توہین عدالت برداشت نہیں کرتے حرکت میں آجاتے ہیں، لوگ اداروں کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتے فوراً حرکت میں آجاتے ہیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حرمتی ہوتی ہے لوگ کہتے ہیں صبر سے کام لو، صحابہ کی تقدیس پر کیچڑ اچھالا جاتا ہے لوگ کہتے ہیں صبر سے کام لو، مساجد کے تقدس کو پامال کیا جاتا ہے لوگ کہتے ہیں صبر سے کام لو، اس لیے اپنے ایمان کو مضبوط کریں۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مر جائے وہ شہید ہوتا ہے

ایک قانون میں اصطلاح ہوتی ہے، سلف ڈیفنس آپ کو کوئی مار رہا ہے آپ نے اپنی پروٹیکشن اور بچاؤ کے لیے حملہ کیا وہ مر گیا آپ کو ریلیف ملتا ہے، آپ کو رعایت ملتی ہے، آپ کے ساتھ نرمی برتی جاتی ہے، سلف ڈیفنس میں کیا کہ ایک چور آکر آپ کے گھر میں چوری کرتا ہے، آپ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر

بیٹھ جاؤ، یہ قانون کا کام ہے میں اپنے مال کی حفاظت نہیں کرتا، اگر خدانخواستہ وہ آپ کی عزت و ناموس پر ہاتھ ڈالے، آپ کی عزت کو وہ لوٹ رہا ہے آپ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں کہ نہیں بھائی یہ قانون کا معاملہ ہے، وہاں تو کوئی یہ نہیں کہتا۔

## حرمت رسول پر سب کچھ قربان

تو میری بات سنو! ہمارے لیے اور ہر مسلمان کے لئے اپنی اولاد سے زیادہ اپنے مال سے زیادہ، اپنی عزت اور آبرو سے زیادہ، اپنی اس جان سے زیادہ، اپنے ماں باپ سے زیادہ، اس پوری کائنات سے زیادہ ہمیں محبوب ہے رسول اللہ ﷺ کی حرمت، میں دلیل سے بات کر رہا ہوں قرآن کی سورۃ الاحزاب کا یہ رکوع پڑھیں:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ۔﴿سورۂ احزاب آیت:۶﴾

یہ نبی مومنوں پر سب سے زیادہ حق رکھتا ہے، ان کی اپنی جان سے بھی زیادہ نبی کا حق ہے۔

ارے تم اپنی جان کے لیے لڑو سلف ڈیفنس کہتے ہو، تم اسے جائز قرار دیتے ہو، خدائے پاک کی قسم ہم حرمت رسول پر جان نچھاور کر دیں گے، ہم حرمت رسول پر اپنے ماں باپ کو فدا کرنے کے لئے تیار ہیں، ہم حرمت رسول پر اپنی اولادوں کو سولی پر چڑھانے کے لئے تیار ہیں، حرمت رسول پر کوئی سودا، کوئی کمپرومائز نہیں ہوگا۔

## ہمارا پیغام ساری دنیا کے نام

ہم ساری دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں تم ان کی پشت پناہی کرنا چھوڑ

دو، ہر گستاخ کے لئے تم کتوں کی طرح چیختے ہو، ہر گستاخ کو ریلیز کرنے کے لئے تم پوری کوششیں کرتے ہو، ہمارے بے حس حکمران انہیں روانہ کر دیتے ہیں، تو یہ سلسلہ بند ہونا چاہیے، ملک کے اندر امن و امان قائم کرنے کے لئے خصوصی عدالتیں قائم ہوں، شرعی عدالتیں قائم ہوں، ناموس رسالت پر جو بھی گستاخی کرے گا آرٹیکل 295C اس کا ترجمہ یہ ہے میں پورا آرٹیکل پڑھ کر آیا ہوں، زبانی باتیں نہیں کرتا، کوئی بھی گستاخی کرے خواہ بھول کر ہو، خواہ تحریری ہو، خواہ ظاہری شباہت میں ہو، کوئی غیر ایماندارانہ جملہ ہو، کوئی تضحیک آمیز جملہ ہو، اس مقدس نام کی توہین ہو ں کو قتل کی سزا سنا دی جائے گی، یہ پاکستان کے آئین 295C کا حصہ پہلے سے تھا لہٰذا اس پر عمل درآمد ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں شہادت عثمان کی طرح جرأت و استقامت نصیب فرمائے، شہادت نصیب فرمائے، نبی ﷺ کے ساتھ محبت کا جذبہ نصیب فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
# ایک عظیم صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم


ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات

- .....عظیم ترین اور مظلوم ترین صحابی رضی اللہ عنہ۔
- .....سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعارف اور خصوصیات۔
- .....زبان نبوت سے ملنے والی اہم دُعا۔
- .....تنقید کرنے والوں کی بدبختی وسنگینیت۔
- .....حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں عظیم الشان فتوحات۔
- .....حضرت یعقوب علیہ السلام کی نصیحت اور اس کی حکمت۔
- .....سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مخالف کا شرعی حکم۔
- .....سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیاست کا عجیب واقعہ۔
- .....سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عظیم اور انوکھے کارنامے۔
- .....حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہماری عقیدت ومحبت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی ط ﴿سورۂ حدید:۱۰﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کردیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
زندہ ہوجاتے ہیں جو مرتے ہیں ان کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کردیا
کس کی حکمت نے کیا یتیموں کو درِ یتیم
اور غلاموں کو زمانہ بھر کا مولیٰ کردیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

واجب الاحترام معزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکارِ دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

## تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے جنت کا وعدہ

قرآن کی اس آیت میں سے اللہ کریم نے صحابیت کے شرف سے ممتاز ہونے والے تمام انسانوں کے لیے حسنیٰ یعنی جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ صحابہ، صحابہ ہیں چاہیں وہ مہاجرین ہوں، چاہے وہ کسی غزوہ میں شریک ہونے والے ہوں، چاہے وہ کسی عذر کی بناء پر پیچھے رہ جانے والے ہوں، چاہے وہ بدر میں شریک ہونے والے ہوں، چاہے وہ اُحد میں، حنین میں، تبوک میں، خندق میں

شریک ہونے والے ہوں، چاہے وہ غزوات میں یا سرایا میں شہید ہونے والے ہوں، چاہے وہ غازی بن کر اسلام کے ہیرو بننے والے ہوں، چاہے وہ ان کو نبی کی رفاقت زیادہ ملی ہو، چاہے ان کو نبی کی رفاقت چند دنوں کے لیے ملی ہو، تمام صحابہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ بھی کیا اور تمام صحابہ سے اللہ نے راضی ہونے کا اعلان بھی کیا، بدقسمتی سے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کے کردار پر انگلیاں اٹھائی جاتی ہیں، تاریخ کو مسخ کر کے حقائق کو چھپا کر ان کے بارے میں نیگیٹو اور منفی پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔

## سب سے زیادہ طعن و تشنیع کا نشانہ بننے والے

ان میں سے وہ صحابیٔ رسول جن کو سب سے زیادہ طعن اور تشنیع کا نشانہ بنایا گیا، جن کے کردار پر، تدبیر پر، فہم و فراست پر، دور اندیشی پر انگلیاں اٹھائی گئیں اس صحابی رسول کا نام ہے ''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ'' کیونکہ رجب کا مہینہ ہے اور ۲۲ رجب کو ان کے انتقال اور وفات کا دن ہے اسی مناسبت سے شان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر کچھ گزراشات کرنا چاہوں گا۔

## سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعارف و خصوصیت

ان کا پورا نام ابو عبد الرحمٰن معاویہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرم بعثت رسول سے دو سال قبل پیدا ہوئے پچیس سال کی عمر میں عمرۃ القضاء یا فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے پانچویں نسب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا شجرۃ ملتا ہے یہ وہ واحد صحابی ہیں، خود بھی صحابی، والد ابو سفیان بھی صحابی والدہ حضرت ہندہ بھی صحابیہ اور بھائی صحابی اور بہن حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی صحابیہ بلکہ بہن صحابیہ بھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ اور مؤمنین کی ماں بھی ہے،

یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کاتبین وحی میں سے ہیں یعنی پچاس کے قریب وہ صحابہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی کو محفوظ کیا کرتے تھے، لکھتے تھے یعنی اس زمانہ میں لکھنا پڑھنا بہت کم لوگوں کو آتا تھا، اس کا ریشو بہت کم تھا، ان پچاس کاتبین وحی میں اگر کوئی سردار تھا وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے "کِرَامٍ بَرَرَةٌ" جن کا لقب ہے۔

## سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تنقید کرنے والوں کی سنگینیت

ایک نکتہ یہاں ضمناً یوں سمجھ لیں کہ جو شخص امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے کردار پر انگلی اٹھاتا ہے، جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی صحابیت پر شک کرتا ہے، جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عدالت اور دیانت کو تنقید کا نشانہ بناتا ہے، جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے انصاف کو اور سمجھ دار ہونے کو نہیں تسلیم کرتا وہ ان ڈائریکٹلی قرآن پر بھی شک کرنے جارہا ہے اس لیے کہ یہ تو کاتبین وحی میں سے تھے، یہ تو قرآن لکھنے والوں میں سے تھے اور کاتبین وحی کے گویا کہ امیر تھے تو ان کی دیانت پر، ان کی عدالت پر، ان کی صداقت پر، ان کے تقویٰ پر، ان کی صحابیت پر شک کرنا گویا کہ کتابت وحی کو مشکوک بنانا ہے، کتابت وحی کو مشکوک بنانا گویا کہ قرآن کریم کی حقانیت کو چیلنج کرنا ہے، قرآن کی حقانیت کو چیلنج کرنا اللہ کی ربوبیت کو تسلیم نہ کرنا ہے اور ان تمام چیزوں کا نتیجہ کیا ہوتا ہے اسے ہر عقل مند آدمی خوب سمجھ سکتا ہے۔

## زبان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا وَاھْدِبِہٖ

اے اللہ اس امیر معاویہ کو ہدایت والا بنا، اسے خود ہدایت مل جائے اسے ہدایت یافتہ بنا۔

''وَاھْدِبِہٖ'' اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت پر لا، اس کو ہدایت کا منبع بنا، اس کو ہدایت کا سرٹیفکیٹ عطا فرما، اب لسان نبوت سے نکلی ہوئی بات غلط نہیں ہوسکتی، اس پر شک نہیں کیا جاسکتا کیوں

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝

نبی اپنی مرضی سے نہیں بولتا، جو بھی بولتا ہے اللہ کی وحی کے ذریعے بولتا ہے، گویا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہدایت پر شک کرنا، نبی کی دعا پر شک کرنا ہے، نبی کی دعا پر شک کرنا قرآن کی اس آیت کا انکار کرنا ہے، قرآن کی اس آیت کا انکار کرنا اللہ کی ربوبیت کو چیلنج کرنا ہے، اور جو ان ساری باتوں سے انکار اور انحراف کرے تو نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

## سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم پر شک کرنے کی سنگینیت

پھر ایک دعا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بھی ارشاد فرمائی

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ

اور جب یہ سواری پر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہیں اور ان کا سینہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کے ساتھ Tach ہو رہا ہے، ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ جس چیز کی نسبت آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قائم ہوگئی اس کو جہنم کی آگ چھو بھی نہیں سکتی۔

عمل کی اپنی اساس کیا ہے
بجز ندامت کے پاس کیا ہے

رہے سلامت تمہاری نسبت
میرا تو بس یہی آسرا ہے

تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا سینہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کے ساتھ Tach ہو رہا ہے، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے دعا نکل رہی ہے کہ اے اللہ! اس سینہ کو علم سے بھر دے، اب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم پر شک کرنا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پر شک کرنا ہے، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پر شک کرنا قرآن پر شک کرنا ہے اور قرآن پر شک کرنا رب کی ربوبیت کو چیلنج کرنا ہے۔

## سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عظیم الشان فتوحات

بلکہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تو وہ صحابی ہیں کہ جن کی صداقت و عدالت کی گواہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام کو گورنر بنایا اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی وہ گورنر رہے گویا کہ تقریبا 20 سال یہ گورنر رہے، عام طور پر یہ کہا جاتا ہے اور یہ ٹھیک بھی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دورانیہ تقریب 19 سالہ ہے اور یہ ٹھیک بھی ہے کہ آپ مسلمانوں کے متفقہ امیر المؤمنین تھے اور اس 19 سالہ دور خلافت میں اسلام کا فتوحات کا دائرہ افریقہ، ایشیاء اور یورپ تک پھیلا 64 لاکھ مربع میل پر اسلام کا جھنڈا لہرایا گیا یہ بات ٹھیک ہے۔

## سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت

لیکن یہ مسند خلافت پر، یہ حاکم اور گورنر بن کر صرف 19,20 سال نہیں رہے تقریباً 45 سال رہے وہ کیسے؟ کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں شام کے

گورنر پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی یہ گورنر ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی یہ شام میں امیر کی حیثیت سے رہے تو اب وہ جو دور ملایا جائے تو تقریباً 25 سال ہو گئے تو پھر یہ 19 سال مزید تو گویا کہ 44,45 سال تک حاکم بن کر، گورنر بن کر اور آخر میں امیر المؤمنین بن کر رہے تو ان کی سیاست باقی حضرت سے ذرا ممتاز اور نمایاں نظر آتی ہے۔

## امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے کثرت مخالفین کی وجہ

اور جو اتنے لمبے عرصے تک خلیفہ رہے، حاکم رہے، گورنر رہے اور حق کے ساتھ جرأت کے ساتھ حکومت کرتا رہے تو اس کے حاسدین بھی پیدا ہوتے ہیں یہ ایک دستور ہے انسان کی فطرت ہے کہ جب کوئی آدمی مشہور ہوتا ہے وہ دنیا کے اعتبار سے ہو یا دین کے اعتبار سے کسی کے پاس مال آئے تو سب زیادہ اس کے خاندان والے اس سے حسد کرتے ہیں، کسی کے پاس گاڑی آجائے تو سب سے قریبی لوگ، اس کے پڑوس میں، اس کے رشتہ داروں میں اس سے حسد کرنا شروع کر دیتے ہیں، کسی کو دنیاوی عہدہ ملے، کسی کو دینی مقام اور مرتبہ ملے، کسی کو عزت ملے، جاہ و جلال ملے، منصب ملے، قبولیت ملے، شہرت ملے تو اس کے حاسدین پیدا ہوجاتے ہیں، اس کے ناقدین اور تنقید کرنے والے پیدا ہوجاتے ہیں، اس کے معترضین اعتراض کرنے والے پیدا ہوجاتے ہیں، تو آپ 45 سال گورنر رہے، حاکم رہے، امیر المؤمنین رہے، حق کے ساتھ فیصلے کرتے رہے، جن کے خلاف فیصلہ ہوا انہیں تو تنقید کرنی ہی تھی، جن کے حق میں فیصلہ نہیں دیا انہیں تو مخالف بننا ہی تھا اسی لیے زیادہ لوگ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مخالف بنے، زیادہ تو نہیں بنے لیکن تاریخ میں ان کے ساتھ ظلم

کیا گیا غلط سلط باتوں کو مسخ شدہ حقائق کو تاریخ کی کتابوں میں بھر دیا گیا یہاں تک کہ سنی مسلمان کے ذہنوں میں بھی شکوک و شبہات پیدا ہونے لگے اصل وجہ یہ تھی کہ اتنے لمبے عرصہ تک، ایک طویل عرصہ تک وہ مسلمانوں کے حاکم رہے۔

## لوگوں میں حسد پیدا ہونے کی بنیادی وجہ

اسی لیے حدیث میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی اِنْجَاحِ فِی الْحَوَائِجِ بِالْکِتْمَانِ فَاِنَّ کُلَّ ذِیْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْب

کہ مدد حاصل کرو اپنے مقصد کے پورا کرنے میں اسے چھپا کر یعنی آپ کوئی بڑا کام کرنا چاہتے ہیں تو اسے زیادہ لوگوں کے سامنے Show نہیں کریں، آپ تو محبت سے بتا رہے ہوں گے کہ جی اللہ کے فضل و کرم سے میں حج پر جا رہا ہوں اور وہ اندر سے حسد میں مُبتلا ہو رہا ہے کہ میں کیوں نہیں جا رہا، آپ محبت سے بتا رہے ہوں گے کہ جی بس مجھے اس کاروبار میں اتنا نفع ہوا اور وہ اندر سے حسد میں مبتلا ہو رہا ہوگا کہ یار مجھے تو نقصان ہوگیا، آپ کسی کو بتا رہے ہوں گے کہ مجھ سے اللہ اتنا دین کا کام لے رہا ہے، میں اتنے سفر کر رہا ہوں لیکن وہ جو جل رہا ہوگا، آپ کسی کو بتا رہے ہوں گے کہ میری اولاد تو میری بڑی فرمانبردار ہے، سر اٹھا کر بات نہیں کرتی آپ محبت سے بتا رہے ہوں گے اور وہ دل دل میں کڑھ رہا ہوگا تو اپنی ہر ایک نعمت کا اظہار ہر ایک کے سامنے نہ کریں آج ہم جب گاڑی لیتے ہیں سب سے پہلے سیلفی بنا کر Facebook پر ڈال دیتے ہیں My New Car اب اس کو ہزاروں لوگ دیکھیں گے، آپ بتاؤ بھائی! ہم لوگ کمزور ہیں یا نہیں؟ شیطان

ہم پر غالب ہے یا نہیں؟ فوراً دل میں آئے گا یار میرے پاس یہ کار کیوں نہیں ہے؟ ہمارا بیٹا ہوتا ہے اللہ معاف کرے کوئی مجور پن نہیں ہے ابھی بچہ پیدا ہوا ہے تو سیلفی نکال کر ڈال دی اب اس کی کیا ضرورت ہے وہ بچہ ابھی ماں کے پیٹ سے آیا ہے فوراً تصویر نکالی ہے وائرل کردی، بھائی ویسے ہی لکھ دو اللہ نے بیٹا دیا ہے یہ مجھے تو بہت نابالغ لوگوں کا کام نظر آتا ہے، جن کی سوچ مجبور نہیں ہوتی، جو سنجیدہ نہیں ہوتے، جن میں مطانت نہیں ہوتی میری بعض باتیں شاید آپ کو بری لگے لیکن یہ Real ہے، یہ معاشرے کی حقیقت ہے، اب بچہ پیدا ہوا فوراً دو ویڈیو بنا کے فیس بک پر ڈال دیں اب جس کا نہیں ہے وہ حسد میں مبتلا ہوگیا، گھڑی خریدی اور فیس بک پر ڈال دیا جی دو لاکھ روپے کی گھڑی لی ہے تو نظر تو لگنی ہے، نظر تو لگتی ہے لوگ ہم پر نظر لگاتے نہیں ہے ہم لگواتے ہیں بھائی۔

## حضرت یعقوب علیہ السلام کی حضرت یوسف علیہ السلام کو نصیحت

یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا یوسف علیہ السلام نبی ہیں خواب دیکھا کہ جی ایک سورج ہے ایک چاند ہے گیارہ ستارے ہیں مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

رَاَیۡتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوۡکَبًا وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ رَاَیۡتُهُمۡ لِیۡ سٰجِدِیۡنَ ﴿۴﴾

﴿سورۂ یوسف: ۴﴾

یعقوب علیہ السلام نے کیا کہا:

لَا تَقۡصُصۡ رُءۡیَاکَ عَلٰۤی اِخۡوَتِکَ ﴿سورۂ یوسف: ۵﴾

اے میرے بیٹے یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتانا

فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۔

ورنہ وہ تیرے خلاف سازش کریں گے، حسد کریں گے، جال بنیں گے، مکر کریں گے، فریب کریں گے دھوکے کی کوشش کریں گے، داؤ پیچ آزمائیں گے، حسد میں، کینے میں، بغض میں مبتلا ہوجائیں گے، پیغمبر کو پیغمبر کہہ رہا ہے، بیٹے کو باپ یہ الگ زاویہ ہے لیکن بیٹا بھی نبی اور باپ بھی نبی کہ آپ اپنے بھائیوں کو بھی فی الحال یہ نہ بتانا۔

## حضرت یعقوب علیہ السلام کی اپنے تمام بیٹوں کو نصیحت

پھر بعد میں ایک وقت آیا کہ یہ بھائی عزیز مصر کے پاس جارہے ہیں تو باپ نے کیا نصیحت کی:

لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۔

﴿سورۂ یوسف:۶۷﴾

گیارہ بھائی ایک دروازے سے نہیں جانا الگ الگ دروازوں سے جانا تاکہ نظر نہ لگ جائے الگ الگ دروازے سے جانا کہ تمہیں نظر نہ لگ جائے۔

تو سب بولے گے دیکھو یار مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ تو ہم نے کہنا نہیں ہے اور جس نے کہنا ہے اس نے دل سے نہیں کہنا ہے ہمارا تو مقصد ہی نظر لگانا ہے تو یہ قرآن میں ہمیں سبق سکھایا جارہا ہے، ہمیں تعلیمات دی جارہی ہیں میں کیا عرض کررہا تھا۔

## ہم اپنے آپ کو نظر خود لگواتے ہیں

کہ جب آدمی کے پاس نعمت آتی ہے تو حاسدین بڑھ جاتے ہیں اور کچھ نظر ہم خود لگواتے ہیں اسی لئے ہر چیز کو سیلفی بنا کر موبائل میں (Up lood)

کرنے کی ضرورت نہیں ہے، Status لگانے کی ضرورت نہیں ہے، ہر ایک کے سامنے اپنی نعمت کا اظہار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

## اگر برا خواب دیکھیں تو کیا کریں؟

یہاں تک کہ آپ اگر کوئی برا خواب دیکھتے ہیں تو حدیث میں آتا ہے کہ برا خواب کسی کو نہ بتاؤ، بس آنکھ کھلے تو بائیں طرف تھوک دو

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یا

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یا

رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَرَبِّ وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ

بِاِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ کَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ

دس دس مرتبہ پڑھ کر یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ کر آپ سو جائیں برا خواب کسی کو نہ بتائیں اور اچھا خواب بھی ہر ایک کو نہ بتائیں حدیث میں آتا ہے کہ اپنا خواب نہ بتاؤ۔

اِلَّا عَلٰی نَاصِحٍ اَوْ عَالِمٍ

یا اچھے خیر خواہ کو بتاؤ یا عالم کو بتاؤ

عَلٰی حَبِیْبٍ اَوْ لَبِیْبٍ

یا اپنے دوست کو بتاؤ یا عقلمند اور سمجھ دار آدمی کو بتاؤ، بعض خواب جیسے ہی کسی نے تعبیر کی وہ تعبیر پوری ہو جائے گی یہ خواب لٹکا رہتا ہے ہم کسی ناسمجھ کو، کسی بے وقوف کو، کسی حسد کرنے والے کو اپنا خواب بتاتے ہیں وہ الٹی سیدھی تعبیر کرتا ہے اور وہ تعبیر واقع ہو جاتی ہے اس لیے خواب کے بارے میں ان باتوں کا خیال رکھنا بھی یہ بتایا ہے۔

## سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مخالف کا شرعی حکم

تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ۴۴، ۴۵ سال تک عہدوں پر فائز رہے، حق کے فیصلے کرتے رہے، جرأت کے فیصلے کرتے رہے، استقامت کا پہاڑ بنے رہے، علم کا بحر بے قرار بنے رہے، اب ظاہر ہے کسی نہ کسی کو تو حسد کرنا تھا تو انہوں نے بھڑاس تاریخ میں غلط حقائق لکھ کر نکالی اور مسلمان اس سے وہم ہیں مبتلا ہوگیا تو اسی لیے اس بات کو یاد رکھیں! کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک بہت بڑے مدبر، حلیم الطبع، ایک دانشور اور جری و بہادر وہ صحابی رسول تھے، ان کی صحابیت پر شک کرنے والا وہ دائرہ اسلام میں نہیں رہ سکتا ہے میں آپ کے سامنے ان کے چند واقعات پیش کرتا ہوں۔

## سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیاست کا عجیب واقعہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ہے، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ شام کے گورنر ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے تمام گورنروں کو یہ پابند کر رکھا تھا کہ کوئی بھی باریک کپڑا نہیں پہنے گا، کوئی بھی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہیں کھائے گا، کوئی بھی اپنے دربار کے باہر وہ چھت یا سائبان یا چھتہ نہیں بنائے گا تو جب یہ دورے پر گئے تو دیکھا امیر المؤمنین نے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جبہ بھی بہترین پہنا ہوا ہے اور دربار بھی عالیشان طریقہ پر لگا ہوا ہے تو کسی نے اعتراض کیا اور اعتراض کرنے والے تو ہر جگہ پر ہوتے ہیں کہ امیر المؤمنین یہ دیکھیں آپ نے پابندی لگا رکھی ہے ان کا دربار اور ان کی شان دیکھئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا جہاں تک میرے لباس کی بات ہے یہ جو جبہ کے نیچے میرا لباس ہے وہی معمولی ہے یہ جبہ میں نے

عالیشان اس لیے پہنا یہ دربار شان و شوکت سے اس لیے لگایا یہ علاقہ باڈر ہے، سرحد سے ملتا ہے، ادھر سے جاسوس بھی آتے ہیں، کافر بھی آتے ہیں تو ان پر رُعب پڑے، وہ دبدے میں مبتلا ہوجائیں ہیبت زدہ ہوجائیں کہ مسلمانوں کی تلواروں کو دیکھو اس سے وہ ہیبت زدہ ہوجائیں گے، کافروں پر رُعب پڑے گا اس لیے میں نے ایسا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی تائید کی اور فرمایا معاویہ تم نے ٹھیک کیا۔

## نبی ﷺ کے فرمان پر اپنی پیش قدمی کو روک دینا

دوسرا واقعہ یہ کہ ایک دفعہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رومیوں کے ساتھ جنگ بندی کا معاہدہ کیا تھا کہ جی ہم اتنے عرصہ تک جنگ نہیں کریں گے اس معاہدہ کی مدت ختم ہونے والی تھی تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ میں اپنے لشکر کو لے کر باڈر کے قریب چلا جاتا ہوں، حملہ نہیں کروں گا جب تک مدت باقی ہے لیکن جیسے ہی مدت ختم ہوگی تو قریب ہوں گا فوراً حملہ کردوں گا تو لشکر کو لے کر دمشق سے نکل گئے کچھ راستے میں تھے کہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ انہوں نے پیچھے سے آکر آواز دی کہا امیر المؤمنین! اللہ کے رسول کا فرمان ہے کہ تم جب کسی قوم سے جنگ بندی کا معاہدہ کرو تو اپنی فوجوں کو حرکت بھی نہ دوں جب تک معاہدہ ختم نہ ہو، جب تک معاہدہ باقی ہے آپ اپنی فوجوں کو حرکت بھی نہ دیں فوراً آقا ﷺ کا حکم سنا پیش قدمی کو روکا اور فوجوں کو واپس دمشق جانے کا حکم دیا اللہ کے رسول کا فرمان آگیا اب معاویہ کی سیاست نہیں چلے گی۔

## نبی علیہ السلام کے فرمان پر اپنے آپ کو پرکھنے کا بے مثال واقعہ

ایک موقعہ پر جمعہ کے خطبہ میں کھڑے ہوگئے اور خطبہ کے دوران کہا کہ

بھائی میں امیر ہوں اور میری مرضی بیت المال میں جیسے چاہوں تقسیم کروں، مال غنیمت میں مرضی کرو، مجمع میں سے کس نے روکا نہیں جمعہ گزر گیا، دوسرا جمعہ آیا پھر کھڑے ہو گئے پھر خطبہ کے دوران یہی کہا کہ امیر ہوں میری مرضی بیت المال میں جو چاہوں کروں مالِ غنیمت میں جیسی چاہوں تقسیم کروں پھر کسی نے نہیں روکا، کوئی کھڑا نہیں ہوا جمعہ گزر گیا، تیسرے جمعہ میں پھر کھڑے ہوئے خطبہ دیا، خطبہ کے دوران پھر یہ بات کہی میں امیر ہوں میری مرضی بیت المال میں جس کو دوں اور جس کو نہ دوں مال غنیمت کو جیسے چاہوں تقسیم کروں، ایک عام سا آدمی کھڑا ہوا کہا نہیں ایسی کوئی بات نہیں آپ پابند ہیں، یہ مال غنیمت ہمارا ہے، بیت المال پر ہم سب کا حق ہے، آپ اپنی نہیں چلا سکتے، خطبہ ختم ہوا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو کہا آؤ میرے ساتھ اندر، اسے اندر لے گئے، پیچھے کچھ خواص بھی ساتھ ساتھ گئے کہ ابھی ان کو ڈانٹیں گے ان کے خلاف سخت فیصلہ ہوگا، ہم سفارش کر دیں گے اس نے غلط بات تو نہیں کہی جب یہ لوگ اندر گئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھا رکھا ہے اور اس کا شکریہ ادا کر رہے ہیں اور پھر لوگوں کو کہا میں نے اللہ کے رسول سے سنا تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا حکمران کھڑے ہو کر بولیں گے میری مرضی جیسے کروں مجھے کوئی نہیں روک سکتا، مجھ سے کوئی نہیں پوچھ سکتا، مجھے استثناء حاصل ہے، مجھے عدالت عظمیٰ نہیں بلا سکتی، میں عدالت عالیہ کو جواب دینے کا پابند نہیں، کہا کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہوگا کہا اگر کوئی نہیں روکے، ٹوکے گا سمجھو یہ حکمران بدترین ہے، اسے جہنم میں ڈال جائے گا، پہلے جمعہ کو جان بوجھ کر میں نے یہ بات کہی کوئی جواب، کوئی ردعمل نہیں آیا، کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے سارا ہفتہ پریشان رہا، دوسرے ہفتہ کو پھر میں نے

وہی دھرایا پھر کوئی جواب نہیں آیا، پھر دوسرا ہفتہ پریشانی میں گزرا تیسرے جمعہ کو پھر جان بوجھ کر میں نے یہ بات کہی جب اس نے مجھے روکا ٹوکا میں نے کہا الحمدللہ میں ان حکمرانوں میں سے نہیں جسے روکنے والا کوئی نہیں، جسے پوچھنے والا کوئی نہیں، جسے سیدھا کرنے والا کوئی نہیں، جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا اگر میں خلاف شریعت کوئی کام کروں گا تو تلوار کی نوک سے مجھے سیدھے کرنے والے موجود ہیں، لوگوں نے اٹھ کر اپنی تلواریں نکال کر کہا تھا تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھا کر اس کا شکریہ ادا کر کے یہ جملہ کہا تھا:

اِنَّ هٰذَا اَحْيَانِيْ فَاَحْيَاءُ اللّٰهُ

اس نے مجھے زندگی بخش دی، اس نے مجھے جہنم سے نجات دی، اللہ اس کو بھی زندہ رکھے، شاد رکھے، آباد رکھے۔

## سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عظیم اور انوکھے کارنامے

وہ صحابی جس کا والد بھی مسلمان،

والدہ بھی مسلمان

بھائی بھی مسلمان

بہن بھی مسلمان

وہ صحابی جس کی بہن آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہے

امت کی ماں ہے

وہ صحابی جو کاتبین وحی میں سے ہے

وہ صحابی جو کاتبین وحی کا سردار ہے

وہ صحابی جس کا سینہ آقا ﷺ کی پشت سے لگا

وہ صحابی جس کو آقا ﷺ نے دعا دی اے اللہ! اس سینہ کو علم سے بھر دے،

وہ صحابی جس کے بارے میں نبی نے کہا

''هَادِيًا'' اسے ھادی بنا

''مَهْدِيًّا'' اسے ہدایت یافتہ بنا

''وَاهْدِ بِهٖ'' اس کے ذریعہ سے ہدایت کو عام فرما وہ صحابی جو عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں 20 سال تک گورنر رہا، ان کا اعتماد حاصل رہا، وہ صحابی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی کام میں معاونت کرتا رہا، وہ صحابی جس کے ہاتھ پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے بیعت کی تھی، وہ صحابی جو ۱۹ سال تک متفقہ طور پر مسلمانوں کا امیر المؤمنین بنتا رہا، وہ صحابی جس کے دور میں فتوحات کا دائرہ افریقہ، ایشیاء اور یورپ تک پھیلا، وہ صحابی جس کے دور خلافت میں ۶۴ لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا گیا، وہ صحابی جس نے اپنے آپ کو نبی کے فرمان پر رکھا، وہ صحابی کہ نبی کا حکم آنے کے بعد پیش قدمی کو روکتا بھی ہے فوجوں کو دمشق واپس جانے کا حکم بھی دیتا ہے، وہ صحابی جس نے سب سے پہلے بحری بیڑا تیار کیا، وہ صحابی جس نے سب سے پہلے بحری جہاد میں حصہ لیا، وہ صحابی جس نے ڈاک کا نظام قائم کیا، آب پاشی کا نظام قائم کیا، نکاسی کا نظام قائم کیا، خفیہ پولیس کا نظام قائم کیا، سرحدات کی حفاظت کا نظام قائم کیا جغرافیائی سرحدوں کو جس نے طول بخشا، وہ صحابی جیسے لسان نبوت سے رحمت کی، ہدایت کی، جنتی ہونے کی دعائیں ملتی رہی، اس صحابی کے کردار پر انگلی اٹھائی جائے اور تاریخ کو، حقائق کو مسخ کر کے لوگوں کے ذہنوں کو خراب کیا

جائے ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔

## حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہماری عقیدت و محبت

ہر صحابی رسول کی عظمت ہمارے دلوں میں ہے، احترام ہمارے دلوں میں ہے، عقیدت ہمارے دلوں میں ہے، محبت ہمارے دلوں میں ہے، مقام اور مرتبہ ہمارے دلوں میں ہے، ان کے جنتی ہونے کو ہم تسلیم کرتے ہیں، ان کے صحابی ہونے کو ہم تسلیم کرتے ہیں، ان کے نبی کے رفیق ہونے کو ہم تسلیم کرتے ہیں، ہر صحابی کے اس گھوڑے پر جس پر وہ سوار تھا اس گھوڑے کے قدموں کے نیچے جو دھول ہے اس پر بھی ہم اپنی اولادوں کو قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# طرزِ حکومت
# حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سیکھیں


از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات

- .....محرم الحرام کی حرمت کس وجہ سے ہے؟
- .....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طرزِ حکومت اور حکمرانوں کو دعوتِ فکر۔
- .....بیت المقدس کی فتح اور انصاف کا سبق آموز واقعہ۔
- .....عاجزی وانکساری اور رعایا کی خبر گیری کے واقعات۔
- .....حکمرانوں سے دردمندانہ اپیل۔
- .....ریاستِ مدینہ کا نظام کیسے عمل میں آئے گا؟۔
- .....حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خوف الٰہی۔
- .....ڈاڑھی کی اہمیت۔
- .....تاویلات سے بچیں۔
- .....دینی صفات اپنائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ط

﴿سورۂ حج آیت: ۴۱﴾

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بعثت برفع قوم وباخذ اخرین اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ الْھَاشِمِیُّ الْمَدَنِیُّ الْکَرِیْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
ہو اسی میں اگر کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

## محرّم الحرام کی حرمت کس وجہ سے ہے؟

محرم الحرام کا مہینہ حرمت والا ہے، محرّم الحرام کی حرمت اور احترام یہ واقعہ کربلا کی وجہ سے نہیں ہے، حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کی وجہ سے نہیں، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے نہیں، بلکہ محرّم الحرام کی اہمیت اس سے بھی پہلے کی ہے، سرکار دو عالم ﷺ پر اللہ کریم نے جو قرآن نازل کیا، اس وقت سے اللہ کریم نے محرّم الحرام، ذی قعد، ذی الحجہ، اور رجب ان چار مہینوں کو حرمت والا بتایا۔

مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ط

حسین ابن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت، واقعہ کربلا وہ تو اکسٹھ ہجری میں پیش آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت تو بعد میں ہوئی محرّم کی حرمت تو پہلے سے تھی، بعض

روایت کے مطابق جو سنداً ضعیف ہیں آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر آکر رُکی، موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے مظالم سے نجات ملی، ابراہیم علیہ السلام کے لیے اللہ نے آگ کو گل گلزار بنایا یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے نکلے یہ سارے واقعات محرّم میں ہوئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم محرّم الحرام کی دس تاریخ کو روزہ رکھتے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ترغیب دیتے اور فرماتے یہود کی مخالفت کرو وہ دس کا روزہ رکھتے ہیں تم دس کے ساتھ نو یا گیارہ کو بھی ملاؤ۔

## واقعہ شہادت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

بہر حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت بھی یکم محرّم الحرام کو ہوئی زخمی ستائیس یا اٹھائیس ذی الحج کو ہوئے ابولؤ لو فیروز مجوسی جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اس نے فجر کی نماز میں آپ پر حملہ کیا، دو چار دن زخمی رہے اور زخموں کی تاب نہ لاکر یکم محرّم الحرام کو خالق حقیقی سے جا ملے۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طرزِ حکومت اور حکمرانوں کو دعوتِ فکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کردار پر، ان کی طرزِ حکومت پر، چند سبق آموز واقعات پیش کروں گا اور حکمرانوں کو دعوت دوں گا کہ وہ طرزِ حکومت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سیکھیں مسلم اُمت کے جتنے بھی حکمران ہیں، دنیا میں تقریباً ترپن (53) اسلامی ممالک ہیں ان حکمرانوں کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حکومت، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرزِ حکمرانی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیاسی بصیرت یہ ایک مشعلِ راہ، ایک نمونہ، ایک آئیڈیل، ایک Role Model ہے۔

## فتح بیت المقدس اور سفر میں انصاف کا سبق آموز واقعہ

سولہ ہجری میں ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے شام سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط بھیجا کہ ہم نے اسلامی لشکر نے، شام کو فتح کرلیا ہے، فلسطین اور بیت المقدس کا محاصرہ کرلیا ہے، یہودی بیت المقدس کے اندر قلعوں میں محصور ہوگئے ہیں، انہوں نے ہمیں آفر کی ہے کہ اگر تمہارا خلیفہ، تمہارا امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود چل کر آجائے ہم سے agreement ،سائن کرے، عہد نامہ کی تکمیل کرے، تو ہم جنگ کے بغیر چابیاں ان کے حوالے کردیں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو پڑھا اور بیت المقدس جانے کی تیاری کرلی، کتنے گھوڑے ساتھ تھے؟ کتنے اونٹ ساتھ تھے؟ کتنا بڑا لشکر تھا؟ کتنا Protocol تھا؟ ایک غلام اور ایک اونٹ اپنے ساتھ لیا، (۲۲) بائیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرانے والا۔

لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ

میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

بائیس (۲۲) مقامات، پر جس کے منہ سے بات نکلی رب نے قرآن بنایا، جس کے نام سے کفر کے ایوانوں میں اُس وقت بھی لرز اطاری تھا آج بھی طاری ہے، جس عمر کے راستے سے گزرنے پر شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے، جس عمر کے کلمہ پڑھ لینے پر اللہ اکبر کا نعرہ کھلے عام لگا تھا، جس عمر کے اسلام لانے پر آسمان بھی خوش ہوا آسمان والے بھی خوش ہوئے۔

اِسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمَاءِ لِاِسْلَامِ عُمَرَ

جس عمر کا جنازہ اٹھنے پر آسمان بھی رویا اسلام بھی رویا، جس عمر کا جناہ

اٹھنے پر کہرام مچ گیا، کئی سو یتیم بچے گھروں سے نکل آئے، آج ہمارا ابا جان فوت ہوگیا، جس عمر کی نیکیاں آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں، وہ عمر دوسرے ملک کے دورے پر جارہا ہے، Protocol دیکھیں، ایک غلام ہے، ایک اونٹ ہے، مسلم امت کے حکمران A سے Z تک، شروع سے لے کر آخر تک 47 سے لے کر اب تک، ایک ایک دورے پر اربوں روپے پھونک ڈالتے ہیں، اور مثال ریاست مدینہ کی دیتے ہیں اور ریاست مدینہ کا نظام دیکھو میں ترپن اسلامی ملکوں کے حکمرانوں کو یہ میسیج دے رہا ہوں، ایک غلام اور ایک اونٹ کو ساتھ لیا، جب سفر شروع کرنے لگے غلام کو کہا کہ ایک تو ہے ایک میں ہوں اور ایک اونٹ ہے، میں خلیفہ ہوں تو غلام ہے، یہ جانور ہے لیکن انصاف، انصاف ہوتا ہے، ہم باری مقرر کریں گے، اگر میں اونٹ پر بیٹھوں تو، تو پیدل چلتا رہے تیرے ساتھ ظلم ہے، تو اونٹ پر بیٹھا رہے میں پیدل چلتا رہوں میرے ساتھ ظلم ہے، ہم دونوں ایک ساتھ اونٹ پر بیٹھیں تو اونٹ کے ساتھ ظلم ہے، جانوروں کے حقوق کی بات کرنے والو! انسانی حقوق کے champion بننے والو! آؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے طرز حکومت اور انصاف سیکھو، فرمایا کچھ فاصلہ تک میں اونٹ پر بیٹھوں گا تم پیدل چلتے رہنا، کچھ فاصلے کے بعد تم اونٹ پر بیٹھنا میں پیدل چلتا رہوں گا، کچھ فاصلے کے بعد ہم دونوں پیدل چلیں گے، اونٹ بھی خالی چلے گا، میں اور آپ ہوتے تو زیادہ تیر مارتے تو ہم دو باریاں مقرر کرتے تھے آدھے سفر تک میں بیٹھوں گا، تم پیدل چلتے رہنا، آدھے سفر پر تم بیٹھنا، میں پیدل چلتا رہوں گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو عمر رضی اللہ عنہ تھے، دو باریاں مقرر نہیں کیں تین باریاں مقرر کیں غلام کے حقوق کا بھی خیال رکھا، جانور کے حقوق کا بھی خیال رکھا، سفر طے ہوتا رہا، بیت المقدس قریب آگیا، ابو عبیدہ بن

الجراح رضی اللہ عنہ صحابہ کے ساتھ استقبال کے لیے کھڑے ہیں، مرحبا کہا، خوش آمدید کہا، اپنے ساتھ لے گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کپڑے پر، کرتے پر پیوند لگے ہوئے ہیں، تہبند باندھے ہوئے تھے، اور کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ قریب آگئے تو اونٹ پر بیٹھنے کی باری غلام کی تھی اور پیدل چلنے کی باری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی، لوگ حیران رہ گئے، ایسا مثالی حکمران دنیا میں نہ کوئی تھا نہ ہے اور نہ آئے گا، تو حضرت عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر المؤمنین ابھی ہم نے یہودیوں کے پاس جانا ہے، مذاکرات کرنے ہیں، Sign.agreement کرنے ہیں، معاہدے پر دستخط کرنے ہیں آپ ذرا اچھا لباس پہن لیں، تہبند باندھے ہوئے ہیں، کپڑوں پر پیوند لگے ہوئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت تاریخی جملہ ہے دل کے کانوں سے سنیں! فرمایا:

اِنَّا كُنَّا اَذَلَّ قَوْمٍ فَاَعَزَّ اللهُ بِالْاِسْلَامِ فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّةَ بِغَيْرِ الْاِسْلَامِ اَذَلَّنَا الله

ہم تو حقیر قوم تھے، ہم تو ادنیٰ قسم کے لوگ تھے، اللہ نے اسلام کے ذریعہ سے ہمیں عزت دی

حالانکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غلاف کعبہ پکڑ کر کیا دعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ

اے اللہ! اسلام کو عزت دے، اسلام کو غلبہ دے، اسلام کو قوت دے عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام کے ذریعے سے۔

اللہ نے اسلام کو عزت دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے لیکن عمر رضی اللہ عنہ کی کسر نفسی دیکھئے، عمر رضی اللہ عنہ کی عاجزی اور انکساری دیکھئے، عمر رضی اللہ عنہ کا خشوع خضوع اور تذلل دیکھئے، فرمایا: ہم تو حقیر لوگ تھے اللہ نے ہمیں عزت دی اسلام کے

ذریعہ سے اب اگر ہم اسلام کے علاوہ کسی اور چیز میں عزت تلاش کریں گے تو اللہ پھر ہمیں ذلیل کردے گا، عزت کپڑوں میں نہیں، عزت ڈگریوں میں نہیں، عزت اقتدار میں نہیں م عزت اسٹوک اسٹیٹ کے بڑھنے میں نہیں، عزت روپے کی قدر اوپر نیچے ہونے میں نہیں، عزت پروٹوکول میں نہیں عزت انسان کے ڈھانچے میں نہیں، ایسے چلیں تو عزت ہوگی یا ایسے حکمران کے ساتھ بیٹھیں گے تو عزت ہوگی فرمایا عزت تو اللہ نے اسلام میں رکھی ہے۔

میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو!

اور اسلامی ملکوں کے حکمرانو! یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات، یہ تاریخی جملہ، یہ سنہرے قلم سے لکھے جانے کے قابل ہے، یہ دل کی تختی پر نقش کرنے کے قابل ہے، خدا کی قسم! یہ ایک جملہ سمجھ آجائے نہ آئی ایم ایف کے سامنے ہاتھ پھیلائیں گے، نہ ورلڈ بینک کی منت سماجت کریں گے، نہ اقوام متحدہ کی چاپلوسی کریں گے، نہ OIC کے چکر لگائیں گے، نہ یورپی یونین سے منت اور التجاء کریں گے بس یہ ایک جملہ کہ اللہ نے عزت اسلام میں رکھی ہے، محمد الرسول کی غلامی میں رکھی ہے۔

مؤمن جو فدا نقش کف پائے نبی ہو
ہو زیر قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سنت نبوی کی کرے پیروی امت
طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کہ میرا ایماں کامل ہو نہیں سکتا

نماز اچھی، حج اچھا، زکوۃ اچھی، سب کچھ اچھا لیکن محمد الرّسول اللہ کی غلامی کے بغیر ہمارا ایمان کامل نہیں ہوسکتا، یہ دوسرا واقعہ تھا کہ جب انہوں نے دیکھا کہ ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرانے والا، اس کی نشانیاں تورات اور انجیل میں بھی ہیں، انہوں نے کتابیں کھولیں دیکھا کہ حضرت عمر ہیں، غلام کے ساتھ اور اپنے جانور کے ساتھ انصاف کرنے والا، تہبند پہنے ہوئے ہیں، کرتے پر پیوند لگے ہوئے ہیں، عاجزی کی تصویر بنا ہوا ہے، انہوں نے بغیر جنگ کے چابیاں حوالے کردیں اللہ نے ایسا رعب دلوں میں ڈالا تھا۔

## حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بازار میں گشت کرنے کا عجیب واقعہ

تیسرا واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار میں گشت کر رہے ہیں دو چار صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ساتھ ہیں ہمارا حکمران تو جب گذرتا ہے، جتنے بھی گزرے ہیں، وہ جب روڈ پر گزرتے ہیں تو دو گھنٹے پہلے ٹریفک کا نظام Divert کردیا جاتا ہے، گاڑیوں کو روک دیا جاتا ہے، کوئی بیمار ہے، کوئی ایمرجنسی میں ہے، کسی کی نماز چھوٹ رہی ہے، کسی کا کاروبار خراب ہو رہا ہے، کوئی پرواہ نہیں، روک دیا جاتا ہے، پھر پچاس گاڑیاں پہلے گزرتی ہیں، پچاس گاڑیاں بعد میں گزرتی ہیں، سائرن بجتے ہیں، شور شرابا ہوتا ہے، گارڈ اس میں بیٹھا ہوتا ہے، اس کا بس نہیں چلتا کہ غریبوں کو بھون ڈالے، روڈ پر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں، غریب رکشہ کیوں چلا رہا ہے؟ ٹیکسی کیوں چلا رہا ہے؟ موٹر سائیکل پر کیوں بیٹھا ہوا ہے؟ جو غصہ انڈیا کو دکھانا تھا وہ عوام کو دکھاتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حکمران تھے، گلیوں میں گشت کر رہے ہیں، روڈوں پر گشت کر رہے ہیں، ایک

بوڑھے کو دیکھا کہ وہ بوڑھا بھیک مانگ رہا ہے تو آپ نے پوچھا یہ بوڑھا کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ یہودی ہے اس کو بلایا کہا تم بھیک کیوں مانگ رہے ہو؟ کیا تمہیں بیت المال سے وظیفہ نہیں ملتا؟ یعنی یہ سوال اس لیے کیا تھا کہ ان کو پتا تھا کہ ہمارے نظام میں کوئی جھول نہیں ہے، ہم نے اپنے نظام میں کوئی خلا نہیں چھوڑا، ریاست مدینہ کا نظام تھا، بوڑھا مسلمان ہو یا غیر مسلم اس کو وظیفہ ملتا تھا، تو اس سے پوچھا کہ تم کو وظیفہ نہیں ملتا، کہا جی ملتا ہے، کہا اس سے تمہاری ضرورتیں پوریں نہیں ہوتیں اس نے کہا جی ہوتی ہیں، فرمایا پھر تم بھیک کیوں مانگ رہے ہو، پہلا سوال کیا تھا کہ تمہیں بیت المال سے وظیفہ نہیں ملتا؟ اس نے کہا ملتا ہے پھر پوچھا کیا اس وظیفے سے تمہاری ضرورتیں پوری نہیں ہوتی؟ اس نے کہا ہوتی ہیں، آج غریب کی تنخواہ ہزار روپے بڑھتی ہے، شادیاں بجتے ہیں اور مہنگائی سو فیصد بڑھتی ہے، تو کہا پھر بھیک کیوں مانگ رہے ہو؟ اس نے کہا کہ جی سال میں ایک دفعہ جزیہ دیتا ہوں، ٹیکس دیتا ہوں، جو غیر مسلم ہوتا ہے جو مسلمانوں کے ملک میں رہتا ہے، تو مسلمان اس کو پناہ دیتے ہیں، اس کی جان کی حفاظت، اس کے مال کی حفاظت، اس کی عزت اور آبرو کی حفاظت، اس کو وظیفہ اس کی بنیادی ضروریات کو مسلمانوں کی ریاست پورا کرتی ہے، وہ سال میں ایک دفعہ ٹیکس دیتا ہے، جزیہ دیتا ہے، ٹیکس مسلمان نہیں دیتا، اس زمانے میں کافر دیتے تھے، یا مسلمان ہو جاؤ مسلمان نہیں ہوتے تو ٹیکس دینا پڑے گا۔ آج تو مسلمان بھی ٹیکس دے رہا ہے، صابن پر ٹیکس، چینی پر ٹیکس، آٹے پر ٹیکس، گھی پر ٹیکس، مصالحہ پر ٹیکس، چائے کی پتی پر ٹیکس، دواؤں پر ٹیکس، ایک ماچس کی ڈبی پر ٹیکس اور پھر کہتے ہیں جی! ٹیکس تو امیروں پر ہے غریبوں پر نہیں، بہر حال اس بوڑھے فقیر نے

کہا سال میں مجھے جو ٹیکس دینا پڑتا ہے ناں اس کے لیے میرے پاس پیسے نہیں ہوتے اس لیے میں اتنے پیسے جمع کر رہا ہوں کہ وہ ٹیکس دینے کے قابل ہوجاؤں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو کہا یہ تو انصاف کی بات نہیں کہ کوئی غیر مسلم جب جوان ہو تو ہم اس کی کمائی کھائیں، اور وہ اپنے مال میں سے ٹیکس دے، ہم اس کی کمائی کھائیں اور جب بوڑھا ہوجائے، کمانے کے قابل نہ ہو تو ہم اسے بھیک مانگنے کے لیے چھوڑ دیں، ہم اسے لوگوں کے دروازوں پر چھوڑ دیں یہ انصاف نہیں ہے، فرمایا آج کے بعد قانون تبدیل ہوگیا اور تبدیلی آگئی کونسی تبدیلی ؟ کہ جب تک کوئی غیر مسلم کمانے کے قابل ہوگا اس سے ٹیکس لیا جائے گا اور جب وہ کمانے کے قابل نہ ہو تو اس کا ٹیکس معاف ہے یہ ہے ریاست مدینہ کا نظام۔

## سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا انصاف

اگلا واقعہ سنیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ گشت کر رہے ہیں، ایک گھر سے بچے کے رونے کی آواز آئی تو تھوڑی دیر کھڑے رہے کہا! بچے تو روتے رہتے ہیں، چلے گئے، کافی دیر کے بعد وہاں سے پھر گزرے، بچہ اسی طرح رو رہا ہے، پریشان ہوگئے کہا کہ یہ بچہ مسلسل کیوں رو رہا ہے؟ دروازے پر دستک دی، ایک آدمی نکلا، پوچھا بھائی صاحب! یہ بچہ مسلسل کیوں رو رہا ہے؟ اس نے کہ ماں اس کو دودھ نہیں پلا رہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اس بچے کی عمر کتنی ہے؟ اس نے کہا ایک سال، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دو سال تک دودھ پلانا بچے کا حق ہے، دو سال تک اس کو دودھ پلانے کی ماں پابند ہے، اس کی عمر ایک سال ہے ماں دودھ کیوں نہیں پلا رہی؟ اس نے کہا کہ مسلمانوں کے امیر المؤمنین نے یہ

قانون بنایا ہے کہ جب بچہ دودھ چھوڑ دے گا، دوسری غذائیں کھانے کے قابل ہوگا تو اس بچہ کو وظیفہ دیا جائے گا، جب تک وہ دودھ پیتا ہے اس کو دوسری غذا کی ضرورت نہیں تو وظیفہ نہیں ملے گا، اس کی ماں پریشان ہے، فاقے بسر کر رہی ہے، اس کو پیسوں کی ضرورت ہے، وہ چاہتی ہے کہ میں ابھی بچے کو دودھ چھڑواؤں اور مجھے کہتی ہے کہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ کہ اس نے دودھ چھوڑ دیا ہے، اب دوسری غذائیں کھانے کا وقت ہے تاکہ اس کا وظیفہ جاری ہو، عمر رضی اللہ عنہ تو عمر رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا یہ تو انصاف نہیں کہ جب تک بچہ دودھ پیئے ہم وظیفہ نہ دیں کہا اے عمر! تو نے کتنے معصوم بچوں کو رلایا ہوگا؟ کہا کہ آج سے قانون تبدیل ہوگیا، بچہ کے دودھ چھڑوانے پر وظیفہ نہیں ملے گا، بلکہ جب بچہ پیدا ہوا گا اس کا وظیفہ شروع ہو جائے گا، یہ ریاست مدینہ کا نظام ہے جسے آج یورپ نے Apply کیا ہے، یورپ U.k میں میں بچہ پیدا ہوتا ہے وظیفہ جاری ہوجاتا ہے۔

## حکمرانوں سے دردمندانہ اپیل

ہائے مسلم امت کے حکمرانو! کچھ تو شرم کرو، کچھ تو تاریخ اور History کا مطالعہ کرو، صرف یکم محرم کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر دو جملے بول کر یوں سمجھتے ہو ہم نے حق ادا کردیا، صرف کربلا کے واقعات بتا کر ریاست مدینہ کا نام لیتے ہو، یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے کہا اے عمر! تو نے کتنے معصوم بچوں کو رلایا ہوگا، آج سے قانون تبدیل ہوگیا، بچہ پیدا ہوگا وظیفہ جاری، یہ مسلم امت کے حکمران تھے، کاش ہماری یہ آواز، یہ صدا، ہماری یہ ندا، ہماری یہ التجاء ہماری یہ پکار، ہماری یہ آہ وفغاں، ہمارا یہ درد دل، کاش کوئی حکمرانوں تک پہنچائے ایسی

حکومت ہوگی تو پھر مدد تو آئے گی۔

## نبی کریم ﷺ کا حکم اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا عمل درآمد

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ آقا ﷺ نے حکم دیا، جاؤ بحرین کو فتح کرلو، صحابہ کا لشکر روانہ ہوگیا، آگے گئے تو چھتیس کلومیٹر سمندر ہے، اب یہ نہیں سوچا کہ جی آگے سمندر ہے کشتی تو ہے نہیں، کیسے پار کریں گے واپس آجائیں، نہیں، نہیں آقا ﷺ نے حکم دیا ہے پار تو کرنا ہے، جان جاتی ہے تو چلی جائے۔

جان دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

محمد الرسول اللہ کا حکم ہے پار تو کرنا ہے، ساتھیوں کو جمع کیا، یہ مشورہ نہیں کیا کہ بحری جہاز کون بنائے گا؟ کشتی کون بنائے گا؟ تیرنا اور تیرا کی Swimming کس کو آتی ہے؟ ultanet اور diversion راستہ کس کے پاس ہے؟ Google کا Map تلاش کرو، نہیں، نہیں صحابہ کو جمع کیا، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایسا سوال کیا کہ رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں سوال کیا کیا؟ سوال یہ کیا کہ تم میں سے کوئی گناہ کبیرہ کرنے والا تو نہیں ہے؟ پورے لشکر میں کوئی گناہ کبیرہ کا مرتکب تو نہیں ہے؟ اگر ہے تو توبہ کرلے کیوں کہ ہم نے اپنے گھوڑوں کو سمندر میں ڈالنا ہے، محمد الرسول اللہ کا حکم پورا کرنا ہے، پورے لشکر سے جواب ملتا ہے، الحمد للہ کوئی کبیرہ گناہ کرنے والا نہیں ہے، پورے لشکر میں، فوج میں جب کوئی گناہ گار نہیں ہوگا، جب ایمان کی غیرت ہوگی، جب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا بیج اندر پیوست ہوگا، جب نظریں جھکی ہوئی ہوں گی، جب چہرے سنت رسول سے مزین ہوں گے، جب نماز کی پابندی ہوگی، خدا کی قسم! اس

کے نعرہ تکبیر کے سامنے انڈیا اور کفر ڈھیر ہو جائے گا۔

لگاتا تھا جو نعرہ خیبر توڑ دیتا تھا
اترتا تھا سمندر میں وہ راستہ چھوڑ دیتا تھا

پورے لشکر میں کوئی گناہ کبیرہ کرنے والا نہیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے کو سمندر میں ڈال کر کہا تھا آؤ میرے پیچھے چھتیس کلو میٹر سمندر پر گھوڑے ایسے تیر رہے تھے جیسے خشکی پر تیرتے ہیں، بحرین کے اس طرف کافروں کی فوج تھی، انہوں نے دیکھا کہ اس سمندر میں لشکر اور گھوڑے تیرتے ہوئے آرہے ہیں، انہوں آواز لگائی دی ''دیو آمدن یہ تو انسان نہیں دیو ہیں اسی منظر کو اقبال نے یوں بیان کیا:

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

## ریاست مدینہ کا نظام کیسے عمل میں آئے گا؟

میرے دوستو! یہ ریاست مدینہ کا نظام ہے، اس کے اوپر کوئی بات نہیں کرے، اس کے اوپر کوئی اینکر نہیں جائے گا، اس پر کوئی میڈیا چینل روشنی نہیں ڈالے گا، ریاست مدینہ کا یہ نقشہ، آپ کے مبصر، آپ کے دانشور، آپ کے تجزیہ نگار، آپ کے حکمران پیش نہیں کریں گے، یہ منبر سے پیش ہوگا، یہ محمد الرسول اللہ کے وارث پیش کریں گے، چنانچہ بحرین فتح ہوگیا، خشیت الٰہی ،اللہ کا خوف جب آتا ہے تو سارا نظام ٹھیک ہوجاتا ہے، آنکھ کا نظام، زبان کا نظام، عدالت کا نظام، کورٹ، کچہری کا نظام، گلیوں کا نظام، بازاروں کا نظام، روڈ کا نظام، سڑکوں کا نظام، ائیر فورس اور ائیر پورٹ کا نظام، مسجد کا نظام،

مدرسہ کا نظام، خانقاہ کا نظام، یہ سارا نظام ٹھیک ہوگا جب خوف خدا آئے گا۔

## حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خوف الٰہی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں یہی خوف تو تھا، ایک دن رو کر کہنے لگے کہ اگر غیب سے آواز آجائے کہ ساری دنیا جنت میں جائے گی اور ایک آدمی جہنم میں جائے گا مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں وہ ایک آدمی عمر نہ ہو، راستہ سے گزر رہے ہیں، تنکا اٹھا کر کہا کاش! کہ میں تنکا ہوتا حساب وکتاب تو نہ ہوتا، کاش! میری ماں نے مجھے جنا نہ ہوتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے ہیں، ایسے روتے ہیں کہ ہچکیوں کی آواز دور دور تک لوگ سنتے ہیں، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھا رہے ہیں قرآن کی اس آیت کو پڑھا:

اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ﴿سورۂ یوسف آیت: ۸۶﴾

یہ آیت حضرت یعقوب علیہ السلام نے پڑھی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھ رہے ہیں، رو رہے ہیں فرمایا میں پچھلی صف میں تھا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز ہچکیوں کی آواز، اپنے کانوں سے سنی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لینا آسان ہے عمر رضی اللہ عنہ جیسا بننا مشکل ہے، ایک مستند ذریعہ کے مطابق برطانیہ کی ایک بڑی یونیورسٹی ہے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے قوانین پڑھائے جاتے ہیں۔

تھے تو وہ آباء تمہارے ہی پر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے منتظر ثواب ہو

## عمل کا مزاج بنائیں

اسی لیے اپنا مزاج بنائیں کہ دینی احکامات کو مانیں گے، تاویلات پیش

نہیں کریں گے، سیٹس سفائے کرنے کی کوشش نہیں کریں گے، اپنی عقل کے گھوڑے نہیں دوڑائیں گے لوجیکلی، فلسفیانہ سوالات نہیں کریں گے، شریعت کا حکم سلینڈر ہوجائے، شریعت کا حکم آجائے سر جھکا دیں گے۔

## ڈاڑھی کی اہمیت

منبر سے ہم کہتے ہیں کہ ڈاڑھی رکھو، آقا ﷺ نے حکم دیا ڈاڑھی رکھو. آقا ﷺ کی سنت ہے ڈاڑھی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور لاکھوں تابعین، اولیاء، اکابر، اسلاف، صالحین کی سنت ہے، تو آگے سے کہتے ہیں سار دین ڈاڑھی میں تو نہیں ہے، سنت ہی تو ہے ہم نے کب کہا ہے کہ سارا دین ڈاڑھی میں ہے، ہم نے تو کہا کہ دین میں ڈاڑھی ہے، یہ جو منبر سے آپ کو احکامات بتائے جاتے ہیں۔

## تاویلات سے بچیں

یہ مولوی کی اپنی گھڑی ہوئی چیزیں نہیں ہوتی، وہ آپ کو کسی یونیورسٹی کا کوئی آرٹیکل نہیں بتاتا، یہ قرآن اور سنت کی بات ہوتی ہے، یہ محمد الرسول اللہ کا فرمان ہوتا ہے، آپ اس پر عمل کریں، عمل نہیں کرنا تو معافی مانگیں، ڈاڑھی سنت ہے، اللہ رکھنے کی توفیق دے، ہم گناہ گار ہیں، تاویل نہ کریں کہ ڈاڑھی والے تو یوں کرتے ہیں تمہارا یہ جواب قبر میں نہیں چلے گا، تمہاری یہ لوجک قبر میں نہیں چلے گی، ایسے ہتھوڑے لگیں کہ عقل ٹھکانے آجائے گی۔

## دینی صفات اپنائیں

دین کا مذاق نہ اڑاؤ، ڈاڑھیاں رکھو، عمامہ پہنو، سنت لباس پہنو، شلوار

ٹخنوں سے اونچی ہو، نظریں باہر جھکی ہوئی ہوں، شادی سنت کے مطابق کرو، کاروبار سنت کے مطابق کرو، رشوت، سود، جھوٹ اور خیانت سے باز آجاؤ، دھوکہ نہ دو، فراڈ نہ کرو، کم ہمت نہ بنو، استقامت کا پہاڑ بنو، اللہ کی مدد آئے گی ،نہیں بھی آئی تو قبر میں ہمارا کام چل جائے گا، حشر کی رسوائی سے ہم بچ جائیں گے، پل صراط سے اللہ گزارے گا ،آقا ﷺ کی شفاعت ملے گی، آقا ﷺ کا قُرب ملے گا، آقا ﷺ کی معیت نصیب ہوگی، حوض کوثر سے آقا ﷺ کے ہاتھوں چھلکتے جام پیو گے، یہ سنت نہیں ہوگی تو آقا ﷺ منہ پھیرلیں گے، جس سے آقا ﷺ منہ پھیرلیں گے اس کو جام ملے گا؟ اور اس کو کیسے جام ملے گا؟ شبلی نعمانی نے یہی تو کہا تھا میدان محشر میں اللہ پوچھے گا اے شبلی کیا لائے ہو؟ تو میں کہوں گا:

تیرے حبیب کی یارب شباہت لے کر آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کردے میں صورت لے کر آیا ہوں

اللہ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# شانِ عمر رضی اللہ عنہ
# اور
# شام کے مسلمانوں کا آنکھوں دیکھا حال


از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات

- .....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں غیر مسلم مؤرخین کے تاریخ ساز جملے۔
- .....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عناصر اربعہ پر حکمرانی۔
- .....سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا شان و مرتبہ۔
- .....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی برکت سے ملنے والے احکامات۔
- .....سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زریں خدمات۔
- .....دعاؤں کی قبولیت اور شہادت کا المناک واقعہ۔
- .....ترکی کے علماء کی طیب اردگان سے محبت۔
- .....سترہ سالہ محمد بن قاسم رحمہ اللہ کا جذبہ ایمانی۔
- .....شام کے مظلوم مسلمانوں کا درد بھرا حال۔
- .....مظلوموں کا درد محسوس کیجیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ط

﴿سورہ بقرہ آیت:۱۲۵﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ، فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ . اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

نہ مسجد میں نہ مندر میں
نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سائے میں
نماز عشق ادا ہوتی ہے
تلواروں کے سائے میں
ارادے جن کے پختہ ہوں
نظر جن کی خدا پر ہو
طلاطم خیز موجوں سے
وہ گھبرایا نہیں کرتے

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت تلاوت کی اور سرکار دوعالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی، احمد مجتبی ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

## محرم الحرام اسلامی سال کا آغاز

محرم الحرام کا مہینہ اسلامی سال کا آغاز ہے اور اس مہینہ کا آغاز خلیفہ دوم، جانشین پیغمبر، سسر رسول، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ہوتا ہے، بالفاظ دیگر اگر یوں کہا جائے کہ محرم الحرام کا مہینہ قربانیوں اور شہادتوں کا مہینہ ہے، یکم محرم الحرام کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دنیائے فانی سے کوچ کر گئے، دس محرم الحرام کو نواسہ رسول ﷺ حسین ابن علی رضی اللہ عنہ جنتی جوانوں کے سردار حضرت حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں، میدان کارزار میں دین حق کی ترجمانی کرتے ہوئے شہید

ہو گئے، گویا کہ آقائے کریم ﷺ کے پورے خاندان نے اپنے خون سے اسلام کے گلشن کی آبیاری کی ہے۔

وہ لوگ جنہوں نے خون دے کر پھولوں کو رنگت بخشی ہے
دو چار کو دنیا جانتی ہے گمنام نہ جانے کتنے ہیں

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شخصیت، ان کا کردار، ان کا دور حکومت، ان کا نظام حکومت اور ان کی شہادت یہ پوری امت مسلمہ کے لیے مشعل راہ ہے، بلکہ تعصب کی عینک اتار کر دیکھا جائے تو غیر مسلم بھی انکی جرأت، سیاست، دانشمندی کے گیت گاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں غیر مسلموں کے تاریخ ساز جملے

ایک غیر مسلم مؤرخ اور ہسٹرین نے یوں لکھا کہ اگر دنیا میں ایک عمر اور پیدا ہو جاتے تو پوری دنیا سے کفر کا نام ونشان مٹ جائے۔

کسی نے یوں لکھا کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ مزید سو سال زندہ رہتا تو چار دانگ عالم میں اسلام ہی اسلام ہوتا۔

کسی نے یوں کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے اسلام کو عمر ملی ہے۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عناصر اربعہ پر حکمرانی

تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تاریخی حوالوں کے مطابق 38 ویں نمبر پر اسلام قبول کیا اور اپنی قربانیوں کی بدولت صحابہ رضی اللہ عنہم میں دوسرے نمبر پر آ گئے، وہ مقام حاصل کیا کہ اللہ نے عناصر اربعہ پر حکومت دی، آگ پر، ہوا پر، پانی پر، مٹی پر ان کا حکم اللہ نے چلایا۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پانی پر حکمرانی

ان کی شان میں کیا الفاظ بولوں؟ جس کے لکھے ہوئے دو لفظوں سے دریائے نیل چل پڑا اور آج تک جاری وساری ہے، دریائے نیل کا لیول نیچے آ گیا، لوگوں نے کہا! اسلام سے پہلے جب بھی ایسا ہوتا تو ہم ایک خوبصورت لڑکی کو دلہن بنا کر اس دریائے نیل کے حوالے کر دیا کرتے تھے جس کی بدولت پانی کی سطح اوپر آ جاتی تھی، اب بھی ایسا کرنا پڑے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رقعہ بھیجا کہ اس رقعہ کو دریائے نیل میں ڈالا جائے۔

## رقعہ میں لکھے گئے الفاظ

بعض مؤرخین نے لکھا ہے اس میں یہ جملے تھے کہ:

''اللہ کے حکم سے چلتا ہے تو چل ورنہ ہمیں تیری کوئی ضرورت نہیں''۔

دنیا جمع ہوگئی، چشم فلک نے وہ نظارہ دیکھا، تاریخ کے اوراق اس پر شاہد ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا لکھا ہوا رقعہ، وہ دو لفظ سمندر کے نیچے گئے اور پانی کا لیول اوپر آ گیا۔ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ، جو اللہ کا بن جاتا ہے پھر اللہ اس کے بن جاتے ہیں۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمین پر حکمرانی

زمین پر زلزلہ آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاؤں کو زمین پر مارا اور فرمایا کیوں ہلتی ہے؟ کیا عمر رضی اللہ عنہ تجھ پر انصاف نہیں کر رہا؟ آج تک اس زمین پر دوبارہ وائبریشن نہیں ہوئی، پھر اس خطے میں آج تک زلزلہ نہیں آیا۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہوا پر حکمرانی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ممبر پر تشریف فرما ہیں۔ خطبے کے دوران جملہ معترضہ کے طور پر اچانک کہا: یَاسَارِیَۃُ الْجَبَلَ۔ اے ساریہ! پہاڑ کی طرف توجہ دو۔

حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کوسوں میل دور میدان جہاد میں جنگ لڑ رہے ہیں۔ ٹیلیفون نہیں، موبائل نہیں، مواصلاتی ذرائع نہیں، سیٹلائٹ سسٹم نہیں، کمیونیکیشنز کے آلات نہیں، ریڈیو نہیں، ٹرانسمیٹر نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم حیران ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں ممبر پر بیٹھے ہیں اور حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کوسوں میل دور ہیں، ان کو ڈائریکشن دے رہے ہیں، جب وہ جنگ سے واپس آئے تو لوگوں نے احوال لیے، کہنے لگے دشمن پہاڑ کی اوٹ سے ہم پر حملہ آور ہو رہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز ہوا نے میرے کانوں تک پہنچائی، میں نے مڑ کر دیکھا تو دشمن کی خبر ہوئی۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آگ پر حکمرانی

ایک مرتبہ آگ نکل آئی، آتش فشاں پھٹ پڑا، ایک صحابی غالباً تمیم داری رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر دی اور وہ آگ کو یوں ہانک کر واپس لے جا رہے تھے جیسے جانور کو ہانکا جاتا ہے، جہاں سے نکلی وہیں پر دفن کر دیا اور آج تک وہ آگ دوبارہ نہیں نکلی، وہ آتش فشاں نہیں پھٹا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یکم محرم الحرام کو دنیائے فانی سے کوچ کر گئے حملہ تو ستائیس یا اٹھائیس ذی الحجہ کو ہوا لیکن جام شہادت یکم محرم الحرام، نوش فرمایا۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان

تو عناصر اربعہ پر اللہ نے حکمرانی عطا کی، تقریباً بائیس مقام پر حضرت عمر

رضی اللہ عنہ بولے تو وہ قرآن بن گیا، فرمایا ہر امت میں ایک ایسا شخص ہوا کرتا ہے جس سے اللہ ہم کلامی کرتے ہیں میری امت کا وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

جری اتنے کہ احد کے میدان میں جب مسلمانوں کی تھوڑی سی غلطی کی وجہ سے مسلمان کافروں نرغے میں آگئے تو دونوں طرف سے کافروں نے گھیرلیا اور افواہ اڑادی گئی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم شہید کردیئے گئے ہیں، تو ابو سفیان جو اس وقت کافروں کو لیڈ کررہا تھا، ان کا کمانڈر انچیف تھا اس نے تصدیق کے لیے زور سے آواز لگائی، اَیْنَ مُحَمَّدٌ؟ کہاں ہیں محمد؟ تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اشارہ کیا کہ جواب نہیں دو۔ پھر اس نے کہا: اَیْنَ اَبُوْبَکْر؟

ابوبکر کہاں ہیں؟ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جواب نہیں دو۔ پھر ابوسفیان نے کہا: هُبَل (جو بت کا نام ہے) جیت گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے برداشت نہیں ہوا، جب اس نے کہا: ہبل اور لات بڑے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا: اللہ اکبر، اللہ اَجَلّ اللہ بڑے ہیں، اللہ عزت والے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا:

لَنَا عُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمْ

ہمارے پاس عزّٰی بت کی طاقت ہے تم اس سے محروم ہو، برداشت نہیں ہوا حمیت اسلام اور دینی غیرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی یعنی غیرت کا اگر اعلیٰ مقام تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حاصل تھا، عام انسانوں میں بھی صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم میں بھی، پھر ابوسفیان نے کہا: ہمارا تمہارا حساب برابر ہوگیا بدر میں ہمارے ستر مرے، اُحد میں آج تمہارے ستر دنیا سے چلے گئے، ستر صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوگئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے برابر نہیں ہوا ستر تمہارے بھی مرے، ستر ہمارے بھی مرے۔ تمہارے ستر ذلیل ہوکر جہنم میں گرے، ہمارے ستر عزت

پاکر جنت الفردوس کے وارث ٹھہرے۔

## پردے کا حکم بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی برکت ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ راستے سے گزر رہے ہیں، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بھی گزر رہی ہیں، پردے کا حکم اس وقت تک نہیں آیا تھا، ایک منافق گھور گھور کر زوجہ مطہرہ، اُم المؤمنین کو دیکھنے لگا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُم المؤمنین سے کہا: آپ پردہ کریں ان منافقوں کی نظریں مجھے اچھی نہیں لگتیں، فرمانے لگیں ابھی تک پردے کا حکم نہیں آیا ہے، بس اتنا کہنا تھا جبرائیل امین آگئے۔

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ط ﴿سورۂ احزاب:۵۹﴾

اے نبی! کہہ دیجیے اپنی بیویوں سے، اپنی بیٹیوں سے، عام مسلمان عورتوں سے کہ وہ اپنے چہروں پر پردے ڈالیں، کپڑے ڈالیں۔ لمبی چادریں ڈالیں۔

یہ پردے کا حکم بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی برکت ہے۔

## اذان کیا حکم بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی برکت

مشورہ ہو رہا ہے کہ نماز کے لیے دعوت کیسے دی جائے؟ کسی نے کہا آگ جلا کر لوگوں کو متوجہ کیا، مجوسی اور بعض تاریخی حوالوں کے مطابق نصاریٰ بھی یوں کرتے تھے، کسی نے کہا لکڑی بجا کر مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آدمی اس طرح کے کلمات کہہ رہا ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ جو اذان ہے یہ اذان پڑھ کر سنائی، ایک دوسرے

صحابی نے بھی آ کر تائید کی کہ میں نے بھی ایسا خواب دیکھا، فرمانے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر اللہ نے حق جاری کر دیا، آج یہ اذان کی برکت ہے کہ پوری دنیا کے اندر چوبیس گھنٹوں میں کوئی ایسا لمحہ نہیں گذرتا کہ جس میں اللہ کا نام نہیں لیا جا رہا ہو؟ ابھی اگر یہاں ظہر ہے تو بعض ممالک میں عصر کی اذان کا وقت ہے تو بعض میں مغرب کا بعض میں عشاء کا، بعض میں فجر کا۔ اسی طرح اذان کا ایک سلسلہ جاری ہے۔

ابھی ترکی کا سفر ہوا تو پتہ چلا کہ 1923 میں وہاں پر جو جنگ ہوئی اور یورپی یونین نے ترکی پر کچھ پابندیاں عائد کی تھیں، خلافت عثمانیہ کو تار تار کیا تھا تو ایک کام انہوں نے یہ کیا کہ اذان کو عربی زبان سے تبدیل کر دیا تھا، ترکی میں پچھلے سو سالوں میں اذان عربی کلمات میں نہیں تھی، ترکی کی اصل زبان عربی، عربیوں سے ملتی جلتی تھی ہم نے اس کی خطاطی دیکھی، اس زبان کو تبدیل کر دیا، لیکن ایک دفعہ پھر اذان اپنی اصلی شکل میں آ گئی تو کافروں سے یہ اذان برداشت نہیں ہوئی۔

مجاہد جب محاذ پر اللہ اکبر کا نعرہ لگاتا ہے، مؤذن جب اذان میں اللہ اکبر کہتا ہے، نماز کے اندر جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو انسانی شیطان بھی بھاگتے ہیں اور جو جنات ہیں وہ بھی بھاگتے ہیں، تو میں عرض کر رہا تھا کہ یہ اذان بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مبارک خواب کی برکت ہے۔

## تراویح کا حکم بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی برکت

بیس رکعت تراویح پر ساری امت کو، صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اے اللہ! عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو نور سے بھر دے جس نے امت کو تراویح

کی سنت پر جمع کیا۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زریں خدمات

یہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ تقریباً 10 سال انہوں نے حکومت کی، ان 10 سالوں میں دو ہزار قرآن کریم کے نسخے لکھوائے، اس زمانے میں قلمی نسخے ہوتے تھے، سیاہی مشکل سے ملتی تھی، کاغذ مشکل سے ملتا تھا، قرطاس مشکل سے ملتا تھا، چمڑے پر، لکڑی پر، پتھر پر، پتوں پر اس طرح کی چیزوں پر قرآن کریم کو جمع کرنا، یہ کتنا مشکل کام ہے۔

حفاظ کی کمی تھی، تو دو ہزار نسخے اپنے دورِ حکومت میں قرآن کریم کے لکھوائے۔

چار ہزار مسجدیں بنوائیں۔

نوسو جامع مسجدیں بنوائیں۔

ہر مسجد میں امام، مؤذن کا تقرر کیا۔

36 ہزار بچوں کو حافظ قرآن بنایا۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ان کے حلقہ درس میں 17 ہزار مسلمان شریک ہوئے تھے۔

ڈاک کا نظام قائم کیا۔

سیکیورٹی کا، سرحدوں کے تحفظ کا نظام قائم کیا۔

پولیس کا نظام قائم کیا۔

نہروں کا جال بچھایا۔

سڑکوں کا جال بچھایا۔

تجارت کی راہداریاں کھولیں۔

یہ سارے کام حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیے۔

یہی تو وجہ تھی کہ بھیس بدل کر گشت کر رہے ہیں کسی کو کوئی تکلیف تو نہیں ہے؟ کوئی پریشان تو نہیں ہے؟ بھیڑیا اور بکری ایک گھاٹ سے پانی پی رہے ہیں، بھیڑیا حملہ نہیں کر رہا کیونکہ اس بھیڑیئے کے رزق کا انتظام کر چکے تھے۔

ہم ترکی کے ایک علاقہ ''سکاریہ'' گئے۔ یہ استنبول سے تین گھنٹے کی مسافت پر ہے، پہاڑی راستہ ہے، وہاں پر دیکھا کہ جنگل میں گوشت رکھا ہوا ہے، معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ گورنمنٹ کا ایک ادارہ مقرر ہے وہ بھیڑیوں کے لیے باقاعدہ گوشت رکھتا ہے تاکہ بھیڑیا، بکریوں اور انسانوں پر حملہ نہ کرے، یہ ایک اسلام کا نظام جسے ترکی میں خلافت عثمانیہ کے طرز پر دوبارہ زندہ کیا جا رہا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھیڑیا اور بکری ایک گھاٹ سے پانی پی رہے ہیں اس لیے کہ اس کی غذا کا انتظام ہو گیا تھا، اس کی ضرورت پوری ہو رہی تھی جبکہ یہاں انسان بنیادی ضروریات سے محروم ہے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ ایک بچی روتے ہوئے گھر آئی اور کہنے لگی: امی جان! بھیڑیئے نے ہماری بکری کو کھا لیا ہے تو ماں نے کہا: ہائے، لگتا ہے عمر رضی اللہ عنہ دنیا سے چلا گیا۔

ایک چرواہا پہاڑ پر بکریاں چرا رہا ہے اور اچانک کہتا ہے:

مَنْ هٰذَا الْخَلِيْفَةُ الصَّالِحُ قَامَ عَلَى النَّاسِ

یہ مسلمانوں کا خلیفہ تو بڑا ہی نیک آدمی ہے، جب آدمی نیک بنتا ہے تو بھیڑیئے بکریوں پر حملہ کرنے سے باز آجاتے ہیں جب انسان اللہ کا بنتا ہے،

اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرتا ہے تو اس کے اثرات بیوی پر، بچوں پر، عوام پر، جانوروں پر اللہ تعالیٰ مرتب کرتے ہیں۔ تو اس ماں نے کہا لگتا ہے عمر رضی اللہ عنہ دنیا سے چلا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حسین رضی اللہ عنہ ابن علی رضی اللہ عنہ کا وظیفہ زیادہ مقرر کیا، اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ کم مقرر کیا، بیٹے نے اعتراض کیا ابا جان! آپ نے حسین رضی اللہ عنہ ابن علی رضی اللہ عنہ کا وظیفہ زیادہ مقرر کیا اور مجھے کم؟ ہم میں کیا فرق ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:

تیرا باپ اس کے باپ جیسا نہیں،
تیرا نانا اس کے نانا جیسا نہیں،
تیری ماں اس کی ماں جیسی نہیں،
اس کا تعلق خانوادہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ہے۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تمنا

یہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب حج کے سفر سے واپس آرہے تھے اور ایک جگہ قیام کیا پتھر کو تکیہ بنا کر، ہاتھ کو تکیہ بنا کر لیٹ گئے، ستاروں پر نظر پڑی، جب رات ڈھلنے لگی، ستارے چھپنے لگے تعبیر یہ لی کہ جس طرح میرا دور حکومت بام عروج پر تھا اس پر زوال بھی آئے گا تو دعا کی:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ

## دو دعائیں مانگیں

اے اللہ شہادت کی موت عطاء کر۔
اپنے حبیب کے شہر میں عطاء کر

یہ شہادت وہ عظیم مرتبہ اور مقام ہے جس کی تمنا ہر صحابی رسول کیا کرتا تھا، خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمنا کی:

لَوَدِدْتُّ اِنِّیْ اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فَاَحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ فَاَحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ فَاَحْیَا ثُمَّ اُقْتَلُ۔

مجھے یہ پسند ہے اللہ کے راستے میں شہید کر دیا جاؤں، پھر مجھے زندگی ملے پھر شہید کر دیا جاؤں، پھر مجھے زندگی ملے پھر شہید کر دیا جاؤں۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کی شہادت کا المناک واقعہ

ابولولوٴ فیروز، یہ مجوسی تھا اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، یہ چکی بنانے میں ماہر تھا، ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر شکایت کی کہ میرا آقا مجھ سے زیادہ ٹیکس لیتا ہے اور اُجرت کم دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بلایا جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ جو ٹیکس ابولولوٴ فیروز مجوسی پر مقرر ہے وہ بہت کم ہے تو اس کو کہا کہ تمہاری بات درست نہیں ہے، اس نے کہا ٹھیک ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے لئے ایک چکی بناؤ، میں تمہیں اس کی اجرت دوں گا، وہ کہنے لگا میں ایسی چکی بناؤں گا کہ جس کی شہرت مشرق سے مغرب تک ہوگی، جب وہ چلا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اس نے مجھے قتل کی دھمکی دی اور فرمایا مجھے یقین ہے کہ اللہ مجھے شہادت کے رتبے پر فائز کرے گا کیونکہ اُحد کے پہاڑ پر آقا صلی اللہ علیہ وسلم، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ یہ کھڑے ہوئے ہیں، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُحد پہاڑ تھوڑا سا ہلا فرمایا کیوں ہلتا ہے؟ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے مجھے یقین ہو گیا تھا اللہ شہادت کا رتبہ مجھے عطا کرے گا۔

تو بہرحال ستائیس یا اٹھائیس ذی الحجہ کو فجر کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں، تلاوت کر رہے ہیں، ابولؤلؤ فیروز مجوسی زہر میں بجھا ہوا خنجر لئے کھڑا ہے اور دورانِ نماز چھ وار خنجر کے کیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز نہیں توڑی، جب گرنے لگے تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا کہ نماز پوری کرو، اشارہ سے کہا اور مجوسی جب صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفوں کو چیرتا ہوا بھاگا تو سات صحابہ رضی اللہ عنہم کو شہید کیا اور سترہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو زخمی کیا، آخر میں جب پکڑا گیا تو اس نے اپنے آپ کو قتل کر کے خودکشی کر لی۔

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تمنا کیسے قبول ہوئی؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہادت مانگی تھی، اللہ نے شہادت بھی دی،

شہادت مدینہ میں دی،

شہادت مسجد نبوی کے محراب میں دی،

شہادت مصلی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دی،

شہادت نماز کی حالت میں امامت کرواتے ہوئے دی،

شہادت تلاوت کرتے ہوئے دی،

اللہ اکبر! فرمایا! اللہ قدر دانی کرنے والے ہیں۔

تو میں عرض کر رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو زمین بھی روئی، آسمان بھی رویا، اسلام بھی رویا اور یہ کب ہوتا ہے؟ جب انسان اللہ کا ہو جاتا ہے۔

## حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی موت بستر پر آئی

یہی وہ شہادت ہے جس کے لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تڑپ رہے ہیں، بستر پر پڑے ہوئے ہیں، نزع کی حالت میں ہیں، رو رہے ہیں، کسی نے

کہا: کیوں رو رہے ہیں؟ آپ نے تو سو سے زائد جنگیں لڑی ہیں، اسلام کا بول بالا کیا ہے، آپ کو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کا لقب ملا، جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس پر تیر، تلوار، نیزہ کا زخم نہیں، فرمانے لگے: شہادت کی تمنا میں اتنی جنگیں لڑی ہیں لیکن آج موت بستر پر آرہی اس لئے رو رہا ہوں۔

## ترکی کے علماء کی طیب اردگان سے محبت

ترکی کے کچھ علماء سے ہماری ملاقات ہوئی ان کے دل میں اپنے صدر طیب اردگان کی محبت اور عقیدت اتنی تھی کہ کہنے لگے کہ ہمیں یہ اطلاع تو ملے کہ تمہارا باپ دنیا سے چلا گیا، تمہاری ماں کا انتقال ہوگیا، تمہاری بیوی دارِفانی سے کوچ کرگئی، تمہاری اولاد دنیا سے چلی گئی، لیکن یہ آواز ہم برداشت نہیں کرسکتے کہ ہمارا امیر طیب اردگان دنیا سے چلا گیا۔

جب انسان اللہ کا حکم پورا کرتا ہے تو اللہ پوری دنیا کو اس کا غلام بنادیتا ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے شام کے مسلمانوں کا حال دیکھا الحمدللہ شام کے باڈر کراس کرتے ہوئے دیکھا، ان سے ملے، جس میں یتیم بچے تھے، بیوہ عورتیں تھیں، بوڑھے ماں باپ جن کی اولادوں کو ذبح کردیا گیا، جس میں سادات آقا ﷺ کے گھرانے کے علماء تھے، چالیس لاکھ پناہ گزین اس وقت صرف ترکی میں ہیں، کسی کے پاس گھر نہیں، کسی کے پاس لباس نہیں، کسی بچے کے ہاتھ میں کھلونا ہے وہ اس کو دیکھ کر رو رہا ہے کہتا ہے کہ کھلونا ہے اس کے ساتھ کھیلنے والا میرا بھائی نہیں، کسی کے ہاتھ میں دوپٹہ ہے اور وہ بچی رو رہی ہے کہ ماں کا دوپٹہ تو ہے ماں میرے پاس نہیں ہے۔

میرے محترم بھائیو، دوستو، بزرگو!

دو تین دن پہلے پھر شام، روس او اسرائیل نے ادلب پر بمباری شروع کردی۔ 30لاکھ کے قریب مسلمان اس وقت ادلب میں محصور ہیں اور ہم یہاں پر ہم اپنی اولادوں کے ساتھ کاروبار میں خوش ہیں، ہمارے دسترخوان پر چار قسم کے کھانے لگتے ہیں لیکن خدا کی قسم ان کا کوئی پرسان حال نہیں اور مسلمان قربانی دینے سے ڈرتا ہے۔

جبکہ محرم الحرام قربانیوں کا مہینہ ہے۔

یہ جان کے نذرانے پیش کرنے کا مہینہ ہے۔

امت مسلمہ کے درد کو محسوس کرنے کا مہینہ ہے۔

## سترہ سالہ محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ

ایک وہ مسلمان تھا محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ، سترہ سال کا جوان ہے، ایک بہن نے خط لکھا کہ راجہ داہر اور اس کے لوگوں نے ہمیں یرغمال بنایا ہے، ہمارے سروں سے دوپٹے اتار لئے ہیں، ہماری عزتیں نیلام ہورہی ہیں، ہماری آواز کو سننے والا، ہماری فریاد کو سننے والا، ہماری پکار پر لبیک کہنے والا کوئی موجود نہیں؟ وہ سترہ سال کا جوان پورے لشکر کی قیادت کررہا ہے، آج سترہ سال کا جوان اپنے گھر کو ہی نہیں سنبھال سکتا۔

وہ سترہ سال کا جوان عرب کا شہزادہ حجاز سے چلتا ہے، دیبل پر آتا ہے، جہاں پانی نہیں، جہاں پر کھانے کا سامان نہیں، ایک بہن کی پکار پر جہاد کا علم بلند کرنے والا محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ تھا جو حجاز سے دیبل پہنچا۔

## اسلام کے سپہ سالار

ایک صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ، یہ کُرد تھا، ترک کا ایک علاقہ کرد ہے۔ وہ

مسلمانوں کی حفاظت کے لیے کھڑا ہوا۔

طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے اندلس کے ساحل پر کشتیاں جلا ڈالیں۔

استنبول کو فتح کرنے والا سلطان فاتح رحمۃ اللہ علیہ ،ان لوگوں نے جان کے نذرانے پیش کیے۔

آج ہمارے کان میں اذان دی جاتی ہے،ہمیں کلمے کی لوریاں سنائی جاتی ہیں، نماز کے لیے زور سے اذان ہوتی ہے، پھر مسجدیں بھری ہوئی ہیں، چہروں پر ڈاڑھیاں ہیں، سروں پر عمامے ہیں، بدن پر کرتے ہیں، زکوٰۃ کا نظام قائم ہے، روزے رکھے جارہے ہیں، وعظ ونصیحت کی مجلسیں لگی ہوئی ہیں۔

میرے دوستو! جان کے نذرانے پیش کیے تھے، آج اللہ نے ہمیں یہ عزتیں دی ہیں آج ہم ان کے درد کو محسوس کریں۔

فقہ کے اندر ایک قاعدہ لکھا ہے کہ اگر مشرق میں ایک مسلمان تکلیف میں ہے تو مغرب کے مسلمانوں پر اس کی مدد فرض ہے۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم میر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

شام کے مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ شام اور ترکی ایک باڈر ہے، جس کا نام ہے ''ریحانیہ'' وہاں پر پاکستانی اور ترکی حکومت نے بیکریاں قائم کی ہیں، ایک پلانٹ پر ایک دن میں ایک لاکھ اسی ہزار روٹیاں پکتی ہیں۔تین شفٹیں لگتی ہیں، ایک شفٹ میں ساٹھ ہزار روٹیاں پکتی ہیں، وہ روٹیاں پک کر کنٹینروں میں لوڈ ہوکر شام کے اندر جاتی ہیں۔ہم نے پوچھا کہ سالن کا کیا انتظام ہے؟ پتہ چلا کہ ایک خاص قسم کا چورن ہے، اس چورن کیساتھ یہ

مسلمان روٹی کھاتا ہے۔ بچوں کے پینے کے لیے دودھ نہیں ہے، پینے کے لیے صاف پانی نہیں ہے، دوائیں نہ ہونے کی وجہ سے لوگ مر رہے ہیں۔ مسلمان، ڈرامے، فلمیں دیکھ رہے ہیں۔ مسلمان بزنس میں لگا ہوا ہے، مسلمان دکانیں بڑھا رہے ہیں، مسلمان فیکٹریاں لگا رہا ہے، مسلمان عیاشیاں کر رہا ہے، مسلمان سود کا لین دین کر رہا ہے، مسلمان صرف سوشل میڈیا پر لکھتا ہے ظلم ہو رہا ہے کھڑے ہو جاؤ۔ مسلمان صرف ٹی وی کی خبریں سن کر افسوس کرتا ہے۔ لیکن اس کے لیے عملاً یہ کچھ نہیں کر رہا۔ نہ جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے، نہ مال کا نذرانہ پیش کرتا ہے، نہ رات کو اٹھ کر ان کے لیے دعائیں مانگتا ہے۔

میرے محترم دوستو، بھائیو، بزرگو!

کل کو قیامت کے دن میدان محشر میں یہ سید خاندان سے تعلق رکھنے والے، یہ علماء، یہ عرب، یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جو نسل ہے، یہ جان قربان کرنے والے، ہمارا گریبان پکڑیں گے، خدا کی قسم! ہمارے پاس جواب دینے کے لیے کچھ نہیں ہوگا، ایسے موقع پر شاید یہ نمازیں ہمیں نہ بچا سکیں، شاید یہ روزے ہماری نجات کا سبب نہ بن سکیں، شاید یہ بار بار حج اور عمرے ہمارے کام نہ آسکیں، اس درد کو محسوس کیجیے اس غم کو اپنا غم سمجھے۔ اُمت مسلمہ کے کام آنے کے لیے اپنے آپ کو پیش کیجیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی مدد کی توفیق عطا فرمائے، آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اہل بیت


از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع و ترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات


- .....حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی امتیازی خصوصیات
- .....حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مثال۔
- .....کفر کا وار حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ہی کیوں؟
- .....حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے مثال قربانیاں۔
- .....انکارِ صحابیت درحقیقت انکارِ رسالت ہے۔
- .....حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآنِ کریم کے آئینے میں۔
- ..... زندگی تمام صحابہ کے نام: زندگی بنام حضرات صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم)
- .....کافر بنانے اور بتانے میں فرق۔
- .....دفاعِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہر عام وخاص کا فریضہ اور اُس کا انعام۔
- .....محاربہ کیا ہے؟ سب سے بڑے محارب کون؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾

﴿سورۂ احزاب آیت: ۲۳﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ بِرَفْعِ قَوْمٍ وَبِخَفْضِ آخَرِيْنَ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بہ دم تیرا
زمین و آسمان تیرے یہ موجود و عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یارب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفی ﷺ کی حدیث مبارکہ کا ایک حصہ پیش کیا ہے۔

## جنہیں اللہ تعالی مرد فرمائے

میں کچھ باتیں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں توجہ ہوگی تو بات سمجھ آجائے گی قرآن کریم کی اس آیت میں رب کریم مؤمنین کی ایک صفت بتلا رہے ہیں کہ مومنین میں ایک جماعت ایسی ہے جنہیں رب نے مرد کہا ہمارا جب کسی سے جھگڑا ہوتا ہے تو ہم اس کو کہتے ہیں کہ تو مرد ہے تو میدان میں آ، مردوں والی بات کر، مردانگی دکھا، کسی کی بزدلی کو ہم نامرد سے تعبیر کرتے ہیں تو جسے رب مرد کہے وہ کتنے پختہ مرد ہوگے، وہ کتنے بہادر مرد ہوگے، کتنے استقامت کے پیکر مرد ہوں گے۔

## صادقین کی منزل

فرمایا: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ۔ ﴿سورۂ احزاب آیت: ۲۳﴾

مومنوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں۔

صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ ﴿سورۂ احزاب آیت: ۲۳﴾

سچ کر دکھایا وہ عہد جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا جو عہد کیا تھا

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ ﴿سورۂ احزاب آیت: ۲۳﴾

کچھ نے اپنی منزل اور مراد کو پالیا کچھ انتظار میں ہیں۔

ان کی منزل اور مراد شہادت ہے کہ وہ اس دین کی سربلندی کے لیے، اللہ کی توحید کے پرچار کے لیے، نبی کی رسالت اور ناموس کی خاطر، صحابہ کی تقدیس اور دفاع کی خاطر، امہات المومنین کی عفت اور پاکدامنی کی خاطر، قرآن کریم کی حقانیت کی خاطر، اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر، اپنی جان کی بازی لگا کر شہادت کا مرتبہ پالیا ہے۔ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ ﴿سورۂ احزاب آیت: ۲۳﴾

## حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی منفرد خصوصیات

قرآن کریم میں اللہ کریم نے صحابہ کی بہت سی صفات بتلائیں صحابہ کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ اللہ کریم نے فرمایا:

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ ﴿سورۂ حدید آیت: ۱۰﴾

کہ اللہ نے ان سب سے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

حیاۃ الصحابہ میں مترجم نے لکھا ہے کہ صحابہ کا علم پاک تھا اور قلوب ان کے پاک تھے، علم ان کا گہرا تھا، تکلف اور تصنع معدوم تھا، اور من حیث الجماعت جس کی قرآن نے، رب نے تقدیس کی، وہ صحابہ کی جماعت ہے

قرآن نے انہیں

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾

اس پوری کی پوری جماعت سے اللہ راضی ہوگیا اور یہ اللہ سے راضی ہوگئے۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ - ﴿سورۂ فتح آیت: ۱۸﴾

تحقیق اللہ راضی ہوئے ان مومنوں سے جو درخت کے نیچے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اللہ ان سے راضی اور یہ اللہ سے راضی ہیں کائنات میں آپ کو کوئی جماعت ایسی نہیں ملے گی کہ مِنْ حَيْثُ الْجَمَاعَة۔ ان کی تقدیس، ان کی عفت، ان کی پاکدامنی کا اعلان ربّ نے کیا ہو یہ سعادت صرف صحابہ کو حاصل ہے اور ''ایں سعادت بزور بازو نیست''۔

## حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثال

علماء کرام نے مثال دی فرمایا ایک ٹرین ہوتی ہے، اس میں ڈبے ہوتے ہیں ایک اکانومی کلاس ہوتی ہے، ایک اپر کلاس ہوتی ہے، ایک اس میں بزنس کلاس ہوتی ہے، ایک اس میں فرسٹ کلاس ہوتی ہے، آپ جہاز میں سفر کرتے ہیں، ایک اکانومی کلاس ہوتی ہے، ایک بزنس کلاس ہوتی ہے، اسی طرح بعض اوقات پارلر ہوتے ہیں، اسی طرح یہ جتنے بھی مسلمان ہیں یہ سب قافلہ اہل وفا سوار ہیں لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ مقدس جماعت ہیں جو اس قافلہ اہل وفا کے فرسٹ کلاس لوگ ہیں۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ

اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ (سورۂ توبہ آیت:۱۰۰)

ہر مقام سبقت پر لے جانے والے یہ صحابہ تھے، میں اور آپ بھی مسلمان ہیں، ہم اپنے مسلمان ہونے پر اپنے کلمہ کو پیش کرتے ہیں، اپنے عمامہ کو پیش کرتے ہیں، اپنی نمازوں کو پیش کرتے ہیں لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے ایمان کی گواہی تو رب کا قرآن دیتا ہے، ان کے ایمان کی گواہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لسان مبارک دیتی ہے۔

## نبی علیہ السلام کے بعد سب سے بڑے محسن

اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس امت کے سب سے بڑے محسن ہیں۔

آپ کو کوئی روڈ بنا کر دیتا ہے وہ آپ کا محسن ہے۔

آپ کو کوئی پل بنا کر دیتا ہے وہ آپ کا محسن ہے۔

آپ کو کوئی ہاسپٹل بنا کر دے وہ آپ کا محسن ہے۔

آپ کو کوئی کالج یونیورسٹی اور اسکول بنا کر دے وہ آپ کا محسن ہے۔

آپ کو کوئی کھانا کھلائے وہ آپ کا محسن ہے۔

آپ کو کوئی پانی پلائے وہ آپ کا محسن ہے۔

آپ کو کوئی گھر بنا کر دے وہ آپ محسن ہے لیکن صحابہ کرام وہ ہستیاں ہیں کہ جن کی برکت سے ہمیں ایمان ملا، جن کی برکت سے ہمیں کلمہ ملا، جن کی برکت سے ہمیں قرآن ملا۔

## کفر کا وار حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر ہی کیوں؟

آج کفر نے اگر وار کیا ہے تو وہ صحابہ پر کیا ہے انہیں معلوم تھا کہ جب

کوئی Vip ہوتا ہے، جب کوئی بہت بڑا آدمی ہوتا ہے، ہائی پروفائل آدمی ہوتا ہے تو اس کی حفاظت کے لیے گارڈ ہوتے ہیں، اس کی حفاظت کے لیے محافظین ہوتے ہیں، اس کی حفاظت کے لیے پہرے دار ہوتے ہیں، وہ اس ہائی پروفائل آدمی کو ٹارگٹ نہیں کرسکتے جب تک پہرے داروں پر حملہ نہیں کریں گے تو صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے محافظین بھی تھے، پہرے دار بھی تھے، دین کے چوکیدار بھی تھے، دین کے جانثار بھی تھے اور ان صحابہ پر جب حملہ ہوگا، ان صحابہ کی تقدیس پر جب کیچڑ اچھالا جائے گا، ان صحابہ کی عفت اور پاکدامنی پر جب انگلیاں اٹھیں گی، تو ناموس رسالت پر بھی انگلیاں اٹھیں گی رسول اللہ ﷺ کی ذات کو یہ بدبخت ڈائریکٹ ہدف نہیں بناسکتے، تنقید نہیں کرسکتے اسی لیے انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذات کو چنا تو اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دفاع ہر مسلمان پر فرض ہے۔

## حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی قربانیاں

ہمارے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جانیں قربان کیں، اپنی اولادیں قربان کیں، اپنا مال قربان کیا، اپنے وطن کو چھوڑا، اپنے گھر بار کو چھوڑا، وہ صحابہ جان کے نذرانے پیش کرگئے، وہ سمندروں میں اپنے گھوڑوں کو اتار گئے کہ یہ دین امت تک پہنچ جائے۔

## اہم نکتہ

آج ان صحابہ پر جب بات ہوتی ہے تو میں اور آپ ان کی حفاظت کے لیے آگے نہیں آئیں گے تو قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے، اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا انکار رسالت کا انکار ہے اس نکتہ کو سمجھ لیں

قرآن کی ایک آیت ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ بنایا فرمایا:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ۔

﴿سورۂ بقرہ آیت: ۱۲۹﴾

اے اللہ! اس گھر کو تو بنا دیا اب اس گھر میں ایک رسول بھیجئے جو قرآن کی آیات تلاوت کرے: وَيُزَكِّيْهِمْ۔ ان کا تزکیہ کرے:

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔

انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے آپ غور کریں۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ

اے اللہ ان میں رسول بھیج هُمْ سے مراد صحابہ ہیں۔

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

جو رسول ان پر تلاوت کرے هُمْ سے مراد صحابہ ہیں۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

هُمْ سے مراد صحابہ ہیں۔

وَيُزَكِّيْهِمْ

تزکیہ کرے هُمْ سے مراد صحابہ ہیں بار بار هُمْ سے مراد صحابہ کی جماعت ہے تو یہ قرآن کے مخاطبین اولین ہیں قرآن سب سے پہلے ان صحابہ پر اترا ہے لہٰذا صحابہ کا ایمان اعلیٰ ہے۔

## انکار صحابیت انکار رسالت ہے

میں عرض یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا یہ ڈائریکٹ انکار نہیں کر سکتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی

کرتے ہیں، صحابہ کرام پر شب وستم کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نعوذ باللہ لعن طعن کرتے ہیں اس لیے یاد رکھیں! کہ رسول اللہ ﷺ نے تبلیغ کا حق ادا کیا یا نہیں؟ ادا کیا نا؟ رسول اللہ ﷺ جس مقصد کو لے کر آئے تھے اس مقصد میں کامیاب ہوئے یا نہیں؟ بالکل کامیاب ہوئے اگر کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم چار صحابہ کو مانتے ہیں، پانچ صحابہ کو مانتے ہیں ۲۲ صحابہ کرام کو مانتے ہیں، آخر میں کہتے ہیں سات ہزار صحابہ کو مانتے ہیں، باقی کو نہیں مانتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ جس مقصد کو لے کر آئے تھے اس میں کامیاب نہیں ہوئے اس لیے کہ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب مسلمان نہیں ہوتے تو پھر تو آقا ﷺ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا انکار، رسالت کا انکار ہے۔

## صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ

عرض کر رہا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پوری قوم کے محسن ہیں اسی لیے رب نے قرآن میں بھی صحابہ کا تذکرہ کیا، تورات اور انجیل میں بھی صحابہ کا تذکرہ کیا:

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ رب نے کہا:

﴿سورۂ فتح آیت:۲۹﴾

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۔ صدیق اکبر مراد ہیں۔

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ ۔ حضرت عمر مراد ہیں۔

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۔ حضرت عثمان مراد ہیں۔

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا ۔ حضرت علی مراد ہیں۔

يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۔ تمام صحابہ مراد ہیں۔

## عظمت صحابہ قرآن کریم کی روشنی میں

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ ۔ ﴿سورۂ حدید آیت:۱۰﴾

سب سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ ۔ ﴿سورۂ حشر آیت:۸﴾

سب کو اللہ نے صادقون کہا۔

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۔ ﴿سورۂ توبہ آیت:۲۰﴾

سب کو اللہ نے فائزون کہا۔

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ ﴿سورۂ لقمٰن آیت:۸﴾

سب کو اللہ نے کامیابی کا سرٹیفکیٹ دیا۔

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ ۔ ﴿سورۂ احزاب آیت:۲۳﴾

سب کو اللہ نے مرد کہا، اپنے وعدوں کو سچ کر دکھانے والا کہا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ کہہ کر سب سے اپنی رضا مندی کا اعلان کیا ہے۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ ۔ ﴿سورۂ انفال آیت:۴﴾

ان کے ایمان کے حق، سچ ہونے کی گواہی ربّ کے قرآن نے دی۔

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ۔ کا مصداق صحابہ ہیں۔

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ ۔ کا مصداق صحابہ ہیں۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۔ کا مصداق صحابہ ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۔ ﴿سورۂ لقمٰن آیت:۵﴾

کا مصداق صحابہ ہیں۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ ﴿سورۂ بقرہ آیت:۱۳۷﴾

کا مصداق صحابہ ہیں۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ ﴿سورۂ فتح آیت:۱۸﴾

کا مصداق صحابہ ہیں۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ﴿سورۂ فتح آیت:۱۸﴾

کا مصداق صحابہ ہیں

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۔ ﴿سورۂ توبہ آیت:۷۲﴾

کا مصداق صحابہ ہیں۔

یہ وہ صحابہ ہیں جن کی صداقت ،عدالت، فلاح اور کامیابی کی گواہی ربّ کا قرآن دے رہا ہے۔

## زندگی صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام

ان صحابہ کرام کی اگر ناموس پر بات آئے گی، ان صحابہ کرام کی تقدیس پر اگر کیچڑ اچھالا جائے گا تو پورا دین محفوظ نہیں رہے گا۔

عزیزان گرامی!

صحابہ کرام کی ناموس کے لیے ہم اپنی جانوں کو پیش کردیں، اپنی اولادوں کو پیش کردیں، ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہیں، آج اگر ہم نے حق گوئی سے کام نہ لیا تو ایک عالم نے کہا

لَوْ سَكَتَ اَهْلُ الْحَقِّ عَنْ بَيَانِ الْحَقِّ لَتَوَهَّمَ اَهْلُ الْبَاطِلِ

اَنَّهُمْ عَلٰی حَقٍّ۔

آج اگر حق گوئی کرنے والا حق گوئی نہیں کرے گا، حق کو چھپادے گا حق کو دبا دے گا، مداہنت سے کام لے گا تو باطل یہ سمجھیں گے کہ ہم حق پر تھے اسی لیے تو کسی نے روکا نہیں، کسی نے ٹوکا نہیں۔

## صحابہ رضی اللہ عنہم کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے کہ جب ناموس رسالت پر بات آتی تھی وہ اپنی جان نچھاور کردیتے تھے، اگر بلال رضی اللہ عنہ تپتی ہوئی ریت پر لیٹا نبی کی خاطر، ابو فکیہہ رضی اللہ عنہ کی پسلیاں توڑی گئیں نبی کی خاطر، خباب رضی اللہ عنہ کی کمر کی چربی سے آگ کے انگارے بجھے نبی کی خاطر، سمیہ رضی اللہ عنہا کو دولخت کیا گیا نبی کی خاطر، زنیرہ رضی اللہ عنہا کو آنکھ کے طعنے ملے نبی کی خاطر، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لہولہان کر دیا گیا نبی کی خاطر، عمار رضی اللہ عنہ اور یاسر رضی اللہ عنہ کو مشق ستم بنایا گیا نبی کی خاطر ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے کو جب شہید کیا گیا اُمّ عمارہ رضی اللہ عنہا نے اپنی زبان سے یہ جملہ کہا:

لِهٰذَا الْيَوْمِ اَرْضَعْتُهُ

یہ دن دیکھنے کے لیے تو میں نے اس بیٹے کو دودھ پلایا تھا جس طرح صحابہ نے اس نبی کے لائے ہوئے دین کو پھیلانے کے لیے افریقہ کے جنگلات میں اپنے گھوڑے ڈال دیے، بحر ظلمات میں اپنے گھوڑے ڈال دیے اقبال نے تڑپ کر کہا تھا۔

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

## دفاعِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور جنّت کی ضمانت

آج ان صحابہ کی عصمت، عفت، پاکدامنی اور دفاع کی خاطر اگر مؤمن کھڑا ہوجائے گا، استقامت کا مظاہرہ کرے گا ان شاء اللہ انہی صحابہ کی برکت سے کل ہمیں جنت ملے گی

## استقامت کسے کہتے ہیں؟

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا ۔ ﴿سورۂ حم سجدہ آیت: ۳۰﴾

وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے پھر اس پر ڈٹ گئے۔

قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ

ایک صحابی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ''کہہ دو میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر ڈٹ جاؤ'' خود آپ کو حکم یوں ملا:

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ ﴿سورۂ حجر آیت: ۹۴﴾

آپ کو جو حکم دیا جارہا ہے اس کو آپ پورا کیجیے، آپ کسی بھی طور پر اپنے مؤقف میں لچک اور نرمی پیدا نہ کریں آپ اصولی طور پر اپنے مؤقف پر کار بند اور عمل پیرا ہوجائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استقامت کا مظاہرہ یوں کیا اے مشرکین مکہ! اے روسائے قریش! تم مجھے میرے مشن اور مؤقف سے پیچھے ہٹنے کی بات کرتے ہو اگر تم میرے ایک ہاتھ پر چاند لا کر رکھ دو اور دوسرے ہاتھ پر سورج لا کر رکھ دو یہ ممکن نہیں ہے یہ possible نہیں ہے، اگر یہ ناممکن کو تم ممکن بنا دو گے تب بھی میں دعوت توحید سے باز نہیں آؤں گا، حق گوئی سے باز نہیں آؤں گا جرأت اور جواں مردی کے ساتھ استقامت کے

ساتھ اس دین پر کھڑا رہوں گا۔

## استقامت کی فضیلت

تبھی تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے:

اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ اَلْفِ كَرَامَةٍ

یہ استقامت ہزار کرامتوں سے بڑھ کر ہیں۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا کہ دنیا میں صراط مستقیم پر جمے رہنا، دنیا میں صراط مستقیم پر چلنا آخرت میں پل صراط پر چلنے سے زیادہ مشکل ہے۔

## عزیمت پر عمل کرنا ہوگا

جب آپ ناموس رسالت کی بات کریں گے، جب آپ دفاع صحابہ کی بات کریں گے، جب آپ امہات المؤمنین کی عفت کی بات کریں گے، جب آپ قرآن کی حقانیت کی بات کریں گے، جب آپ بیت المقدس کی آزادی کی بات کریں گے، جب آپ کشمیر اور فلسطین کی آزادی کی بات کریں گے، جب آپ صحابہ کرام کی عظمت اور منقبت کی بات کریں گے تو آپ کو خطرات لاحق ہوں گے، آپ کو حالات کا سامنا کرنا پڑے گا، آپ کو پریشان کیا جائے گا لیکن ہم نے استقامت کا مظاہرہ کرنا ہے، ایک صحابی کی قربانی کو اپنے سامنے رکھنا ہے جب حبیب ابن زید رضی اللہ عنہ کا ایک ایک عضو کاٹا جارہا تھا اور مجبور کیا جارہا تھا کہ تم نبی کی شان میں گستاخی کردو، مجھے نبی مان لو، ایک دوسرا نبی تسلیم کرلو، ایک ایک عضو کٹ گیا، جان کا نذرانہ پیش کردیا لیکن ناموس رسالت پر آنچ نہیں آنے دی۔

## محاربہ کیا ہوتا ہے اور سب سے بڑے محارب کون؟

قرآن کریم کی ایک آیت ہے یہ آیت محاربہ ہے محاربہ جنگ کو کہا جاتا ہے وہ ڈاکو جو مسلمانوں پر، انسانوں پر حملہ کرتے ہیں، ڈاکہ ڈالتے ہیں، ان کا ہاتھ کاٹا جائے ،ان کا پاؤں کاٹا جائے جانب مخالف سے ،انہیں قتل کردیا جائے، انہیں سولی پر چڑھایا جائے، انہیں جلا وطن کردیا جائے۔

یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ

﴿سورۂ مائدہ آیت: ۳۳﴾

میرے دل میں اللہ نے یہ بات ڈالی کہ یہ محاربہ ہے کسی کا مال چھین لینا یہ محاربہ ہے، کسی پر ڈاکہ مارلینا یہ محاربہ ہے ،کسی کو قتل کرنے کی کوشش کرنا یہ محاربہ ہے، کسی کو قتل کردینا یہ محاربہ ہےلیکن اگر کوئی صحابہ کو گالی دے، کوئی صحابہ پر لعن طعن کرے ،کوئی صحابہ پر تبرا کرے کوئی صحابہ کی پاکیزگی کو چیلنج کرے، کوئی امہات المؤمنین کے تقدس اور عفت پر انگلی اٹھائے قرآن کریم کی اس آیت کی رو سے سب سے بڑے محارب، سب سے بڑے جنگجو، سب سے بڑے فسادی، سب سے بڑے فتنہ پرور، سب سے بڑے توہین کرنے والے، سب سے بڑے نفرت انگیز وبا پر مشتمل یہ طبقہ ہے جو صحابہ کو کھلے عام برا کہتا ہے، برملا برا کہتا ہے، روڈ پر برا کہتا ہے، اسٹیج پر برا کہتا ہے، کیمرے میں برا کہتا ہے، میڈیا کی موجودگی میں برا کہتا ہے، دن کے اجالے میں برا کہتا ہے، اداروں کی ناک کے نیچے برا کہتا ہے، ہم انہیں یہ متوجہ کر رہے ہیں کہ یہ

ادارے ان کی مرمت کریں مذمت مسلمان کریں گے اور مرمت ادارے کریں گے اور قرآن کریم کی آیت کی رو سے اس آیت پر علماء کو جمع کیا جائے کہ زمین میں فساد پھیلانے والوں کا انجام قرآن کیا بتا رہا ہے ،اللہ رسول سے محاربہ اور اعلان جنگ کرنے والوں کا انجام قرآن کیا بتا رہا ہے جب انہیں ایسی سزائیں ملے گیں تو خود بخود معاشرے کے اندر امن آجائے گا۔

## ہم کافر بناتے نہیں بتاتے ہیں

اکثر میڈیا میں جب ہمیں جانے کا موقع ملتا ہے تو ایک بات سامنے آتی ہے کہ جی تکفیر مسلم حرام ہے، کسی مسلمان کو کافر بنانا حرام ہے تو اس کا ایک جواب یہ ہے کہ ہم کسی کو کافر بناتے نہیں کافر بتاتے ہیں اور یہ ہمارا فرض ہے، یہ ہماری ڈیوٹی ہے، اگر ایک پولیس والا پہرہ نہ دے، حفاظت نہ کرے اپنی ڈیوٹی نہ دے تو اسے Dismis کردیا جاتا ہے، ایک محافظ اگر کسی سرحد پر کھڑا ہوا ہے اور وہ کسی دوسرے ملک کے باشندے کو اپنی سرحد میں آنے سے نہ روکے تو اس کو سزا ملتی ہے ،اس کو چارج شیٹ ملتی ہے اسی طرح علماء اس ملک کے نظریاتی سرحدوں کے پہرے دار ہیں، چوکیدار ہیں، محافظ ہیں، وفادار ہیں، جانثار ہیں، وفا شعار ہیں، جب کوئی دوسرا اسلام کی باؤنڈری میں آئے گا تو اس کو روکیں گے، کلمہ پڑھے گا تو داخل ہوگا ،عقیدہ ٹھیک کرے گا تو داخل ہوگا، ناموس رسالت کو مانے گا تو داخل ہوگا، قرآن کی حقانیت کو مانے گا تو داخل ہوگا، صحابہ کی تقدیس کی گواہی دے گا تو داخل ہوگا، اُمہات المومنین کو اپنی ماں تسلیم کرے گا تو داخل ہوگا، ہم کسی ایرے غیرے کو اندر داخل نہیں ہونے دیتے یہ علماء کا فریضۂ منصبی ہے، یاد رہے وہ اس باؤنڈری میں اپنے آپ کو

چوکیدار سمجھتے ہیں اور اگر کوئی اس حد سے آگے جائے گا، اس باؤنڈری کو کراس کرے گا تو ہم اس کو کافر نہیں بنائیں گے وہ خود کافر بن جائے گا، دائرہ اسلام سے نکل جائے گا۔

## اہم مسئلے کی وضاحت

میں یہ مسئلہ سمجھا رہا تھا تکفیر مسلم حرام ہے، بخاری شریف میں بھی یہ حدیث ہے اور دیگر کتب میں بھی ہے:

مَنْ قَالَ لِاَخِیْہِ یَا کَافِرُ!

کہ جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو کافر کہا اور وہ کافر نہیں تھا تو وہ کفر لوٹ کر آئے گا دونوں میں سے ایک کا کافر ہونا ضروری ہے۔

ایک عام انسان کو وہ شراب پینے والا کیوں نہ ہو۔

زنا کرنے والا کیوں نہ ہو۔

قتل کرنے والا کیوں نہ ہو۔

رشوت لینے والا کیوں نہ ہو۔

سود کا لین دین کرنے والا کیوں نہ ہو۔

بدنظری کرنے والا کیوں نہ ہو۔

بے نمازی کیوں نہ ہو۔

ڈاڑھی مونڈھنے والے کیوں نہ ہو۔

انگریزوں کے طریقے پر بال رکھنے والا کیوں نہ ہو۔

غیر کا لباس کیوں نہ ہو۔

لیکن اگر وہ مسلمان ہے جو اس گناہ گار مسلمان کو کافر کہے گا تو کہنے والا

کافر ہوجائے گا۔

## شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن کریم کی روشنی میں

تو جو ان صحابہ کو کافر کہے

جنہیں رب نے ۔اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ کہا

جنہیں رب نے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ کہا

جنہیں رب نے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ ۔کہا۔

جنہیں رب نے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۔ کہا

جنہیں رب نے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ کہا

جنہیں رب نے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۔ کہا

جنہیں رب نے وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۔ ۔ کہا .

جنہیں رب نے يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ کہا

جنہیں رب نے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ کہا

جنہیں رب نے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ کہا

جنہیں رب نے اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کہا

جنہیں رب نے رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کہا

جنہیں رب نے تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا کہا

جنہیں رب نے يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا کہا

جنہیں رب نے سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۔ کہا

جنہیں رب نے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کہا

جنہیں رب نے يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ کہا

جنہیں رب نے وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ کہا
جنہیں رب نے وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ کہا
جنہیں رب نے يُؤْمِنُونَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ کہا
جنہیں رب نے وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُونَ کہا
جنہیں رب نے فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ کہا
جنہیں رب نے رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ کہا
جنہیں رب نے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ کہا
جنہیں رب نے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ کہا
جنہیں رب نے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ کہا ﴿سورۂ قٓ آیت: ۳۷﴾

جنہیں رب نے وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ کہا۔ ﴿سورۂ توبہ آیت: ۱۰۰﴾

جنہیں ربّ نے ان ساری صفات سے نوازا ہے۔

## توہین صحابہ رضی اللہ عنہم ہرگز برداشت نہیں

اتنے تمغوں کو حاصل کرنے والے صحابہ کو جو کافر کہے گا وہ مسلمان نہیں رہ سکتا ،اسی لیے ہم صحابہ پر یہ تکفیر برداشت نہیں کرسکتے، صحابہ پر یہ گستاخی برداشت نہیں کرسکتے ،الحمدللہ ہم نے بڑے بڑے روڈوں پر یہ بات کہی آپ اداروں کی توہین برداشت نہیں کرتے، آپ توہین عدالت برداشت نہیں کرتے، آپ اپنے سیاسی پارٹی کے لیڈر کی گستاخی برداشت نہیں کرتے، آپ اپنی ماں اور اپنے باپ کی گالی برادشت نہیں کرتے ،آپ اپنے عہدے کی

توہین برداشت نہیں کرتے ،ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی توہین اور گستاخی بھی برداشت نہیں کرسکتے، ہمارے لیے سب سے زیادہ قابل احترام سب سے زیادہ رفعت اور قدر و منزلت کے لائق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت ہے، آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قدر کریں آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے غلام بن جائیں ہم آپ کو اپنا امام بنانے کے لیے تیار ہیں۔

اللہ تعالیٰ میرے اس کہنے اور آپ کے سننے کواور مولانا حسینی صاحب اور ان کے رفقاء اور ان کی انتظامیہ کی کوشش اور کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، ہماری اس آواز کو اللہ پورے عالم میں پہنچائے اور ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔(آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

# صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ایمان


ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی — ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات

- .....منافقین کا دوغلا پن۔
- .....ہر نبی اور ولی کا دشمن کون؟۔
- .....آج دنیا کو اپنی حماقت نظر نہیں آتی۔
- .....منافقین کی علامات اور ان کا انجام۔
- .....منافقین کے ساتھ ڈھیل کا معاملہ۔
- .....کامیاب اور ناکام تجارت۔
- .....کالج اور یونیورسٹیوں کے پڑھے ہوئے جاہل اور کرپٹ لوگ۔
- .....اہلِ مدارس کی قابل رشک تربیت اور عظمت۔
- .....ڈگریوں کا آغاز کس نے کیا؟۔
- .....علوم وفنون کی ابتداء حضراتِ انبیاء علیہم السلام نے کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾

﴿سورۂ بقرہ آیت: ۱۳ تا ۱۶﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثناء گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بہ دم تیرا
زمین و آسماں تیرے یہ موجود و عدم تیرا

جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یارب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن!

## منافقین کا دوغلہ پن

واجب الاحترام عزیزانِ گرامی!

قرآن کریم کی ان آیات میں منافقین کے دوغلے پن کو بیان کیا گیا ہے۔ فرمایا:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ۔ جب ان سے کہا جاتا۔ اٰمِنُوْا۔ ایمان لے آؤ۔ كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ۔ جیسے لوگ ایمان لائے ہیں۔ ﴿سورۂ بقرہ آیت: ۱۳﴾

مفسرین نے لکھا کہ یہاں پر النَّاسُ سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت ہے کہ ایمان لاؤ جیسا ایمان صحابہ لائے ہیں ہمارے لیے جو معیار

ہیں جو آئیڈیل ہیں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں قرآن کریم کی ایک دوسری آیت میں اللہ کریم نے اس مضمون کو یوں بیان کیا:

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ

﴿سورۂ بقرہ آیت: ۱۳۷﴾

کہ اگر یہ لوگ ایمان لے آئیں جیسا ایمان تم لائے ہو تو یہ ہدایت یافتہ ہیں۔

ہمارے ایمان کے لیے جو معیار ہے ہمارے ایمان کے لیے جو کسوٹی ہے، ہمارے ایمان کے لیے جو ترازو ہے، ہمارے ایمان کے لیے جو مشعل راہ اور نمونہ ہے وہ صحابہ کا ایمان ہے تو جب ان سے کہا جاتا ہے:

اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ

﴿سورۂ بقرہ آیت: ۱۳﴾

ایمان لے آؤ جیسا ایمان لائے لوگ یعنی صحابہ تو یہ منافقین کہتے کیا ہم ایمان لائیں جیسے یہ بے وقوف ایمان لائے معاذاللہ! گویا کہ ان بدبختوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بے وقوف کہا۔

اللہ فرماتے ہیں:

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ ﴿سورۂ بقرہ آیت: ۱۳﴾

خبردار! یہ لوگ، یہ منافق یہی بے وقوف ہیں، لیکن یہ جانتے نہیں ہیں۔

## ہر نبی اور ولی کا دشمن کون؟

دیکھیے ایک بات یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے ساتھ ساتھ شیاطین کو بھی پیدا کیا اور شیاطین جنات میں بھی ہوتے ہیں انسانوں میں بھی ہوتے ہیں، یہاں تک کہ ہر نبی کے لیے بھی شیطان مقرر تھا جو اس نبی کو

ورغلانے کی کوشش کرتا تھا، خود سرکار دوعالم ﷺ کا فرمان ہے کہ میرے لیے جو شیطان مقرر تھا وہ میرے اخلاق سے متاثر ہوکر مسلمان ہوگیا، قرآن کریم نے ایک آیت میں اس کی صراحت کی:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ۔

﴿سورۂ انعام آیت: ۱۱۲﴾

کہ ہم نے ہر نبی کے لیے بھی دشمن مقرر رکھا ہے انسانوں میں سے بھی اور جنات میں سے بھی۔

تو بہر حال یہی لوگ منافق۔

هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

یہی بے وقوف ہیں لیکن انہیں اپنی حماقت نظر نہیں آتی۔

## دنیا کو اپنی حماقت نظر نہیں آتی

دنیا میں بہت سے لوگ الٹے کام کرتے ہیں لیکن انہیں اپنی حماقت نظر نہیں آتی۔

ایک بزرگ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ٹرین میں سفر کررہے تھے تو کچھ اسکول یا کالج یا یونیورسٹی کے اسٹوڈینٹس بھی تھے، اب یہ جو طالب علمی کا زمانہ ہوتا ہے تو اس میں لاأبالی پن زیادہ ہوتا ہے، مذاق، ہنسی یہ ان کی عادت ہوتی ہے، ہر ایک سے دل لگی کرنا، تو وہ اس بزرگ کی طرف حقارت اور تمسخر کی نظر سے دیکھنے لگے تو وہ بزرگ سمجھ گئے، تو اتنے میں ایک اخبار فروش آیا اس بزرگ نے اس سے انگریزی اخبار لے لیا، اگر کوئی مولوی قسم کا آدمی کوئی انگریزی اخبار پڑھے یا انگلش میں بات کرے تو سب غور کرکے دیکھتے ہیں تو

انہوں نے انگریزی اخبار لیا اور اس کو الٹا کر کے پڑھنے لگے، تو یہ طالب علم اور ہنسنے لگے کہ دیکھو جی مولوی جی نے بھرم کے لیے انگریزی اخبار تو لے لیا لیکن الٹا پڑھ رہے ہیں، تو تھوڑی دیر کے بعد اس بزرگ نے کہا تم کیوں ہنس رہے ہو؟ کہنے لگے جی آپ انگریزی اخبار الٹا پڑھ رہے ہیں، آپ کو انگریزی نہیں آتی؟ تو اس بزرگ نے کہا کہ انگریزی اخبار الٹا پکڑ کر پڑھ رہا ہوں تو تم ہنس رہے ہو تم نے پورے اسلام کو الٹا کر دیا ہے، سرکار دو عالم ﷺ کی سنتوں کو تم نے مسخ کر دیا ہے، شریعت کا حلیہ تم نے بگاڑ دیا ہے، سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک دیکھتے رہو ہر چیز الٹی ہے، مسلمانوں والی نہیں ہے، اس پر ہمیں ہنسی نہیں آتی تو فرمایا کہ یہی بے وقوف ہیں:

وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

لیکن انہیں ادراک نہیں ہے۔

## منافقین کی علامات

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ ﴿سورۂ بقرہ آیت: ۱۴﴾

جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو ایمان لے آئے ہیں۔

منافق کا کام یہ ہوتا ہے کہ چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی وہ ہر ایک کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے، وہ جہاں جاتا ہے انہی کی بولی بولنا شروع کر دیتا ہے، یعنی اس کے دل میں کچھ، اور زبان پر کچھ، تو یہ منافق جب ایمان والوں کی مجلس میں آتے ہیں تو کہتے تھے کہ ہم تو ایمان لے آئے ہیں اور زبان سے کلمہ بھی پڑھ لیتے تھے۔ کیوں؟ تاکہ مسلمان ہم سے جنگ اور جہاد نہ کریں، تاکہ مسلمانوں کو جو مال غنیمت ملے اس میں ہمیں حصہ مل جائے، تاکہ ہماری جان

محفوظ ہو، ہمارا مال محفوظ ہو، لیکن جب یہ اپنے شیاطین کے پاس، اپنے سردار کے پاس جاتے تھے، تو ان کو کہتے ہم تو تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ تو ہم دل لگی کر رہے تھے۔

حدیث کا مفہوم ہے ایسے مت بنو کہا جہاں بیٹھو اِس کو بولو کہ میں تو تمہارے ساتھ ہوں۔ تو فرمایا کہ

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝

﴿سورۂ بقرہ آیت: ۱۴﴾

جب یہ منافق ملتے ایمان والوں سے کہتے ہم ایمان لے آئے ہیں، اور جب یہ تنہا ہوتے اپنے شیطانوں کے پاس یعنی اپنے سرداروں کے پاس تو کہتے ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم تو مسلمانوں سے مذاق کر رہے تھے۔

## منافقین کو منافقت پر جلد عذاب

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

اللہ بھی ان سے مذاق اور ہنسی کرتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہنسی مذاق کرنا تو عیب ہے اور اللہ کی ذات عیب سے پاک ہے تو یہاں کیوں فرمایا کہ اللہ بھی ان کے ساتھ مذاق کرتے ہیں؟

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ یعنی اللّٰهُ يُجَازِيْهِمْ

اللہ ان کو بدلہ دیں گے آج یہ ہنس رہے ہیں کل ان پر ہنسا جائے گا۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ ﴿سورۂ شوریٰ آیت: ۴۰﴾

برائی کا بدلہ برائی سے اللہ انہیں دیں گے۔

ان کے ساتھ مذاق کیسے ہوگا؟ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کا دن ہوگا تو ان منافقین کے لیے جہنم کا فیصلہ کر دیا جائے گا، ان کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا جب یہ جہنم کے گڑھے کے قریب پہنچیں گے تو جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور ان کو کہا جائے گا کہ آؤ تو یہ سوچیں گے شاید فیصلہ تبدیل ہوگیا ہے اور ہمیں جنت میں داخل کیا جارہا ہے، اب یہ جنت کی طرف دوڑ لگائیں گے، قریب پہنچیں گے تو جنت کا دروازہ بند کر دیا جائے گا

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾

﴿سورۂ مطففین آیت: ۳۴﴾

آج ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے۔

اور ایک آیت میں یوں فرمایا:

بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾

﴿سورۂ حدید آیت: ۱۳﴾

ایک ایسا دروازہ ہوگا کہ اندر اس کے رحمت ہوگی باہر ان کو عذاب نظر آئے گا یہ داخل ہی نہیں ہوں گے۔

## اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ

ان کے ساتھ مذاق کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ انہیں ڈھیل دیں گے، جتنی یہ نافرمانی کریں گے، اتنی ہی انہیں ڈھیل ملے گی۔

## منافقین کے لیے ربّ کی طرف سے دنیا میں ڈھیل

فرمایا جب یہ گناہوں میں آگے بڑھ جائیں گے:

جب یہ بھول جائیں گے اس وعظ اور نصیحت کو جو انہیں کی گئی، جب یہ

نافرمانی کریں گے، اللہ فرماتے ہیں:

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ

﴿سورۂ انعام آیت: ۴۴﴾

ہم ہر چیز کے دروازے کھول دیں گے، مال بھی ہر طرف سے آرہا ہے گاڑیاں بھی اس کے پاس ہیں، بینک بیلنس بھی اس کا بڑھ رہا ہے، سر میں اس کے درد ہی نہیں ہوتا، گھر میں بھی کوئی ٹینشن نہیں، یہ اس لئے ہوگا کہ یہ خوب خوب گناہ میں آگے بڑھتا رہے، انسان کہتا ہے کہ اگر اللہ مجھ سے ناراض ہوتا تو مجھے مال نہیں ملتا میں ہر طرف سے ٹینشن میں ہوتا۔

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ

انہوں نے اللہ کو بھلا دیا اللہ نے انہیں بلا دیا۔

فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى.

تو ان تمام باتوں کا مطلب یہ ہے کہ اللہ بھی ان کے ساتھ مذاق کریں گے اللہ بھی ان کو ویسا ہی بدلہ دیں گے۔

وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ ﴿سورۂ بقرہ آیت: ۱۵﴾

اور انہیں اللہ مہلت دیں گے ڈھیل دیں گے ان کی سرکشی میں یہ سرگرداں رہیں گے۔

## گھاٹے کا سودا ناکام تجارت

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ ﴿سورۂ بقرہ آیت: ۱۶﴾

یہی لوگ ہیں جن لوگوں نے خریدا گمراہی کو ہدایت کے بدلے میں، ایمان کے بدلے میں گمراہی اختیار کرنا ہے۔

فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ ۔ ﴿سورۂ بقرہ آیت:۱۶﴾

ان کی تجارت نافع نہیں ہوتی۔

قرآن نے اس کو تجارت سے تعبیر کیا جیسے آدمی تجارت کرتا ہے نا جتنی انویسٹمنٹ کرتا ہے اس سے زیادہ ریٹرن آنا چاہیے، اگر جو انویسٹمنٹ کیا اگر اس سے زیادہ ریٹرن نہ آیا بلکہ اتنا آیا یہ بھی Loss ہوتا ہے، اور اگر اصل سرمایہ ڈوب گیا یہ تو بڑا Loss ہے، یہ جو کاروباری حضرات ہوتے ہیں نا یہ بہت خطرناک سوچ رکھتے ہیں، اگر یہ دس لاکھ کہیں پر لگائیں اور ان کو ریٹرن ہو پندرہ لاکھ پانچ لاکھ نفع ہو گیا، اگلے سال انہوں نے پھر یہ پیسے لگائے اور پھر منافع ہوا پانچ لاکھ یعنی یہ یہ نہیں کہیں گے ہم نے پانچ لاکھ کمائے بلکہ یہ کہیں گے پانچ لاکھ نقصان ہو گیا کیونکہ ریٹرن کو دیکھا جاتا ہے، تو فرمایا کہ اگر یہ لوگ کفر خریدتے ہیں ہدایت کے بدلے میں، ہدایت کو چھوڑ دیا، ایمان کو چھوڑ دیا، کفر کو اختیار کیا تو یہ ناکام تاجر ہے، اس دنیا میں ہم ایک تاجر بن کر آئے ہیں، جو اعمال کر رہے ہیں یہ آخرت میں انویسٹمنٹ کر رہے ہیں اس کا ریٹرن نہیں ملے گا۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ ﴿سورۂ انعام آیت:۱۶۰﴾

ایک نیکی لاؤ گے اس پر دس گنا ملے گا۔

تو اگر ساٹھ ستر سال کی زندگی میں ہم نے ایسے اعمال نہ کیے جو نہ ختم ہونے والی زندگی میں ہمارے کام آئیں گے تو ہم ناکام بزنس مین ہیں اسی لئے قرآن نے اسے یہاں بھی تجارت سے تعبیر کیا۔

خدا کی راہ میں مٹ جا خدا کے نام پر بک جا
یہی ایسی تجارت ہے جسے بے خطر پایا

فرمایا:

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝

﴿سورۂ مؤمنون آیت:۵۵﴾

یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم نے ان کو مال دے دیا ہم نے ان کو اولاد دے دی یہ شاید ہم ان سے راضی ہیں فرمایا نہیں نہیں۔

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴿سورۂ قلم آیت:۴۴﴾

ہم انہیں ڈھیل دے رہے ہیں، انہیں پتا ہی نہیں یہ اپنے مزوں میں گھوم رہے ہیں۔

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى۔

﴿سورۂ حم سجدہ آیت:۱۷﴾

اور قوم ثمود کو ہم نے ہدایت دی، انہوں نے ہدایت کے بدلے اندھا پن خرید لیا تو بہرحال فرمایا کہ

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ ﴿سورۂ بقرہ آیت:۱۶﴾

یہی لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو خریدا ہدایت کے بدلے میں ان کی تجارت نفع میں نہیں ہے اور یہ ہدایت پر بھی نہیں ہیں۔

## اچھی تربیت کی مثال

ایک شخص نے اپنا واقعہ سنایا اس نے کہا کہ ہمارا سری لنکا کا وزٹ ہوا تو وہاں پر ایک کینڈی کوئی اسکول تھا اس اسکول کا انہوں نے سروے کیا، تو اکثر

یہ جو اسکولوں کا سروے ہوتا ہے، تو کلاس رومز کو دیکھا جاتا ہے اور واش روم کو دیکھا جاتا ہے کہ یہاں پر صفائی کتنی ہے؟ تو وہ کہنے لگا، ہماری ٹیم نے کلاس رومز کو بھی دیکھا اور واش روم کو بھی دیکھا، اسٹوڈنٹ کی صفائی کو بھی دیکھا، جب ہم باہر نکلنے لگے تو اس اسکول کے پرنسپل نے کہا کہ آپ نے ہمارے اسکول کی خاص چیز تو دیکھی نہیں؟ تو ہم نے پوچھا وہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا آپ ہماری کینٹین کو آ کر دیکھیں اس نے کہا جب ہم کینٹین میں گئے تو بڑا صاف ستھرا نظام تھا، کینٹین کے اندر چیزیں موجود تھیں، کولڈ ڈرنک تھی، چاکلیٹ تھی اور جو خریدنے کی اشیاء تھیں وہ سب موجود تھیں اور بچے بھی موجود تھے لیکن کینٹین والا نہیں تھا، ہم نے کہا کینٹین والا کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ کینٹین والا تو ہے ہی نہیں، ہم نے اپنے بچوں کو اتنا ایماندار بنایا ہے، اتنا دیانتدار بنایا ہے کہ جو بچہ آتا ہے وہ اپنی ضرورت کی چیز لیتا ہے اور اس کے پیسے گلّے میں رکھ کر چلا جاتا ہے، تو اصل جو ایمان ہے وہ یہ ہے کہ خوف خدا اتنا آجائے کہ یہ دیانتدار بن جائیں یہ ایماندار بن جائیں کسی کی چیز کو کوئی ہاتھ لگانے والا نہ ہو، کسی کی چیز کو کوئی اٹھانے والا نہ ہو تو فرمایا:

فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ ﴿سورۂ بقرہ آیت:۱۶﴾

ان کی تجارت نافع نہیں ہوئی ان کی تجارت نے انہیں نفع نہیں دیا اور یہ ہدایت پر نہیں ہیں۔

## کامیاب تجارت کیا ہے؟

یعنی ہماری تجارت کیا ہے کہ ہم نے آخرت کو سنوارنا ہے، اس دنیا میں مشقتیں برداشت کرلیں گے، بھوکے رہ لیں گے مگر حرام کے قریب نہیں جائیں

گے، پیاسے رہیں گے مگر شراب نہیں پئیں گے یعنی روکھی سوکھی کھا کر گزارا کرلیں گے، رشوت نہیں لیں گے، فٹ پاتھ اور جھونپڑی اور کرایہ کے مکان میں رہ لیں گے لیکن غبن اور کرپشن نہیں کریں گے، اگر ہم نے اس دنیا میں تھوڑی سی مشقت برداشت کرلی تو آخرت کی نہ ختم ہونے والی نعمتیں ہمارے لئے ہیں اسی لئے تو فرمایا:

وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۔ (سورۂ شوریٰ آیت:۲۰)

جو دنیا کی کھیتی کا طالب بنے گا اس کو تھوڑی بہت دنیا دے دیں گے۔

وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝۲۰ (سورۂ شوریٰ آیت:۲۰)

لیکن آخرت میں اُس کا کچھ حصہ نہیں ہوگا۔

اسی لئے جب تابعی ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ سے جب سلیمان بن عبدالملک منصور نے سوال کیا کہ جاہل کون ہے؟ تو فرمایا جو حقیر دنیا پر قیمتی آخرت کو قربان کر دے۔ ہماری اصطلاح میں تو اگر ہم کسی کو کہتے ہیں کہ لکھنا پڑھنا نہیں آتا تو یہ جاہل ہے۔

## پاکستان کا المیہ

پاکستان کا المیہ یہ نہیں ہے کہ یہاں تعلیم نہیں ہے بلکہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ دوسرے ممالک کے مقابلے یہاں پڑھائی کا ریشو کم ہے لیکن یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہاں تعلیم کی کمی ہے، تعلیم کا فقدان ہے، اسکولوں کی کمی ہے، کالجز کی کمی ہے، یونیورسٹیز کی کمی ہے، ڈگریاں ابھی بھی لوگوں کے پاس ہیں 15000 لوگ سالانہ گریجویٹ بن رہے ہیں۔ یعنی نامی گرامی یونیورسٹی سے ڈاکٹرز بن رہے، ہیں انجینئر بن رہے ہیں، سائنس دان بن رہے ہیں، پائلٹ بن رہے

ہیں لیکن اگر میں کہوں کہ پڑھے لکھے جاہل یعنی محنت کر کے ڈگری لے کر ڈاکٹر بن رہا ہے لیکن اسکا مقصود علاج نہیں ہوتا ہے پیسہ کمانا ہوتا ہے، سب سے پہلے وہ کوشش کرتا ہے کہ کسی باہر ملک میں میری جوب لگ جائے، سیلری اچھی ہو، میرے پاس کوٹھی آجائے، میرے پاس گاڑی آ جائے، میرا بینک بیلنس بڑھ جائے، وہ مریض کو کہتا ہے کہ جی آپریشن ضروری ہے، جان بچانے کے لیے 5 لاکھ روپے کا خرچہ ہے اگر وہ کہتا ہے کہ میں غریب ہوں اور میں مجبور ہوں تو یہ کہتا ہے یہ مسئلہ نہیں ہے پیسے دو گے تو آپریشن ہوگا، ورنہ اپنا راستہ پکڑو، لیبارٹری والوں کے ساتھ ان کا کمیشن ہوتا ہے، ہم جتنے پیشنٹ بھیجیں گے اس کا ہمیں کچھ کمیشن ملنا چاہیے، میڈیسن والوں کے ساتھ، میڈیکل والوں کے ساتھ ان کا کمیشن ہوتا ہے کہ ہم تمہاری دوائیں چلائیں گے چاہے مریض کے لیے وہ فائدہ مند ہوں یا نہ ہوں، بعض اوقات اس سے سستی دوا کسی دوسری کمپنی کی ہوتی ہے مریض کے لیے زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے، لیکن اس میں ڈاکٹر کا کمیشن نہیں ہوتا تو وہ مہنگی دواء لکھ کر دے گا، وہ دواء لکھ کر دے گا جو اس کے لیے زیادہ فائدہ مند نہیں تو لیبارٹری کے ساتھ کمیشن، میڈیکل اور میڈیسن والوں کے ساتھ ان کا کمیشن ہوتا ہے اور پھر ضرورت ایک ٹیسٹ کی ہے 10 ٹیسٹ کروالیے بات سمجھ میں آرہی ہے ناں تو اس کو ہم پڑھے لکھے جاہل کہیں گے، انجینئر جب پل بنا رہا ہے تو آدھے پیسے پل پر لگا رہا ہے، آدھے پیسے ہڑپ کر رہا ہے وہی پل گرے گا، قوم کا نقصان ہوگا جانی نقصان ہوگا ملک کی بدنامی ہوگی تو بہر حال اس ملک کا المیہ یہ ہے کہ یہاں پڑے لکھے جاہل بہت ہیں۔

## بدترین جاہل اور کرپٹ لوگ

یہ جو آپ کی اسمبلیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں کہ جن کے اوپر اربوں روپے کرپشن ثابت ہوئی تو کیا یہ اسکول کالجز یونیورسٹی سے پڑھے ہوئے نہیں ہیں ہر ایک کے پاس بڑی بڑی ڈگریاں ہیں، یہ ہائی فائی لوگ ہیں، لیکن اس کے باوجود کرپٹ ہیں، بدعنوان ہیں راشی ہیں، سود کا لین دین کرنے والے ہیں، بجلی کے بل چوری کرنے والے ہیں، ٹیکس چوری کرنے والے ہیں اربوں روپے کا قرض بینک سے لے کر معاف کرانے والے ہیں، NRO کی بنیاد پر ریلیف لینے والے ہیں، آپ کے ملک کے خزانے کو خالی کرنے والے ہیں، آپ کو اور مجھے اور ہمارے پیدا ہونے والے شیر خوار بچہ کو IMF اور ورلڈ بینک کا غلام بنانے والے ہیں۔

## اہل مدارس کی عظمت اور تربیت

الحمدللہ دنیا کے بہترین مدارس پاکستان میں ہیں، پوری دنیا میں درس نظامی کے بہترین مدارس پاکستان میں ہیں، اور دنیا کی 500 بڑی یونیورسٹیز میں پاکستان کی ایک یونیورسٹی کا نام بھی نہیں ہے، نظام کس کو بدلنا چاہیے؟ اب تو مدارس کی رجسٹریشن منسوخ کر کے نیٹا کے حوالے کر دیا، نیٹا دہشت گردی کو کنٹرول کرنے کا ادارہ ہے، دو دن پہلے میں نے اخبار میں پڑھا کہ پنجاب کے کسی کالج میں دو تنظیموں کے طلبہ کی لڑائی ہوئی، بہت سے زخمی ہوئے، استادوں کو بھی چھڑیاں لگیں وہ بھی زخمی ہوئے، کسی مدرسے میں الحمدللہ ایسا نہیں ہوتا، نقل ہو رہی ہے، پرچہ آؤٹ ہو گیا، تنظیمی طلبہ آپس میں لڑ پڑے، استادوں کو مار دیا، ایک ہفتہ کے لیے اسکول سیل ہے مدارس میں ایسا نہیں ہوتا

لیکن ان بیچاروں کو پھر بھی مدارس کی فکر لگی ہوئی ہے کیونکہ یہ اپنے بیرونی آقا کو خوش کررہے ہیں، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ستر سال میں پاکستان کی لگام حکومتی کنٹرول وہ اسکول کالج اور یونیورسٹی سے پڑھے ہوئے لوگوں کے ہاتھ میں رہا ہے میں عرض کررہا تھا کہ

فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ ﴿سورۂ بقرہ آیت:۱۶﴾

ان کی تجارت فائدہ مند نہیں ہے۔

وَمَا كَانُوا مُهْتَدِيْنَ ﴿سورۂ بقرہ آیت:۱۶﴾

یہ لوگ ہدایت پر نہیں ہیں۔

ہم دیانت دار اور ایماندار بن جائیں۔ پر یہ کب ہوگا؟ جب قرآن اور سنت کی تعلیم کو عام کیا جائے گا، خوف خدا کو دل میں اجاگر کیا جائے گا، ہمیں آقا ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا ہوگا، صحابہ کو اپنا آئیڈیل بنائیں گے، صحابہ کے نقش قدم پر زندگی گزاریں گے۔

## مسلمانوں کے کارنامے

یاد رہے کہ دنیا میں جتنی صنعتیں ہیں اس کی ابتداء مسلمان نے کی، میں اس سے آگے بڑھ کر کہوں گا دنیا میں جتنی صنعتیں ہیں، جتنے علوم ہیں، اس کی ابتداء نبیوں نے کی ہے، آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے سائنس کا علم ایجاد کیا:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا۔ ﴿سورۂ بقرہ آیت:۳۱﴾

مفسرین نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چیزوں کے نام اور اس کی ماہیت بتائی، اس چیز کی خاصیت کیا ہے اس کو سائنس کہا جاتا ہے، سب سے پہلے پہیہ آدم علیہ السلام نے ایجاد کیا، کار ہو، بس ہو، ٹرین ہو یا جہاز ہو پہیہ ہوتا

ہے یا نہیں؟ سب سے پہلے انجینئرنگ۔ نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی: وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا داؤد علیہ السلام نے مکینکل انجینئرنگ کا شعبہ بنایا: وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ۔ لوہے کو نرم کرکے، پگھلا کر اس سے زرہیں، تلواریں اور مختلف چیزیں بنایا کرتے تھے۔

## پاکستان کی ترقی میں اصل رکاوٹ

تو اس لیے اسلام آپ کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے، اس ملک کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ یہ کرپٹ اور بدعنوانی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح اسلام پر عمل کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

# صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی امتیازی خصوصیات


از افادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب دامت برکاتہم العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی  ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات

- .....صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کریم کے آئینے میں۔
- .....صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی شان وعظمت کی وجہ۔
- .....اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا السلام کا سب سے عظیم طبقہ۔
- .....حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خوش نصیبی۔
- .....حضرت عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ کا شوق جہاد وشہادت
- .....صحابہ کی زندگی کا مطالعہ کیجیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط

﴿سورۂ بینہ:۸﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

وہ، فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دیکھے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو
محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
ہو اسی میں اگر کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

واجب الاحترام عزیزان گرامی!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔

## صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان کریم بزبان قرآن عظیم

قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ کریم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی رضا مندی کی نوید سنائی ہے اور یہ رضا مندی کا معاملہ جانبین سے ہے ون سائیڈ نہیں ہے کہ اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے راضی ہے اور صحابہ خدانخواستہ اللہ سے راضی نہیں ہیں، اللہ ان سے راضی ہیں اور یہ اللہ سے راضی ہے یوں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت سے انعامات، بہت سے امتیازات، بہت سی خصوصیات، بہت سی

خوشخبریاں، بہت سے درجات، بہت سی فضیلتیں ملی ہیں لیکن جو سب سے بڑا تمغہ ہے، سب سے بڑا اعزاز ہے، جو سب سے بڑی ڈگری ہے، جو سب سے بڑی سند ہے وہ اللہ کا راضی ہوجانا ہے۔

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ

اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے

جنت میں داخل ہوجانا یہ سب کچھ اللہ کی رضا پر موقوف ہے تو یہ اتنا بڑا اعزاز اللہ نے صحابہ کو کیوں دیا؟ اس پر سوچا جائے فضیلتیں تو ہم سنتے ہیں صحابہ کو اللہ نے

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝۱۵

سب سے زیادہ سچے

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝۲۰

کامیاب ہوجانے والے

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵

فلاح پانے والے

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ

پکے مومن بن جانے والے

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ ؕ

آخرت پر یقین رکھنے والے

هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ

ہدایت پانے والے

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

غیب پر ایمان لانے والے۔

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

نماز قائم کرنے والے

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے والے

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۚ

سب سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا

اَلسّٰبِقُوْنَ

آگے بڑھ جانے والے

اَلْاَوَّلُوْنَ

پہلے آنے والے

مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ

ہجرت کرنے والے

وَالْاَنْصَارِ

نصرت کرنے والے

اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

درخت کے نیچے بیعت کرنے والے

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

کافروں پر سختی کرنے والے

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

آپس میں نرم دل

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا

رکوع اور سجدہ کرنے والے

يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

اللہ کے رضا اور فضل کے پیچھے پھرنے والے

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ

جن کے چہروں پر سجدوں کے نشان واضح ہیں

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ

جن کی مثال توریت میں ہے انجیل میں بھی ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ

سب سے بہترین ہونے کا لقب پانے والے

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

امر بالمعروف کرنے والے

وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

بری باتوں سے لوگوں کو روکنے والے

يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

اپنے نفسوں پر مومنوں کو ترجیح دینے والے

اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ

مومنوں کے لیے معیار اور رول ماڈل بننے والے

اتنے سارے اعزازات صحابہ رضی اللہ عنہم کے حصے میں کیوں آئے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا کیا؟ کیسے کیا کتنا کیا اس کو بھی تو سوچے کسی کو ایک میڈل ملتا ہے اس کے پیچھے اس کی بیس تیس سال کی محنت ہوتی اس کے شب و روز کی محنت ہوتی ہے اس کی دن رات کی محنت دعائیں کسی کی نیک تمنائیں ہوتی ہے۔

## صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان اتنی عظیم کیوں؟

تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو اتنا بڑا اعزاز کیوں ملا؟ اس کو ہم سوچیں؟ حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو بُرا مت کہو، تکلیف مت پہنچاؤ اگر تم میں سے کوئی بھی اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کر ڈالے، اتنا سونا خرچ کرنا آسان نہیں ہے بلکہ لوگوں کے لیے ناممکن ہے اتنا سونا کس کے پاس ہوگا اُحد پہاڑ کے برابر، آج کے جتنے مالدار لوگ ہیں وہ بھی یہ نہیں کرسکتے تو کوئی اُحد کے پہاڑ کے برابر سونا خرچ کردے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی دی ہوئی ایک کھجور یا ایک مد صدقے کے برابر بھی نہیں ہوسکتا صحابہ رضی اللہ عنہم کا دیا ہوا صدقہ تمہارے دیئے ہوئے سونے کے پہاڑ سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیوں؟ ان کے اندر جو اخلاص تھا وہ تمہارے پاس نہیں، ان کو جو نبی کی محبت ملی وہ تمہیں نصیب نہیں، انہوں نے اپنی آنکھوں سے جو نبی کا دیدار کیا، اپنے کانوں سے جو نبی کی رس گھولتی ہوئی آواز سنی، اپنے ہاتھوں سے نبی کے ریشم کی طرح نرم ہاتھوں کو جو چھوا، اپنے ارکان اور اعضاء سے نبی کی ہدایت پر جو عمل کیا، نبی کے لیے انہوں نے جو قربانیاں دیں یہ انہی کی شان تھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس وقت نبی کی تصدیق کی جب ساری دنیا تکذیب کر رہی تھی صحابہ رضی اللہ عنہم اس وقت ایمان لائے جب ساری دنیا انکار کر رہی تھی، صحابہ نے اس وقت اپنے آپ کو اور اپنی

اولاد کو پیش کیا جب اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا اور جب اپنی جان کو ہتھیلی پر لئے پھرنا نظر آرہا تھا تو صحابہ نے یہ قربانیاں دی ہیں اسی لیے

## امت محمدیہ کا عظیم طبقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس امت میں سب سے پاکیزہ دل والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

سب سے گہرے علم والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

سب سے اچھے کردار والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

سب سے سیدھے طریقے پر چلنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

اللہ نے تبھی تو ان کو اپنے نبی کی محبت کے لیے چنا تھا

اپنے دین کے قائم کرنے کے لیے منتخب کرلیا تھا۔

اُمْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ط

جن کے دلوں کو اللہ نے تقوٰی کے لیے چن لیا تھا۔

بھائی ساری دنیا تقوٰی حاصل کرنے کے لیے دوڑ رہی ہے۔

نماز پڑھتا ہے کہ تقوٰی آجائے

تبلیغ میں پھرتے ہیں کہ تقوٰی آجائے

اللہ والوں کی صحبت میں جاتے ہیں کہ تقوٰی آجائے

سب کچھ تقوٰی کے لیے اور وہ تقوٰی جن کے پیچھے دوڑ رہا تھا وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

فرمایا کہ اللہ نے ساری دنیا کے انسانوں پر نظر ڈالی تو اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چنا۔ پھر اس کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام کو پھر اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس اُمت کی بہترین ہستیوں کو، اللہ نے اپنے نبی کو جو لوگ دیئے وہ بھی بہترین تھے، اس لیے فرمایا۔

فَحُبُّهُمْ سُنَّةٌ

ان صحابہ سے محبت کرنا سنت ہے

وَالدُّعَاءُ لَهُمْ قُرْبَةٌ

ان کے لیے دعائیں کرنا اس اللہ کے قریب ہونے کا ذریعہ ہے

وَالْاِقْتِدَاءُ بِهِمْ وَسِيْلَةٌ

ان کے نقش قدم پر چلنا یہ وسیلہ اور ان کی سنتوں کو مضبوطی سے تھام لینا فضیلت کا باعث ہے۔

ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایسی قرباناں دیں کہ ان کی مثال قیامت تک کوئی پیش نہیں کرسکتا اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ

سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے

سب سے اچھے لوگ میرے زمانے میں ہیں اور وہ صحابہ تھے

ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

پھر جو ان کے قریب وہ اچھے

ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

پھر جو ان کے قریب وہ اچھے تو سب سے بہترین تو صحابہ تھے اور سارے ہی بہترین تھے لیکن ہم دو صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثالیں آج پیش کرے گے۔

## حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر چاند نمودار ہوا

ایک صحابی ہیں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ان کا پورا نام خالد بن زین

ہے ابو ایوب ان کی کنیت تھی جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر رہے ہیں تو مدینہ والوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، بچے، بوڑھے، جوان، مرد، عورتیں وہ مدینہ سے باہر استقبال کے لیے کھڑے ہیں اور وہ جو مشہور نظم ہے عربی میں پڑھی گئی۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

ان خوبصورت وادیوں میں پہاڑوں کے بیچ میں ایک چاند نمودار ہو رہا ہے، وہ چاند جو آسمان کے چاند سے زیادہ خوبصورت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ چاند رات میں طلوع ہوتا ہے صبح میں ڈوب جاتا ہے میرا چاند دن رات چمکتا رہتا ہے وہ چاند پہلے چھوٹا ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ بڑا ہوتا ہے چودھویں رات میں پورا ہو جاتا ہے چودھویں کے بعد پھر آہستہ آہستہ چھوٹا ہوتا رہتا ہے ڈھلنے لگتا ہے، وہ مندمل ہو جاتا ہے، ماند پڑ جاتا ہے، روشنی کم ہو جاتی ہے، سائز چھوٹا ہو جاتا ہے، بادلوں میں چھپ جاتا ہے لیکن یہ جو چاند ہے یہ چمکتا ہی رہتا ہے، اس کی چمک دمک بڑھتی ہی رہتی ہے، اس کی روشنی کبھی ماند نہیں پڑتی۔ کبھی کم نہیں ہو سکتی، کبھی چھپ نہیں سکتی ہے تو بہر حال رسول اللہ ﷺ جب آئے تو اپنی اونٹنی پر سوار ہیں ہر بچے کی، بوڑھے کی، جوان کی، مرد کی، عورت کی، ہر ایک کی، یہ چاہت ہے کہ آقا ﷺ ہمارے گھر مہمان بن جائیں ہمارے گھر کو رونق بخش دیں، ہمارے گھر جلوہ افروز ہو جائیں ہمارے گھر آپ کے مبارک قدم لگ جائیں جب سامنے آرہے ہیں تو آپ ﷺ نے حکم دیا میری اونٹنی کو چھوڑ دو اسے چھیڑو نہیں، اسے روکو نہیں، یہ اللہ کے حکم کی پابند ہے یہ وہیں رکے گی جہاں اللہ کا حکم ہوگا، اب

آج جس کی قسمت کا ستارہ چمکنا تھا وہ خوش قسمت انسان۔

## حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا مہمان نوازی کرنا

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، آقا کی اونٹنی رکی ان کے گھر کے سامنے ان کی خوشی کا کیا ٹھکانہ ہوگا، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ گھر لے گئے، انہوں نے پیشکش کی میرے دو گھر ہیں ایک نچلی منزل ہے ایک بالائی آپ بالائی منزل پر تشریف لے آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اوپر والی منزل پر رہوں گا تو میرے لوگوں کی آمد و رفت زیادہ ہوگی آپ کے گھر والے پریشان ہوں گے، اس لیے میں نیچے والی منزل میں رہتا ہوں کہ آپ کو بھی پریشانی نہ ہو اور لوگوں کی آمد و رفت بھی آسان ہو، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نیچے رُک گئے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ گھر والوں کو لے کر اوپر چلے گئے تو گھر والوں نے کہا یہ آپ نے بہت غلط کام کیا ہے۔

اَیَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْفَلَ وَنَحْنُ اَعْلٰی مِنْکَ

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نیچے ہوں گے اور ہم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر رہیں گے

ان کی سوچ کا پیمانہ دیکھیے، زاویہ نگاہ دیکھیے، ان کی محبت کی حد دیکھیے، ادب کا تقاضا دیکھیے حالانکہ بظاہر تو ایسی کوئی بات نہیں ہے کہا اللہ کے رسول نیچے اور ہم اوپر ہمیں تو ساری رات نیند نہیں آئے گی۔

اَنَمْشِیْ فَوْقَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نیچے ہوں گے اور ہم اوپر چلے آئے

اَنُسِیْرُ بَیْنَ النَّبِیِّ وَالْوَحْیِ اِنَّا اِذًا لَّھَالِکُوْن

کیا ہم آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور وحی کے بیچ میں رکاوٹ بن جائیں پھر تم ہم ہلاک ہو

جائیں گے

بہرحال آقا ﷺ کو کہا گیا تو آقا ﷺ نے فرمایا:

هَوِّنْ عَلَيْكَ يَا اَبَا اَيُّوب

اتنی ٹینشن نہ لو اتنے فکر مند نہ ہو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

پھر وہ چلے گئے اب ایک دن ایسا ہوا کہ اوپر کوئی مٹکا تھا وہ گر گیا اور ٹوٹ گیا اور اس سے پانی بھر گیا اب وہ لکڑی کی چھتیں ہے اور سردی کا زمانہ ہے رات کا وقت ہے اور وہ پانی نیچے ٹپکے گا آقا ﷺ کی نیند میں خلل آئے گا، آقا ﷺ کو تکلیف ہوگی، اس لیے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی فرماتے ہیں گھر میں ایک ہی کمبل تھا جسے ہم دونوں اوڑھتے تھے ہم نے اس کمبل سے فرش کو خشک کرنا شروع کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ قطرہ نیچے گرے اور آقا ﷺ کی نیند میں خلل آجائے، اس لیے اس کمبل کو گیلا کر دیا، ساری رات ٹھنڈ میں، یخ بستہ ہواؤں میں کانپتے رہے لیکن آقا ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔

ہم نے ہجرت کے موقع کا غار کا واقعہ سنا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غار کو صاف کرتے ہیں پہلے جا کر سوراخوں کو، بلوں کو بند کرتے ہیں ایک سوراخ رہ گیا اس کو بند کرنے کے لیے کوئی کپڑا پاس نہیں ہے تو کیا کیا؟ کہ اپنی ایڑھی کو اس سوراخ پر رکھ دیا اور اپنی ران کو نبی ﷺ کے لیے تکیہ بنا دیا کتنے خوش قسمت تھے کسی کی ران نبی کا تکیہ بن رہی ہے اور کوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح نبی ﷺ کے بستر پر اپنی موت کے لیے سو رہا ہے اور پھر کوئی نبی ﷺ کی نیند میں خلل نہ آئے اس ڈر سے ساری رات اپنے کمبل کو گیلا کر کے ٹھنڈ برداشت کر رہا ہے، اب رسول اللہ ﷺ کو جب رات والے واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو بیچارے بہت تکلیف میں ہیں، اس لیے آقا ﷺ نے

ان کی رعایت رکھتے ہوئے اوپر قیام کا ارادہ فرمالیا، سات مہینے تک رسول اللہ ﷺ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں مہمان بن کر رہے تو اسی لیے انہیں میزبان رسول کا لقب بھی حاصل ہے، جب آقا ﷺ کی سواری گئی تھی تو یہ سامنے آکر خوشی سے کہنے لگے تھے۔

اَقِمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَقِمْ عِنْدَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فِی الْعَدَدِ وَالْعُدَدِ وَالْمَنَعِ

آپ ہمارے پاس ٹھہر جائیں ہمارا گھر بھی بڑا ہے اور بزبان حال ہمارا دل بھی بڑا ہے ہم پلکے بچھانے کو تیار ہیں آپ ہماری مہمانی کو قبول کیجیے تو یہ خوش قسمت لوگ تھے۔

## حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے متعلق ایک اور اہم واقعہ

جب آقا ﷺ سات مہینے کے بعد حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر سے رخصت ہوئے تو سب پہلے مسجد قبا پھر مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی تو ایک دن دوپہر کا وقت ہے آقا ﷺ اپنے گھر سے نکلے عموماً عرب میں اس زمانے میں کوئی گھر سے نہیں نکلتا تھا بغیر کسی عذر اور سخت مجبوری کے صدیق اکبر، فاروق اعظم رضی اللہ عنہما بھی نکل آئے، بھوک تھی کئی کئی دن کا فاقہ تھا، ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر گئے دروازے پر دستک دی ان کی گھر والی نے کہا وہ تو پانی لینے کے لیے باغ میں گئے ہوئے ہیں آپ تشریف رکھیں یہ تینوں حضرات وہاں درخت کے نیچے بیٹھے اتنے میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ آئے اور پھر آقا ﷺ کے لیے دعوت اور کھانے کا اہتمام کیا جیسے ہی کچھ روٹی اور کچھ کھجوریں آپ کے سامنے لائی گئیں آپ ﷺ نے کیا فرمایا:

بَادِرُوْا اِلٰی فَاطِمَۃَ بَادِرُوْا اِلٰی فَاطِمَۃَ

کہ یہ روٹی اور تھوڑی سی کھجوریں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میری لخت جگر کو دے دو تین دن سے زیادہ ہوگئے ہیں اس نے کچھ چکھا نہیں ہے، بچے بھوکے ہیں، دونوں جہانوں کے سردار ہیں اور ان کی بیٹی ''سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ''جنت کی عورتوں کی سردار ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیوی ہے، حسن حسین رضی اللہ عنہما کی امی ہے، اللہ کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر ہے، لیکن گھر میں فاقے ہیں۔

## حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات اور ان کا مدفن

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے اسی سال کی عمر میں قسطنطنیہ ابھی جو ترکی ہے اس کا پہلا نام قسطنطنیہ تھا وہاں جہاد کے لیے صحابہ کے ساتھ موجود تھے طبیعت خراب ہوگئی انتقال ہوگیا وصیت یہ تھی اسی قلعہ کی دیوار کے پاس مجھے دفنایا جائے آج بھی ترکی کے شہر استنبول میں ایک علاقہ ہے اس کو سلطان ایوب کہا جاتا ہے وہاں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی قبر ہے اور الحمد للہ دو دفعہ مجھے اللہ نے وہاں حاضری کا موقعہ دیا ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ قربانیاں، یہ تاریخ، یہ کارنامے ہمارے سامنے ہو اور اس پر عمل کیا جائے آج نبی کی محبت میں ہم اپنی دکان جلدی بند نہیں کرسکتے، اپنی گاڑی کو تھوڑا پہلے نہیں روک سکتے، اپنی خواہشات کو تھوڑا سا قربان نہیں کرسکتے، اپنے بال ان کی محبت میں نہیں بنا سکتے، اپنا چہرہ نبی کی محبت میں نہیں بنا سکتے، اپنا لباس اور اپنے گھر کی شادی نبی کے طریقے پر نہیں کرسکتے، اپنا کاروبار نبی کے بتائے ہوئے طریقے پر نہیں کرسکتے اور دوسری طرف صحابہ رضی اللہ عنہم جنہوں نے سب کچھ نچھاور کردیا تو ایک تو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔

## حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کا شوق جہاد و شہادت

دوسرے صحابی کا نام عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ ہے یہ اُحد کی جنگ میں بوڑھے بھی تھے اور ایک پاؤں سے معذور بھی تھے، جہاد کے لیے کھڑے ہو گئے تو کسی نے کہا آپ بوڑھے بھی ہیں اور معذور بھی ہیں ان دونوں طرح کے لوگوں کے لیے رعایت ہے کہ وہ جہاد میں شریک نہ ہوں تو کوئی گناہ نہیں ملے گا۔

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ط ﴿سورۂ فتح:۱۷﴾

کوئی اندھا ہو کوئی لنگڑا ہو کوئی بیمار ہو بہت بوڑھا ہو اس پر کوئی حرج نہیں

لیکن کہا مجھے شوق ہے، مجھے جانا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا شوق اور جذبہ دیکھ کر انہیں اجازت دے دی تو انہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ الشَّهَادَةَ

اے اللہ مجھے شہادت عطا فرما

وَلَا تَرُدَّنِيْ اِلٰى اَهْلِيْ خَائِبًا

مجھے گھر والوں کی طرف خالی ہاتھ نہ لوٹانا شہادت کا تاج سینے پر سجا کر واپس آؤں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پھر واپس گھر آنے کے لیے نہیں نکلتے تھے اب جب وہ نکلے تو یہ کافروں کے مجمع میں گھس رہے ہیں کہنے لگے۔

وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ

اے اللہ میں جو امید کرتا ہوں کہ اپنے اس لنگڑے پاؤں سے جنت کی زمین پر چلوں تو جنت میں صحت دے دیں گے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لگتا ہے کہ عمرو آج شہید ہو کر ہی آئے گا“ معذوری کی حالت ہے، بیماری کی

حالت میں، فاقہ کی حالت میں، مشقت کی حالت میں اپنے آپ کو وقف کیا۔

## حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کا ایمان لانے کا واقعہ

یہ بنو سلمہ کے سردار تھے اور انہوں نے اپنا ذاتی بت بنا رکھا تھا لکڑی کا، اس کو روزانہ خوشبو لگاتے تھے، اس کو صاف کرتے تھے، وہ اپنے بیٹے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی دعوت پر مسلمان ہوئے ایک دن اپنے والد کو قرآن پڑھ کر سنایا جب عمر بن جموح رضی اللہ عنہ نے قرآن سنا تو کہا:

مَا اَحْسَنَ هٰذَا الْكَلَامِ

کتنا اچھا کلام ہے ''مَا اَجْمَلَهٗ'' کتنا خوبصورت کلام ہے

اَوْ كُلُّ كَلَامِهٖ مِثْلُ هٰذَا

کیا اس کتاب کی ساری باتیں اور آیات اتنی بہترین ہیں؟ اس سے سن کر متاثر ہوئے اور اپنے اس ذاتی بت کو خطاب کر کے کہا: ''اِنَّكَ اَصَمُّ''

تو تو بہرا ہے بول نہیں سکتا گونگا ہے تو سن نہیں سکتا بول نہیں سکتا سمجھ نہیں سکتا ''خَشَبٌ'' تو تو ایک لکڑی ہے آج کے بعد میں تیری پوجا نہیں کروں گا اس بت کو توڑا مسلمان ہوئے اور مسلمان ہونے کے بعد اپنی زندگی کو وقف کر دیا فرمانے لگے:

اِنِّیْ لَمُشْتَاقٌ اِلَی الْجَنَّةِ

میں تو جنت کا طلبگار ہوں۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ اکثر آیات میں صحابہ کی توصیف اور تعریف کی گئی ہے قرآن کی تلاوت ایسے کرتے تھے جیسے تلاوت کا حق ہے دن رات قرآن کو اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا اس وجہ سے تو یہ مقام ملا۔

## صحابہ کی صفات کا ذرہ بھی ہم میں نہیں

اب ہم اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں اکثر حضرات تو اپنے بچیوں کے نام جو فلموں اور ڈراموں میں یا ناول میں گلی محلہ میں کسی کا سنا ہوتا ہے رکھ لیتے ہیں اس کا معنی کیا ہے؟ وہ کسی صحابی کا نام ہے یا نہیں؟ اس سے کوئی سروکار نہیں اب تو بڑا آسان طریقہ ہے بولتے ہم نے نیٹ اور گوگل سے نکالا ہے، گوگل کی ہر بات مستند نہیں ہوتی، غیروں نے بھی مسلمانوں کے نام کی ویب سائٹ بنائی ہوئی ہے جس میں قرآن کا غلط ترجمہ ہوتا ہے، جس میں احادیث کی غلط تشریح ہوتی ہے، جس میں ناموں کے غلط معنی اور جس میں مسائل کا غلط جواب ہوتا ہے، جس میں عقائد کی غلط تعبیر ہوتی ہے، جس میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں ایک منفی رائے قائم ہوتی ہے، جس میں اسلام کو بد نام کرنے کے لیے مختلف حربے استعمال کیے جاتے ہیں، ابھی سیالکوٹ میں ایک سری لنکن شہری جو جرنل مینجر کسی کمپنی میں تھا، اس کو غلط الزام لگا کر، گستاخی کا غلط الزام لگا کر اس پر تشدد کیا، قتل کیا، لاش جلادی، جلانے والے کوئی مولوی نہیں تھے، کوئی علماء، کوئی ڈاڑھی والے، کوئی تبلیغی نہیں تھے، میڈیا مسجد، مدرسہ، علماء کو فوکس کر کے کہہ رہا ہے کہ جی مذہبی طبقہ تشدد کرتا ہے یہ تنگ نظر ہے اور یہ قانون کا غلط استعمال کر رہے ہیں یعنی گستاخی رسول کی جو سزا ہے اس قانون کو بے اصل کرنے کے لیے اس طرح کے پروپیگنڈے کیے جاتے ہیں۔

تو ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے نبی کی سیرت پڑھیں، ہم اپنے نبی کا تعارف دنیا کو کرائیں کہ ہمارے نبی نے تو یہ حکم دیا کہ جنگ میں بھی دشمن کی عورت کو قتل نہیں کرنا، دشمن کے بچوں کو قتل نہیں کرنا، دشمن کے بوڑھے مردوں کو قتل نہیں کرنا، ان کی عبادت گاہوں کو نہیں

جلانا، کسی انسان کی بے عزتی نہیں کرنی ہے، سب سے بڑا سود ایک انسان کی آبرو ریزی اور اس کی بے عزتی کرنا ہے، اس کی عزت کو مجروح کرنا ہے تو اسلام یہ درس دیتا ہے لیکن مسلمان خود ایسے کام کرتا ہے کہ جس سے اسلام بد نام ہوتا ہے تو ایک تو نبی کی سیرت پڑھیں اور دوسرا کام ہمیں صحابہ کی تاریخ اور سیرت کا پتا ہو کہ کس صحابی کا اصل نام کیا تھا؟ وہ کیسے مسلمان ہوئے؟ ان کی زندگی کے بڑے کارنامے کیا تھے؟ انہوں نے کیسی قربانیاں دیں؟ کیسے اپنے آپ کو پیش کیا؟ یہ ہمیں پتا ہو، اس پر عمل ہو، یہ مسلمانوں کی طرف سے سب سے بڑی تبلیغ ہے، زبانی ہم ایک گھنٹہ تقریر کریں اور پاکستان میں کوئی ایسا واقعہ ہو تو اسلام کی غلط تصویر دنیا کے سامنے جاتی ہے، ہم اس واقعہ کی بھر پور مذمت کرتے ہیں، یہ لوگوں نے بالکل غلط کیا ہے، کوئی الزام ثابت نہیں کہ گستاخی کی ہے اور اگر الزام ثابت ہوتا تو پکڑ کر قانون کے حوالہ کیا جاتا، گواہ پیش کیے جاتے، تحقیق ہوتی، عدالت اس سے باز پرس کرتی، خود سے پکڑ کر قتل کرنا اور جلا دینا یہ کون سا اسلام ہے؟

تو میرے دوستو!

یہ اسلام کے خلاف ایک پروپیگنڈہ ہے، یہ اچانک نہیں ہوتا ہے اس کو ڈیزائن کیا جاتا ہے، اس کے پیچھے بہت سی باتیں اور سرگرم عمل ہے، بہت سی تنظیمیں کام کرتی ہیں ان کو فنڈنگ ہوتی ہے، وہ کسی طرح اسلام کا غلط روپ لوگوں کے سامنے لانا چاہتے ہیں۔

اللہ ہم سب کو صحیح صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائیں

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

# عظمتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم


ازافادات

حضرت مولانا فضل سبحان صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد یاسین کراچی  ڈائریکٹر العصر فاؤنڈیشن کراچی

جمع وترتیب

مولانا اشفاق احمد

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی



مکتبہ عمر فاروق

# اجمالی عنوانات

- .....منافقین کا ہدف اور وجہ۔
- .....اللہ رب العزت کا دفاعِ صحابہ کرنا۔
- .....مقامِ صحابہ اور دفاعِ صحابہ حدیث پاک کی روشنی میں۔
- .....صحابہ کرام کی دعوت۔
- ..... ہر نیکی میں پہلا نمبر۔
- .....صحبتِ نبوی کی برکات۔
- .....صحابیت کا مقام و مرتبہ۔
- .....صرف ایک جملے میں پوری زندگی کا مقصد۔
- .....آقا کے ادب کی انتہاء۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْرًا کَمَا اَمَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِہٖ وَ کَفَرَ ○ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ سَنَدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ اَلْمَبْعُوْثُ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ لِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ ○ لَا یُخْلَقُ نَبِیٌّ وَّلَا رَسُوْلٌ بَّعْدَہٗ ○ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِہٖ وَلَا شَرِیْعَۃَ بَعْدَ شَرِیْعَتِہٖ وَلَا کِتَابَ بَعْدَ کِتَابِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ خُلَاصَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَیْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ ○ وَھُمْ کَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ لِلْاِھْتِدَاءِ وَالْاِقْتِدَاءِ ○ وَھُمْ مَفَاتِیْحُ الرَّحْمَۃِ وَمَصَابِیْحُ الْغُرَرِ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ ﴿سورۂ بقرہ: ۱۳﴾

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ○

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ ○

وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْهَاشِمِيُّ الْمَدَنِيُّ الْكَرِيْمُ ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

ثنا گو پتہ پتہ ہے خدایا دم بدم تیرا
زمین و آسمان تیرے یہ موجود و عدم تیرا
جو دنیا میں تیرا کھا کر شکوے کرے یارب
تعجب ہے کہ اس پر بھی ہو لطف و کرم تیرا
جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اور اگر تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری
پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے تو نہ تن تیرا نہ من تیرا
اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

واجب الاحترام، قابل صد تکریم بزرگو! بھائیو! دستو!

آپ کے سامنے قرآن کریم، فرقان مجید کا ایک حصہ پیش کیا اور سرکار دو عالم، تاجدار مدینہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے۔ میرا موضوع سخن ہے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام قرآن اور حدیث کی نظر میں، قرآن کریم کی جو آیت میں نے آپ کے سامنے پڑھی اس میں منافقین کا تذکرہ ہے۔

## منافقین کا اصل ہدف

اس آیت کے مقصد کو اگر ہم سمجھ جائیں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ منافقین کا سب سے زیادہ فوکس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کردار ہے جب ان سے کہا گیا

## اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ

کہ ایمان لاؤ ایسا جیسا ایمان صحابہ لائے ہیں

پھر دوسری آیت سے اس کی تائید ہوئی

اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ ﴿سورۂ بقرہ: ۱۳۷﴾

اگر یہ لوگ ایمان لے آئیں جیسا ایمان اے صحابہ تم لائے ہو تو یہ ہدایت یافتہ ہیں۔

ہدایت کا سرٹیفکیٹ انہیں تب ملے گا کہ جب ان کا ایمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیول پر ہوگا، اس کے مطابق ہوگا، اس کے موافق ہوگا، اس کے مساوی ہوگا اس کے متوازی ہوگا تو وہ ایمان قابل قبول ہوگا جب ان کے سامنے یوں کہا گیا کہ ایمان لاؤ جیسا کہ ایمان لوگ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم لائے ہیں تو یہ بدبخت کہنے لگے کیا ہم ایمان لے آئیں جیسا کہ ایمان نعوذ باللہ، معاذ اللہ ''نقل کفر کفر نا باشد'' کہ جیسا ایمان یہ بے وقوف لائے ہیں۔

## دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم

اب آپ غور کیجیے کہ جب ان بدبختوں نے صحابہ کے بارے میں سُفَهَاء کا لفظ استعمال کیا تو اللہ کریم کو اپنے محبوب کے غلاموں پر یہ طنز اور تنقید بالکل پسند نہیں آئی فوراً تاکید کے ساتھ کہا: آلا سب کان کھول کر سن لو۔

اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ..... یہ خود ہی بے وقوف ہیں۔

## مقام صحابہ رضی اللہ عنہم حدیث پاک کی روشنی میں

اور حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقام کو یوں

آشکارا کیا کہ میرا ہر صحابی ستاروں کی مانند ہے، ستاروں کے بارے میں قرآن نے کہا

وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ﴿۱۶﴾ ﴿سورۂ نحل آیت:۱۶﴾

ستارہ راہنمائی کرتا ہے، روشنی پھیلاتا ہے، ستارہ حسن پیدا کرتا ہے، ستاروں کے ذریعے سے ماہرین نجوم وفلکیات راستہ معلوم کرتے ہیں، ایک لفظ میں اتنی بڑی بات سمجھا دی کہ رات کے اندھیرے میں یہ لائٹس بھی ستاروں کی کاپی ہیں، آسمان پر ستارے آسمان کو خوب صورت بناتے ہیں

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ﴿سورۂ الملک آیت:۵﴾

فرمایا بالکل اسی طرح یہ صحابہ تمہاری راہنمائی کا ذریعہ، کامیابی کا ذریعہ بھی ہیں اور کائنات کو منور کرنے کا ذریعہ بھی ہیں، میرا ہر صحابی ستاروں کی مانند ہے:

فَبِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ

جس کسی کی تم اقتدا کرو گے۔
جس کسی کو تم فالو کرو گے۔
جس کسی کے تم پیچھے چلو گے۔
جس کسی کو تم اپنا امام بناؤ گے۔
جس کسی کو تم اپنا آئیڈیل بناؤ گے۔
جس کسی کو تم اپنا مشعل راہ بناؤ گے۔
جس صحابی کے نام سے محبت کرو گے۔
جس صحابی کے کام سے محبت کرو گے۔
جس صحابی کے مشن پر چلو گے۔

اللہ تمہیں بھی آسمانوں کے چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح روشن کرے گا۔

قدم بوسی کی دولت مل گئی تھی چند ذروں کو
ابھی تک وہ چمکتے ہیں ستاروں کی جبیں ہو کر

## دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم حدیث پاک کی روشنی میں

اور پھر ایک حدیث میں یوں فرمایا: ''اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ''
میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد میرے صحابہ کو تنقید کا نشانہ نہ بنانا، جو ان سے محبت کرے گا میں ان سے محبت کروں گا، جو ان سے بغض کرے گا میں ان سے بغض کروں گا، میرے صحابہ کو گالی مت دینا

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ

میرے صحابہ کو تکلیف نہ دینا جس نے میرے صحابہ کو ایذاء دی اس نے مجھے ایذاء دی اور جس نے مجھے ایذاء دی اللہ اس کو ضرور پکڑے گا یہ بالکل واضح طور پر قرآن اور حدیث میں بتلادیا گیا ہے۔

## صحابی کسے کہتے ہیں؟

اور صحابی کی تعریف فقہاء کی نظر میں کیا ہے؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مَنْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْرَاٰہُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کو پالیا چاہے وہ ایک سال کی ہو یا ایک ہفتہ کی ہو اور چاہے ایک گھڑی کی ہو وہ صحابی ہے یا ایمان کی حالت میں دیکھ لیا ہو تو وہ بھی صحابی ہے

اور علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اس حال میں کہ نبی پر ایمان لانے والا تھا اور اسی ایمان کی حالت میں دنیا سے چلا گیا تو

فرمایا وہ صحابی ہوگا۔

## صحبت اہل اللہ کیوں ضروری ہے

اِذْیَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ

شاہ عبد الغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ صحبت کیوں ضروری ہے؟ قرآن میں سورۃ التوبہ میں اللہ کریم فرماتے ہیں۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾

﴿سورۂ توبہ:۱۱۹﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے روح المعانی میں اس کے ضمن میں لکھا ہے کہ اس کا مطلب یہ کہ اللہ والوں کے ساتھ رہو تا کہ ان جیسے بن جاؤ۔

## صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت

صحابہ رضی اللہ عنہم کی بڑی دعوت کہ ہماری طرح بن جاؤ لمبی چوڑی تقریریں کرنا، کتابیں لکھنا، بیانات کرنا، پریس خطاب کرنا نہیں، ان کی دعوت مختصر تھی، پر اثر تھی، جامع تھی وہ دعوت کیا تھی؟۔

كُوْنُوْا مِثْلَنَا

ہماری طرح بن جاؤ۔

صحابی رضی اللہ عنہ راستہ سے گزرا لوگ دیکھ کر مسلمان ہوئے۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی لوگ دیکھ کر مسلمان ہوئے۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے قرآن پڑھا لوگ سن کر مسلمان ہوئے۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے کاروبار کیا تو لوگ دیکھ کر متاثر ہو کر مسلمان ہوئے۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے سلام کیا سلام کی برکت سے لوگ مسلمان ہوئے۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے مبارک نگاہوں سے دیکھا نگاہوں کی تاثیر سے لوگ مسلمان ہوئے۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا لوگ زندگی کو دیکھ کر مسلمان ہوئے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے تبلیغ کی لوگ مسلمان ہوئے۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے کندھے پر ہاتھ رکھ محبت بھری نگاہ سے دیکھا تو لوگ مسلمان ہوئے۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے مسواک کو ہاتھ میں پکڑا لوگ دیکھ کر مسلمان ہوئے۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے تلوار کو ہاتھ میں لے کر پکڑا لوگ مسلمان ہوئے۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے کو دریا میں ڈالا لوگ مسلمان ہوئے۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے افریقہ کے جنگلات میں ربوبیت کا نعرہ بلند کیا لوگ سن کر مسلمان ہوئے۔

عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ نے بحر ظلمات کے ساحل پر جا کر اعلان کیا تھا کہ مجھے پتا چل جائے کہ اس سمندر کے پار کوئی رب کی ربوبیت کو چیلنج کرنے والا، کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر انگلی اٹھانے والا، کوئی صحابہ رضی اللہ عنہم کی تقدیس پر کیچڑ اچھالنے والا، کوئی امہات المؤمنین کو شک کی نگاہ سے دیکھنے والا ہے ربّ کعبہ کی قسم! اپنے گھوڑے کے پاؤں سمندر میں ڈال کر کہتا ہوں کہ میں اس کی گردن کو تن سے جدا کردوں گا اقبال نے تڑپ کر کہا تھا۔

دشت تو دشت رہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

## جیسی صحبت ویسے اثرات

شاہ عبد الغنی پھولپوری رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا حضرت یہ نیک لوگوں کی صحبت کیوں ضروری ہے؟

صحابی وہ بنے گا جس کو نبی کی صحبت ملے۔

تابعی وہ بنے گا جس کو صحابی کی صحبت ملے۔

تبع تابعین وہ بنے گا جس کو تابعی کی صحبت ملے۔

ولی وہ بنے گا جس کو ولی کی صحبت ملے۔

عالم وہ بنے گا جس کو عالم کی صحبت ملے۔

مفتی وہ بنے گا جس کو دار الافتاء کی صحبت ملے۔

مرشد وہ بنے گا جس کو خانقاہ کا ماحول ملے۔

مجاہد وہ بنے گا جو تلواروں کے جھرمٹ میں جا کر دیکھے یہ صحبت کیوں ضروری ہے؟

## ہر نیکی میں پہلا نمبر

فرمایا دیکھو اللہ نے قرآن میں کہا: ''اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ''

اس صحبت کی وجہ سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو کتنا بڑا مقام ملا، نام ابوبکر نہیں تھا ابوبکر کنیت اور لقب عبداللہ ہے۔

بکر کہتے ہیں پہلے آنے والا، کلمہ پڑھنے میں پہلا نمبر۔

دعوت قبول کرنے میں پہلا نمبر۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مار کھانے میں پہلا نمبر۔

نبی ﷺ پر اپنا مال نچھاور کرنے میں پہلا نمبر۔

نبی ﷺ کے عقد میں اپنی کنواری بیٹی دینے میں پہلا نمبر۔

نبی ﷺ کے ساتھ ہجرت کر کے نکلنے میں پہلا نمبر۔

نبی ﷺ کے ساتھ میدان جہاد میں اترنے میں پہلا نمبر۔

نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے میں پہلا نمبر۔

نبی ﷺ کے مصلے پر کھڑا ہونے میں پہلا نمبر

نبی ﷺ کے منبر پر بیٹھنے میں پہلا نمبر۔

نبی ﷺ کے لیے اپنے تن من دھن، جان، مال لگانے میں پہلا نمبر۔

## صحبت نبوی کی برکات

اس صحبت کی برکت سے صدیق رضی اللہ عنہ، صدیق اکبر بنا۔

فاروق رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم بنا۔

عثمان رضی اللہ عنہ، ذو النورین بنا۔

علی رضی اللہ عنہ حیدر کرار بنا۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ سیف اللہ بنا۔

ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ''اَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّة'' بنا۔

فرمایا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہادت اور اللہ کے راستے میں شہید ہونے والوں کے سردار ''سَیِّدُ الشُّهَدَاءِ'' بنے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ''اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ'' بنے۔

فرمایا یہ صحبت کی برکت تھی اس صحبت کی برکت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو وہ مقام ملا کہ ہماری نمازیں ان کی نمازوں سے تعداد میں بڑھ جائیں ہمارے

روزے ان کے روزوں سے تعداد میں بڑھ جائیں، ہماری زکوٰۃ ان کی زکوٰۃ سے تعداد میں بڑھ جائے ہمارے حج وعمرے ان کے حج وعمروں سے تعداد میں بڑھ جائیں ہمارا تبلیغی سفر ان کے تبلیغی سفر سے دنوں میں بڑھ جائے، ہمارا جہاد ان کے جہاد کے ایام سے دنوں میں بڑھ جائے ہماری تسبیحات ان کی تسبیحات سے تعداد میں بڑھ جائیں لیکن ساری دنیا مل کر ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی جوتی کے تلوے کے برابر بھی نہیں ہوسکتے۔

## صحابیت کا درجہ و مقام

جب عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں غالباً حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ ان میں اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں سے افضل کون ہے؟ فرمایا تم کیا بات کرتے ہو؟ تم عمر بن عبد العزیز تابعی کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے برابر قرار دیتے ہو، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خالو رسول جس نے کتابت وحی میں پہلا درجہ حاصل کیا تھا، اس نے نبی کی صحبت میں جس گھوڑے پر بیٹھ کر جہاد کیا تھا اور اس گھوڑے کے تلوؤں میں جو مٹی لگی ہو عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اس مٹی کے برابر بھی نہیں ہوسکتے، صحابیت کا رتبہ اتنا بڑا ہے تو یاد رہے کہ صحابہ کا مقام قرآن اور حدیث میں بھرا ہوا ہے کہیں عبارۃ النص کہیں اشارۃ النص سے صحابہ کی صفات کو بیان کیا جارہا ہے۔

## صرف ایک جملے میں پوری زندگی کا مقصد

اُمت کو ترغیب دی جارہی ہے کہ حضرت ربیع بن عامر رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں کسری کے دربار میں چلے گئے، شان وشوکت رعب اور دبدبہ ہے فوج اور مخالفین کے دستے ہیں، چمک اور دمک ہے لیکن وہ متاثر ہوئے بغیر اپنا مشن

ایک جملہ میں پیش کرتے ہیں جب ان سے پوچھا گیا تمہارا نعرہ کیا ہے؟ تمہارا کام کیا ہے؟ تمہارا مشن کیا ہے؟ تمہارا ٹارگٹ کیا ہے؟ تمہارا چال چلن، ڈیمانڈ، ایجنڈا کیا ہے؟ تمہارا پیشہ کیا ہے؟ تمہاری زندگی کا منشور کیا ہے؟ تمہارا نصب العین کیا ہے؟ تمہارا فرض منصبی کیا ہے؟ تو انہوں نے ایک جملہ میں جواب دیا تھا:

لِنُخْرِجَ الْعِبَادَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ إِلَى عِبَادَةِ رَبِّ الْعِبَادِ

ہمارا مقصد بندوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر اللہ کی بندگی پر لانا ہے۔

## بندگی صرف اللہ کی

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾

﴿سورۂ آل عمران: ۷۹﴾

کسی بشر کو یہ زیبا نہیں کہ جس کو اللہ کتاب بھی دیں، جس کو اللہ حکمت بھی دیں جس کو اللہ نبوت بھی دیں پھر لوگوں سے کہتا پھرے کہ میری عبادت، میری بندگی کرو اللہ کو چھوڑ کر، نہیں صحابہ دنیا میں آئے ہیں انسانیت کو ربّ کے بنانے والے، انسانیت کو محمد کے بنانے والے، انسانیت کو قرآن کے بنانے والے، انسانیت کو جنّت کے بنانے والے۔

## تعارف کس نے کروایا

اگر کوئی ہم سے پوچھے اللہ کا تعارف کس نے کرایا؟ محمد الرسول اللہ نے کروایا ہے، کوئی ہم سے پوچھے محمد الرسول اللہ کا تعارف کس نے کرایا؟ جواب

ملے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے، ہم سے کوئی پوچھے صحابہ رضی اللہ عنہم کا تعارف کرانے والے کون ہیں؟ تو کہنا کہ جان ہتھیلیوں پر لے کر جان کا نذرانہ پیش کر کے اولاد کی قربانیاں دیکر دنیا والوں کی کڑوی کسیلی سن کر یہ مجاہد جب حق کا نعرہ بلند کرتے ہیں ایک ایک صحابی کی عظمت پر، ایک ایک صحابی کی رفعت پر، ایک ایک صحابی کے مقام پر، ایک ایک صحابی کے کردار پر، ایک ایک صحابی کے سوانح عمری پر اپنی پوری تقریر کر کے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

• اپنے لہو سے روشن کردیں گلیاں اس ویرانے کی
اگرچہ تنگ بہت تھی راہیں شہر وفا کو جانے کی
اک جان تھی سو وہ بھی دی پھر بھی رہے شرمندہ سے
دل والے خود ہی لکھ لیں گے کہانی اس افسانے کی

## حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی عالی صفات

صحابہ رضی اللہ عنہم کا مقام یہ ہے کہ

يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ

اپنی آوازوں کو نیچا رکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ

دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ

اپنی قوم کو ڈرانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

درخت کے نیچے بیعت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى

تقوی کو لازم پکڑنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

اَحَقُّ بِهَا

اس کے اہل صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ

معیت میں رہنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

کافروں پر گرجنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

باہم شیر وشکر بننے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا

رکوع، سجدے میں جانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

اللہ کے فضل کو تلاش کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ

سجدوں کے نشان پیشانیوں پر سجانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى

جنت سے نبھانے والے، جنت کے حقدار بننے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ

سبقت لے جانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ

ہجرت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

وَالْاَنْصَارِ

نصرت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ

نیکیوں میں اتباع کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾

نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

نماز قائم کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

زکوۃ دینے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

آخرت پر یقین رکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ

ہدایت پر جمنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

فلاح پانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

کامیابی سے ہمکنار ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

أُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ

رشد وہدایت کے پیکر وخوگر صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ

چمکتے ستاروں کی مانند صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ

ایمان کا معیار بننے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ کا مصداق صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

يُزَكِّيْهِمْ کا مصداق صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ کا مصداق صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

نبی کی دعوت پر کلمہ پڑھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

نبی کے ساتھ اذان دینے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

نماز ساتھ پڑھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

نبی کے ساتھ رکوع کرنے والے کون تھے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

"وَ اسْجُدُوْا" کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے جہاد پر نکلنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

کا مصداق صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ

کا مصداق صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ

صحابہ رضی اللہ عنہم تھے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾

صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

تپتی ہوئی ریت پر لیٹنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

کمر کی چربی سے آگ بجھانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

اور ابو فکیہہ رضی اللہ عنہ کی طرح پسلیاں تڑوانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

دولخت ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

طعنے سننے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

پتے چبانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

طائف کی سرزمین میں آپ کے ساتھ جانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

بدر میں اترنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

اُحد میں لڑنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

حنین اور تبوک میں نبی کے ساتھ مشقت برداشت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

خندق کھودنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

پیٹ پر پتھر باندھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

نبی کے سامنے اپنے سینوں کو پیش کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔

## حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی انتہا

ادب کا مقام یہ تھا کہ ابو دجانہ رضی اللہ عنہ میدان جہاد میں ہیں نبی میدان جہاد میں لکڑی اٹھا کر کہتا ہے کون اس کو تلوار بنا کر اتنا لڑے گا کہ یہ ٹیڑھی ہو جائے

آج جس کی قسمت کا ستارہ چمکنا تھا وہ ابودجانہ رضی اللہ عنہ تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے لے کر ایسا لڑتا ہے کہ دشمن کے دانت کھٹے کر دیتا ہے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تیروں کی بوچھاڑ ہوتی ہے تو ابودجانہ رضی اللہ عنہ تیروں کے سامنے سینے اس لیے نہیں کرتا پیٹھ محمد الرسول اللہ کی طرف ہوگی بے ادبی ہوگی اس نے پیٹھ پر تیر کھائے اور سینہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر دیا۔

میرے دوستو!

یہ صحابہ جان کا نذرانہ پیش کرنے والے تھے ان صحابہ کے لیے ہماری زندگیاں قربان ہیں۔

بھنور آنے کو ہے اے اہل کشتی نا خدا چن لیں
چٹانوں سے جو ٹکرائے وہ ساحل آشنا چن لیں
زمانہ کہہ رہا کہ میں نئی کروٹ بدلتا ہوں
انوکھی منزلیں ہیں کچھ نرالے رہنما چن لیں
اگر شمس و قمر کی روشنی پر کچھ اجارہ ہے
کسی بے درد ماتھے کوئی تارِ ضیاء چن لیں
یقیناً اب عوامی عدل کی زنجیر جھٹکے گی
یہ بہتر ہے کہ مجرم خود ہی مجرموں کی سزا چن لیں

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

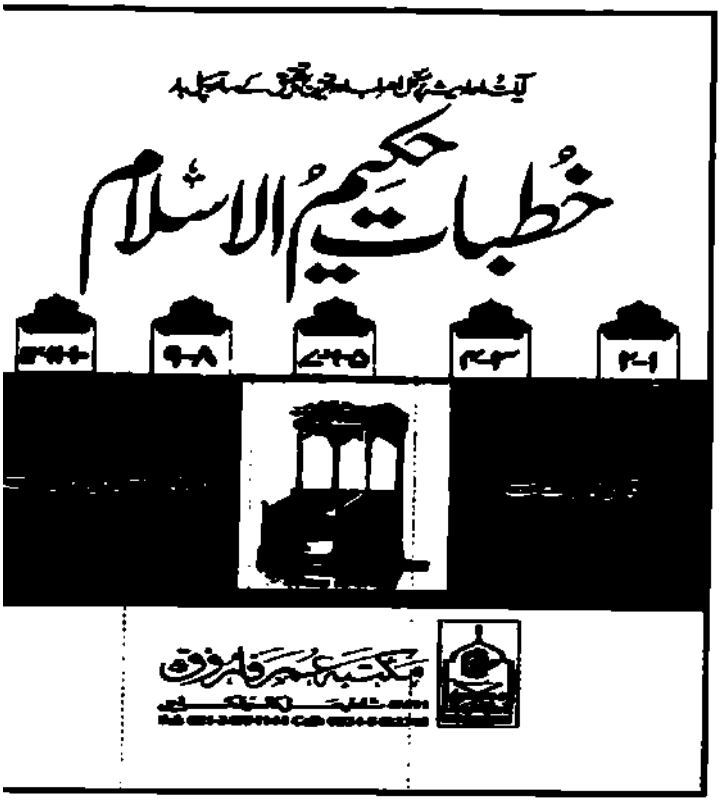


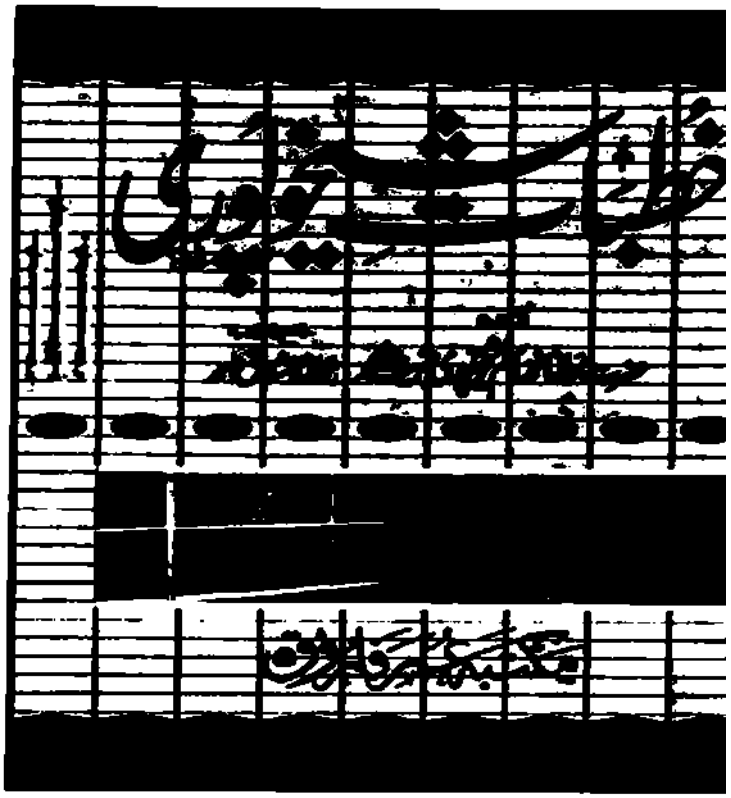


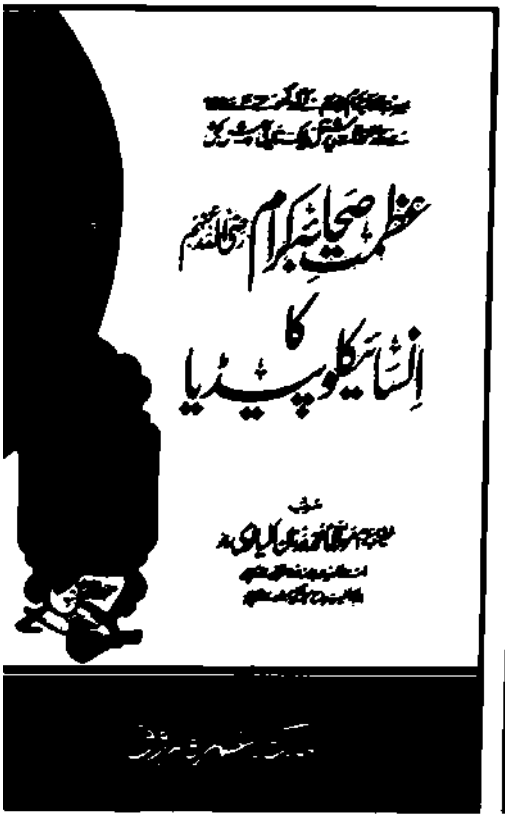

# مکتبہ عمر فاروق

4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی
Tel: 021-34604566 Cell: 0334-3432345